فذو العرش محمود وانت محمد

درین زمانِ سعادت اقتران بفضل ایزدِ منان یہ کتاب
بے نظیر ہدایۃ تاثیر اعنی شرح قصیدۃ البردہ المسمّٰی بہ

وشیُ البُردة

للعالم الالمعی والفاضل اللوذعی الشیخ عبد علی بن العلّامۃ
الاوحد النطاسی الامجد سیدی ابراهیم جی

مع تخمیس البُردة

المسمّٰی بہ

خُماسات بُردیّة

سنه ۱۳۲۳ ه

للجناب الذی علی قدرہ وطالما قیل لہ للّٰہ درہ الشاهد
بفضلہ الفصاحۃ والمحبو فی کلامہ الملاحۃ الشیخ احمد علی حمید الدین صاحب

در مطبع محمدی کہ واقع محگاؤں بمبئی بود طبع آراسته شد

Collection of Prof. Muhammad Iqbal Mujaddidi
Preserved in Punjab University Library.

پروفیسر محمد اقبال مجددی کا مجموعہ
پنجاب یونیورسٹی لائبریری میں محفوظ شدہ

Marfat.com

39569

کتاب وشی البردہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی اصطفا لتبلیغ رسالاتہ سیدنا محمدا
من بین سائر مخلوقاتہ والصلوۃ السابغات علیہ و
علی آلہ ذوی المناقب الباہرات والمآثر الزاہرات وتحائف
الرضوان من الرحمن علی اصحابہ الذین ابتعوہ ونصروہ فی
ساعۃ العسرۃ من الساعات فہذا کتاب وشی البردۃ الاطیب
نفحۃ من الوردۃ مرج فیہ البحران یلتقیان یخرج منہما اللولؤ
والمرجان اذ ہو شرح قصیدۃ البردۃ المنظومۃ فی مدح سید
الانس والجان الذی فیہ حل المشکلات وتبیین المحاورات
فی لسانین من لسان عربی مبین ولسان ہندی علی بلوغ
مقاصد الاشعار معین و ذکر الارہاصات والغزوات
والمعاجز القاہرات التی لوح الشاعر الیہا بالاشعار الدالۃ
علیہا والذی دعانی الی ذلک انہ رائت الکتب المدونۃ فی
ہذا الشان فی ہذا وماخلی من الزمان یعرض عنہا الما فی
بعضہا من التطویل الممل وفی بعضہا من الاقتصار المخل
فاعتنیت بہذا الشرح والمرجو بذلک حصول الآمال
لمن یشد لطلب العلم الرحال

Marfat.com

کِتاب وَشیُ البُردہ

دیباچہ

اس قصیدہ کے ناظم شرف الدین ابو عبداللہ محمد بن سعید المصری البوصیری ہیں یہ شاعر ۶۰۸ھ میں پیدا ہوئے اور ۸۲ برس کی عمر پاکر ۶۹۶ھ میں منتقل عالم بقا ہوئے۔ شاعر موصوف نے خوشنویسی کا پیشہ اختیار کیا تھا اسلئے کہ وہ اُس زمانہ میں سود مند عمدہ اور رفاہ کا اکتساب فن سمجھا جاتا تھا۔ بوصیری نے عمدہ خوشنویس ہونیکے باعث بہت شہرۃ پائی تھی۔ اُنھیں السنۂ شرقیہ کے اکتساب میں بہت دلچسپی تھی اگرچہ قصیدۃ البردہ کے سوا اُنھوں نے اور قصائد بھی شان مصطفوی میں نظم کیے تھے مگر اُنکی شہرۃ کی خوشبو عالم میں اسلئے پھیلی کہ وہ اپنے زمانہ میں عمدہ خوشنویس تھے یا دربار مصطفوی کے بلیغ و فصیح نعت خوان تھے بلکہ اسلئے کہ وہ منظور سید العرب والعجم اور مقبول عالم قصیدۃ البردہ کے ناظم تھے۔

حقیقۃ الامر یہ ہی کہ نبوۃ تبلیغ رسالۃ الٰہیہ ہے اور اسکی تائید بھی دربار

Marfat.com

ازلی سے ہے۔ اسلئے شان نبوی کسی جادو رقم قلم کی تحریر یا کسی خوش بیان زبان کی تقریر کی محتاج اعانت نہین ہے۔ البتہ یہ ایک نہایت متبرک کام ہے جسکی بجا آوری دنیا مین نیک نامی کا باعث اور آخرۃ مین ثواب وخوش انجامی کا موجب ہے۔ اسی بنا پر شہرہ آفاق سخن سنجون نے جناب آفتاب رسالت کی شان رفیع مین قصائد لاتعد ولاتحصی نظم کیئے۔ محاسن نبویہ اور مکارم مصطفویہ کے بیان مین حتی المقدور ثناخوانون نے کوئی دقیقہ اوٹھا نہین رکھا۔ مگر جو مقبولیت اس بے نظیر قصیدہ کے حصہ مین آئی وہ کسی کو نصیب نہ ہوئی۔ شاہ سے لیکر گدا تک کے ورد زبان یہ قصیدہ رہا۔ اکثر مدارس مین تعلیم عربیہ کی ابتدا اس سے ہوتی ہے اور مین وثوق کے ساتھ کہہ سکتا ہون کہ جہان اس سے ابتدا ہوتی ہے۔ وہان خاتمہ بھی بالخیر ہوتا ہے۔ عجب پر اثر یہ نظم ہے۔

یہ قصیدہ جناب رسالتمآب ؐ سے تقریبًا سات سو برس بعد لکھا گیا دربار رسالت پناہی مین اسکی مقبولیت نے معاجز نبویہ کے عہد کو تازہ کردیا۔ اور جب یہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچ گئی ہے کہ اسلام تاقیامت باقی ہے اور اب کسی پیغمبر کے آمد کی ضرورت نہین رہی اسلئے وقتًا فوقتًا کسی صالح معتقد اسلام کو کسی نہ کسی پیرایہ سے اختصاص

Marfat.com

کا شرف عطا ہوتا ہے اور اس طور پر عہد معاجز کا مجدد ہونا گویا اسلام کی شاندار رہنا کو مزید استحکام حاصل ہونا متصور ہے

فاضل ناظم اس قصیدہ کے نظم کا باعث خود اسطور پر بیان کرتے ہین کہ فالج نے میرے جسم کے نصف حصّہ کو معطل کر دیا تھا۔ علاج بہتیرا کیا گیا۔ مگر بالکل بے کار ثابت ہوا۔ آخرش اسکے ازالہ کیلئے بہترین علاج مین نے اپنے ذہن مین یہ سوچا کہ جناب آفتاب رسالت کی مدح مین قصیدہ نظم کرون اور اسکے ذریعہ سے خدائے پاک سے شفا چاہون۔ خدا کا شکر کہ قصیدہ ختم ہوا۔ اُسکو مین نے بطور راز کے مخفی رکھا اوسی شب جب مین قصیدہ کی انشاء سے فارغ ہو کر سویا خواب مین مین نے دیکھا کہ حضرۃ رسالت پناہی نے مجھپر احسان ناتنا ہی فرما کر غریب خانہ کو قدوم میمنت لزوم سے مشرف فرمایا میری خوشی کی کوئی انتہا نہ تھی جناب رسالت پناہی نے بکمال مراحم اپنے ہاتھ مبارک کو میرے معطل جسم پر پھیرا۔ اور مجھے اپنی چادر مبارک یعنی البردہ مین لپیٹا۔ مجھے فوری صحۃ حاصل ہوگئی صبح جب مین گھر سے باہر نکلا تو ایک شخص نے مجھسے میرا یہ قصیدہ طلب کیا اور قصیدہ کا مطلع بھی آمین تذکر جیران بذی سلم پڑھا مجھے کمال حیرۃ ہوئی اسلئے کہ مین نے اس قصیدہ کا ذکر کسی سے نہین کیا تھا۔ مین نے اس شخص سے دریافت

Marfat.com

کیا کہ اس قصیدہ کا علم تمکو کسطرح ہوا۔ اُسنے جواب دیا کہ مین نے خواب
مین آپکو اُن حضرۃ کے رو برو اس قصیدہ کو پڑھتے ہوئے سنا کہ جنکی
مدح مین یہ منظوم ہے اور مین نے خواب مین دیکھا ہے کہ آنحضرتؐ نے
اسکی نسبت کمال خوشنودی ظاہر فرمائی۔ یہ وجہ ہے کہ مجھے آپ کے
قصیدہ کا مطلع یاد ہے۔ مین نے اپنا وہ قصیدہ اُس شخص کو ہدیۃً
دیدیا۔ یہ خبر شدہ شدہ شاہ ظاہر کے وزیر بہاؤالدین کو پہنچی۔ وزیر
موصوف نے اسکو بہت پسند کیا۔ اور نذر کی کہ مین اس قصیدہ کو برہنہ
سر اور برہنہ پا استادہ ہوکر سنونگا۔ وزیر موصوف اور اُنکے متوسلین
کو اس قصیدہ کے کرشمے دیکھنے کا اکثر اتفاق ہوا۔ وزیر موصوف کے
مہردار کی آنکھ مین کچھ ایسی شکایت پیدا ہو گئی کہ جسکے باعث آنکھ کی
بینائی زائل ہو جانے کا اندیشہ ہوا۔ مہردار نے خواب مین کسی کہنے والے
کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ وزیر کے پاس جاؤ اور اُسسے بردہ لو اور اپنی
علیل آنکھ پر رکھو۔ صبح مہردار نے اپنے اس خواب کا ذکر وزیر سے
کیا اور بردہ مطابق اس غیبی حکم کے اُنسے طلب کیا۔ وزیر نے
کہا کہ میرے پاس جسقدر تبرکات ہین اُنمین بردہ جیسی کوئی چیز
نہین ہے۔ البتہ میرے پاس بوصیری کا قصیدہ ہے جسکو ہم بطور
تبرک کے رکھتے ہین اور جس سے بیماریون مین خدائے پاک سے

Marfat.com

شفا چاہتے ہیں۔ یہ کہکر وزیر نے اس قصیدہ کو اپنے خزانہ سے طلب کیا۔ اور اپنے مہردار کی آنکھ پر رکھا شکایت فوراً دور ہوگئی اور وہ بالکل بینا ہوگیا۔ یہی وجوہات ہیں کہ یہ قصیدہ بردہ کے نام سے مشہور ہے فاضل شاعر نے جناب آفتاب رسالتؐ کی سچی تعریف کی ہے۔ اور اپنی ہر بات کے لئے معقول وجہ یا بدیہی ثبوت نہایۃ خوش اسلوبی سے بیان کیا ہے۔ اس عالم میں جناب رسالت مآب کی معجزنما تشریف آوری اور اُس سے قبل علامتوں اور پیشین گوئیوں کا ذکر اور اوصاف و معاجز و غزوات کا بیان قابل تعریف ہے۔ آخر میں بکمال خلوص و ادب اپنے گناہوں کی مغفرۃ اور اپنی مطلب برآری کی درخواست بہت ہی مناسب الفاظ میں مذکور ہے۔ غرض شاعر فاضل نے بارگاہ نبویؐ میں اپنی عرضی اسقدر عمدگی اور صفائی قلب کے ساتھ پیش کی کہ وہ قابل پذیرائی ثابت ہوئی۔ مرض لاعلاج سے شفا حاصل ہوئی۔ آنحضرتؐ کی قدم بوسی نصیب ہوئی اور آنحضرتؐ سے اپنے قصیدہ کی داد بھی پائی

یہ قصیدہ حسب ذیل جداگانہ مضامین پر مشتمل ہے

۱	شعراء عرب کے قدیم دستور کے مطابق آثار قدیمہ اور سرگذشت عشق کا ذکر
۲	روحانی مرض اور اسکا علاج
۳	حضرۃ رسالت پناہی کی ریاضت
۴	نعت نبویؐ
۵	آنحضرتؐ کی پر معاجز ولادۃ اور اسکے متعلق علامتوں کا ذکر
۶	معاجز نبویہ
۷	قرآن مجید کی وصف
۸	معراج کا ذکر
۹	آنحضرتؐ کی غزوات اور اصحاب وفا شعار کا ذکر
۱۰	دربار ایزدی سے اپنے گناہوں کی مغفرۃ چاہنا اور اپنی حاجۃ برآری کے لیے عرض

اس سے پہلے اس قصیدہ کی شرح اور اسکے حل مشکلات کا کام متعدد فاضل حضرات سے انجام پا چکا ہے۔ اُن کتابوں میں خواہ طلال انگیز طوالت خواہ مخل انداز اختصار پایا جاتا ہے۔ میں نے اپنی بضاعۃ مزجاۃ کے

مطابق

Marfat.com

مطابق اُن شکایتون کے رفع کرنیکی کوشش کی ہے گر قبول افتد زہی عز و شرف

اس کتاب مین ہر ایک شعر کی تشریح عربی مین اولاً بیان کی گئی ہے اور

اسکا مطلب ثانیاً اردو مین درج ہی تاکہ اُس شعر کی خوبی تمام و کمال

ناظرین تصور کر سکین سلیس اُردو مین ایسی مقبول کتابون کے ترجمہ

سے میری غرض یہ ہی کہ عربی کی تعلیم ملک مین دلچسپ اور اشاعت پذیر ہو

اس شرح کا اسقدر وضاحت کے ساتھ انجام پانا میرے والد بزرگوار

محمود الآثار صداقۃ شعار افتخار العلماء الاخیار زینۃ الابرار ادام اللہ

اقبالہ وعلینا ظلالہ کی بدولت ہے

جناب النبیل اللوذعی الجلیل صاحب المکرمۃ العلیۃ والرفعۃ الشہیرۃ بین

البریۃ الشیخ فیض اللہ بھائی صاحب کا بین بدل سے شکر گذار ہون کہ موصوف

نے اس کتاب کے ملاحظہ مین اپنا قیمتی وقت صرف کیا اور اپنی تقریظ

سے اس کتاب کی زینۃ افزائی فرمائی - والسلام

اقل العباد

عبد علی بن ... مولانا ...

سابق مدرس ... کالج حیدرآباد دکن

حال مقیم بمبئی

۲۱ ربیع الاول ۱۳۳۵ ہجریہ مبارکہ

Marfat.com

تقریظ وجیز جناب الکامل العروف النحریر البہفوف الشیخ فیض اللہ بھائی سلمہ اللہ تعالیٰ بی۔ اے رکن یونیورسٹی بمبئی۔ سابق ہیڈ ماسٹر انجمن اسلام ہائی اسکول بمبئی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

للہ الحمد والمنہ کہ قصیدہ بردہ شریفہ کی شرح جو مولوی شیخ عبد علی صاحب نے معہ اُردو ترجمہ اور ضروری نوٹس کے بہت سے اہتمام اور سعی بلیغ سے تصنیف کی ہے وہ میری نظر سے گذری اور مین بہت خوشی سے تصدیق کرتا ہون کہ یہ شرح بہت عمدگی سے لکھی گئی ہے اور اس شرح سے فاضل مولوی صاحب کی غرض مقصود طلبار عربی کے فائدہ رسانی کی ہے وہ غرض اقصیٰ بخوبی اس سے ادا ہوگی کیونکہ اسکے مراتب کما ینبغی مفصل ادا کیئے گئے ہین اور مجھے یقین کلی ہے کہ اس قسم کے کتب ادبیہ مین یہ شرح بھی ایک بہت مفید کتاب ثابت ہوگی۔ چنانچہ قصیدۂ موصوفہ مین بہت سے ایسے مقامات ہین کہ جنکے فہم وافہام مین ہر دو لون متعلم اور معلم کو مشکلات پیش آتی ہین اور بدون بہت سے تاریخی اور لغوی کتب کے مراجعہ کے ان مقامات کا حل کرنا غیر ممکن ہوتا ہے ایسے مقامات کو خصوصاً تلمیحات اور قصہ طلب باتین بہت عمدگی کے ساتھ

Marfat.com

بیان کر کے مولوی صاحب موصوف نے طلبار کو بہت سی کتابوں سے
مستغنی کر دیا ہی۔ اللہ تعالیٰ بفضلہ آپکی اس خدمت اسلام و علم کو مقبول
فرمائے اور بوسیلہ شفیع المذنبین اور رحمۃ للعالمین کے جسکی ثنا خوانی مین
قصیدہ شریفہ لکھا گیا ہے اس سعی بلیغ کے صلہ مین برکات غیر متناہیہ اور
حاجۃ روائی در دنیا و عقبیٰ مولوی صاحب کو عطا ہو اور طلبار کو اس تصنیف
مفید سے اپنے تحصیل علم مین نعمۃ عظمیٰ کا حصول ہو
آمین ثم آمین

Marfat.com

آثار قدیمہ کا ذکر

أَمِنْ تَذَكُّرِ جِيرَانٍ بِذِي سَلَمِ
مَزَجْتَ دَمْعًا جَرٰى مِنْ مُقْلَةٍ بِدَمِ

الضرب الاول من البسيط والقافية من المتراكب

الهمزة للاستفهام ومن للتعليل والجيران جمع جار والمراد بهم المحبوبون والسلم نوع من شجر البوادي ذو شوك وذی سلم مكان فيه هذا الشجر وقيل هو اسم موضع فی نواحی المدينة ومقلة شحمة العين التي تجمع السواد والبياض او هي السواد او الحدقة والمراد بمزج الدمع بالدم كثرة البكاء ترجمہ

کیا ذی سلم مقام میں رہنے والے ہمسایوں کی یاد کے باعث تو اسقدر رویا کہ مردم چشم سے جاری ہونے والے اشک کو تونے خون آلود کر دیا ہے

أَمْ هَبَّتِ الرِّيحُ مِنْ تِلْقَاءِ كَاظِمَةٍ
أَوْ أَوْمَضَ الْبَرْقُ فِي الظَّلْمَاءِ مِنْ إِضَمِ

تلقاء جهة وكاظمة اسم موضع وومض لمع خفيفا والظلماء

صفحة

Marfat.com

صفۃ لموصوفۃ محذوفۃ وھی اللیلۃ واضم اسم جبل ترجمہ
یا (تیری اشک باری کی وجہ وہ) ہوا (ہے جو کہ) مقام کاظمہ کیطرف
سے چلی یا (وہ) بجلی (ہے جو کہ) تاریک شب مین اضم پہاڑ کی
جانب سے کوندی یعنی چمکی

فَمَا لِعَیْنَیْکَ اِنْ قُلْتَ اکْفُفَا هَمَتَا
وَمَا لِقَلْبِکَ اِنْ قُلْتَ اسْتَفِقْ یَهِمِ

الفاء جواب محذوف ای ان لم یکن بکائك لاجلہا ما اسم
استفہام اکففا امسکا عن البکاء ھمتا سالتا استفق افق
مما انت فیہ یھم من ھام یھیم ای یتحیر والمعنی ان
کنت تنکر البکاء من اجل محبتك فلم لاتملك عینیك و
قلبك لانہ ان امرت ترك البکاء سال الدمع وان امرت
الافاقۃ تحیر قلبك ترجمہ پس تیری دو آنکھوں کو کیا ہوگیا
ہے کہ اگر تو ان سے کہتا ہے کہ رونے سے باز رہو تو وہ بے
اختیار اشک بار ہوتی ہیں اور کیا ہوگیا ہے تیرے دل کو کہ
اس سے کہے کہ ہوش مین آ تو وہ اور پریشان ہو جاتا ہے

اَیَحْسَبُ الصَّبُّ اَنَّ الْحُبَّ مُنْکَتِمٌ
مَا بَیْنَ مُنْسَجِمٍ مِنْهُ وَ مُضْطَرِمِ

Marfat.com

الهمزة للاستفهام الانکاري يحسب يظن۔ الصب العاشق منکنم مستتر ما زائدة۔ الانسجام السيلان۔ الاضطرام الاشتعال و منسجم و مضطرم صفتان لموصوفين محذوفين اى دمع منسجم وقلب مضطرم۔ والحب المحبۃ ترجمہ کیا دوست یہ خیال کرتا ہے کہ باوجود (اشک) باران اور (دل) بریان کے اسکا عشق (ہنوز) طشت ازبام نہین ہوا یعنی کیا اسکا عشق مخفی رہا ہے

لَوْلَا الْهَوٰى لَمْ تُرِقْ دَمْعًا عَلٰى طَلَلٍ
وَلَا اَرِقْتَ بِذِكْرِ الْبَانِ وَالْعَلَمِ

الهوى مصدر هَوِيَ کرضي العشق لم ترق من اراق الماء اى صبه والطلل ما يبقى من آثار الدار۔ ارقت سهرت البان نوع من الشجر يشبه به القد ولحب ثمره دهن طيب والعلم الجبل والمراد به اضم ترجمہ اگر (تجھے) عشق نہ ہوتا تو تو شکستہ آثار قدیمہ پر آنسو نہ بہاتا اور درخت سرو اور پہاڑ کی یاد تیری بیداری کی باعث نہ ہوتی

فَكَيْفَ تُنْكِرُ حُبًّا بَعْدَ مَا شَهِدَتْ
بِهٖ عَلَيْكَ عُدُوْلُ الدَّمْعِ وَالسَّقَمِ

تنکر تجحد شهدت دلت۔ عدول جمع عدل الذى هو

Marfat.com

بری عن التہمۃ والریبۃ والذی یصدق فیما یشہد بہ و استعمال الجمع فی الاثنین ھنا کما قال اللہ تعالی فقد صغت قلوبکما ترجمہ پس توکیونکر عشق کا انکار کرسکتا ہے بعد اسکے کہ اسکی نسبت تیرے خلاف تیرے آنسو اور تیری بیماری جیسے سچے اور بے لوث گواہوں نے اظہار دیدیا ہے

وَاَثْبَتَ الْوَجْدُ خَطَّی عَبْرَۃٍ وَّضَنًا
مِثْلَ الْبَہَارِ عَلٰی خَدَّیْکَ وَالْعَنَمِ

واثبت الوجد عطف علی شہدت والوجد الحزن والعبرۃ الدمع والضنی الہزال البہار الورد الاصفر واثر الضنی صفرۃ الوجہ مثل صفرۃ البہار والعنم شجر لہ اغصان حمر لینۃ یشبہ البنان والخط من الدمع لامتزاجہ بالدم احمر مثل العنم ای اثبت العشق علی خدیک خطین خطا احمر من الدمع الممتزج بالدم مثل العنم وخطا اصفر من اثر الہزال کالبہار ترجمہ اور بعد اسکے کہ عشق و دلگیری (ایک) مانند درخت عنم کی سرخ ڈالی کے خون آلودہ آنسو کی اور (دوسری) مانند زرد گلاب کے لاغری کی تیرے دونوں رخسارہ و نپر ثبت کرچکا ہے

Marfat.com

نَعَم سَرىٰ طَيفُ مَن اَهوىٰ فَاَرَّقَنِي
وَالحُبُّ يَعتَرِضُ اللَّذّاتِ بِالاَلَمِ

نعم كلمة تصديق ما نسب العاشق من الحب سرى سار ليلا طيف خيال ارق اسهر والحب الخ اى الحب يدفع او يمنع اللذات بالالم يعنى الحب يبعث الحزن فيمنع عن التمتع باللذات ترجمه ہان شب مین مجھے اسکا خیال آیا جسکے عشق کا مین دم بھرتا ہون پس اسنے مجھے میری خوشگوار نیند سے محروم رکھا اسلئے کہ عشق ہو جب درد ہوکر مانع وحائل لذة وآرام کا ہے

يَا لَائِمِي فِي الهَوىٰ العُذرِيِّ مَعذِرَةً
مِنّي اِلَيكَ وَلَو اَنصَفتَ لَم تَلُمِ

لائم عاذل الهوى العذرى الحب المفرط الذي يقبل عذر صاحبه وقيل العذرى منسوب الى بنى عذره وهم قبيلة مشهورة باليمن يؤديهم العشق الى الموت لصدقهم فى الحب ورقة قلوبهم فالمراد بالهوى العذرى هواه الذي يشبه هوى بنى عذرة او هواه لاحد من بنى عذره معذرة منصوبة على انه مفعول للامر الحاضر المحذوف وهو اقبل منى اليك اى معذرة صادرة منى اليك ويكون

Marfat.com

المراد من مني اليك تنح او ابعد عني ترجمہ اے میرے اس
انتہائی عشق کے لئے ملامت کرنے والے اس بات میں میرا عذر (جو تیری
خدمت میں عرض ہے) قبول فرمایا اس بارے میں میرا عذر قبول فرما
اور میرا پیچھا چھوڑ اور اگر انصاف تیرا شعار ہوتا تو تو مجھے ملامت نہ کرتا

عَدَتْكَ حَالِي لَا سِرِّي بِمُسْتَتِرٍ
عَنِ الْوُشَاةِ وَلَا دَائِي بِمُنْحَسِمِ

عدت تجاوزت السر ما يكتمہ الشخص عن غيره مستتر منكتم
الوشاة جمع واشي وهو الذي يزخرف الحديث بين المحبين
لاجل الفساد بينهما دائي مرضي الحاصل بسبب الحب
منحسم منقطع المعنى لما ابدى العاشق للعاذل عذره
في الهوى فلم يقبله ولم يرجع عن اللوم جعل يدعو عليه
ويقول تجاوزتك حالي اي ليكن حالك مثل حالي فتعرف
حقيقة الامر لان حقائق الاشياء لا تدرك الا بالوصول
اليها ان سري لا يخفى على الوشاة وان دائي لا ينقطع
ويكون معنى عدتك حالي اخبارا اي تجاوزتك
حالي اي علمت حالي فلا سري بمنكتم ترجمہ (کاش
میری یہ حالت زار تیرے حصہ میں آتی یا میری حقیقی حالت کی اطلاع

Marfat.com

تجھے پہنچ چکی ہے۔ میرا راز چغلخوروں سے پوشیدہ نہیں ہے اور نہ میرا مرض قابل بیخ کنی ہے

مَحَّضْتَنِي النُّصْحَ لٰكِنْ لَسْتُ أَسْمَعُهُ
إِنَّ الْمُحِبَّ عَنِ الْعُذَّالِ فِي صَمَمِ

محضت اخلصت والنصح ارادة الخیر للغیر والعذال جمع عاذل لائم والصمم ضعف قوة السمع والمراد به عدم السمع وعدم القبول ترجمہ تونے مجھے سچی نصیحت کی مگر میں اسکو سننا نہیں چاہتا (چونکہ) حقیقت میں عاشق ملامت کرنے والوں کی باتوں کو نہیں سنتے

روحانی مرض اور اسکا علاج

إِنِّي اتَّهَمْتُ نَصِيحَ الشَّيْبِ فِي عَذَلِي
وَالشَّيْبُ أَبْعَدُ فِي نُصْحٍ عَنِ التُّهَمِ

النصیح الناصح ونصح الشیب دلالته بلسان الحال علی قرب الاجل المقتضی لترك دواعی الشباب والتهم جمع تهمة والمعنی انی اتهمت الشیب فی عذله ایای والحال ان الشیب ابرء من کل تهمة واصدق من کل ناصح فکیف

بالناصح

بالناصح الذی من شاندان یتہم فی نصحہ **ترجمہ** رباعت یہ ہے
کہ جب ابڑھاپے جیسے خیرخواہ نے مجھے ملامت کی تو مین نے اسکو
بھی شک کی نظر سے دیکھا حالانکہ بڑھاپے کی خیرخواہی کسی غرض پر مبنی
ہونیکی تہمت سے بہت دور ہے

فَاِنَّ اَمَّارَتِیْ بِالسُّوْءِ مَا اتَّعَظَتْ
مِنْ جَهْلِهَا بِنَذِيْرِ الشَّيْبِ وَالْهَرَمِ

امارۃ صفۃ المبالغۃ لموصوف محذوف هو النفس الامرۃ
السوء القبیح ما اتعظت ما قبلت الوعظ من جهلها بسبب
جهلها نذیر منذر الذی یخوف عن الشئ المکروہ والشیب
بیاض الشعر الهرم انتهاء الشیب و استرخاء الاعضاء المعنی
فان نفسی التی تامر بارتکاب الامر القبیح ما قبلت بجهالتها
الموعظۃ التی وعظها ببیاض الشعر و استرخاء الاعضاء
ترجمہ پس میرے نفس نے جو مجھے برائی کی طرف رہنمائی کرتا ہو بسبب
اسکی جہالت کے بالون کی سفیدی اور انتہائی پیری کے ضعف کی تنبیہ کو نا

وَلَا اَعَدَّتْ مِنَ الْفِعْلِ الْجَمِيْلِ قِرَى
ضَيْفٍ اَلَمَّ بِرَاْسِيْ غَيْرَ مُحْتَشِمِ

اعد و استعد ای هیاء الفعل الجمیل العمل الصالح

Marfat.com

قرى الضيف اكرامه الم نزل شبه الشيب بالضيف لان سواد الشعر كان ملائما للانسان فلما تبدل بالشيب كان الشيب ضيفا غير محتشم غير مستحي لان من اداب الضيف ان لا يجعل الاقامة الابرضى مكرمه وهذا مقيم رضي عنه اولم يرض عنه المعنى ان نفسي الامارة بالسوء ما عملت صالحا كانها ما اكرمت الضيف الذي نزل براسي غير مستحي واكرام الضيف واجب شرعا وعلى رسم العرب المضروب لهم فيه مثل **ترجمہ** اور نہ (اس نفس نے) اقیم کار نیک کے اس مہمان کی مہمان نوازی کی تیاری کی جو کہ میرے سر مین بلاتکلف فروکش ہوگیا

لَوْ كُنْتُ اَعْلَمُ اَنِّي مَا اُوَقِّرُهُ
كَتَمْتُ سِرًّا بَدَا لِي مِنْهُ بِالْكَتَمِ

ما اوقره لا يمكن لي تعظيمه وهو فعل الجميل وترك القبيح استحياء منه كتمت اخفيت والمراد بالسر الشيب وسمي سرا لانه كان قبل ظهوره مخفيا بدى ظهر منه اي من الشيب ومن بيانية الكتم نبت يخلط بالحناء فيخضب به الشعر **ترجمہ** اگر مجھے معلوم ہو جاتا کہ مین دو حقیقت، اس

مہمان

Marfat.com

مہمان کا احترام نہ کرسکون گا تو مین اُس بھید کو جواب ظاہر ہوگیا
ہے خضاب سے پوشیدہ کردیتا

مَنْ لِيْ بِرَدِّ جِمَاحٍ مِنْ غَوَايَتِهَا
كَمَا يُرَدُّ جِمَاحُ الْخَيْلِ بِاللُّجُمِ

من لی ای من یضمن لي رد صرف وازالۃ غوایتها
ضلالۃ النفس الجماح الغلبۃ من جمح الفرس ای اغتر
فارسہ فغلبہ واللجم جمع لجام والمعنی من یضمن لی بازالۃ
غلبۃ النفس الناشئۃ من ضلالتها کما یزال شماس
الفرس باللجام ترجمہ کون شخص میرے لئے (ذمہ داری کرسکتا)
ہے کہ وہ میرے نفس سے اسکی سرکشی جو کہ اُس مین بسبب اسکی گمراہی
کے (پیدا ہوگئی ہے) زایل کرے جیسے گھوڑون کی سرکشی لگام
کے ذریعہ سے زایل کیجاتی ہے

فَلَا تَرُمْ بِالْمَعَاصِيْ كَسْرَ شَهْوَتِهَا
اِنَّ الطَّعَامَ يُقَوِّيْ شَهْوَةَ النَّهِمِ

لاترم لاتطلب کسر شهوتها دفعها النهم مفرط الشهوة
فی الطعام المعنی فلاتطلب دفع شهوة النفس بارتکاب
المعاصی فان النهم الذی یبتلی بجوع البقر یزداد قوة

Marfat.com

مرضہ بالا کل ترجمہ پس تونفس کی شہوت پرستی کو (مزید) گناہوں (کے ارتکاب) کے ذریعہ سے دفع کرنے کی کوشش نہ کر (اسلئے کہ) پیٹو کی اشتہا غذا کے تناول سے بجائے سیر ہونیکے تیز ہوتی جاتی ہے

وَالنَّفْسُ كَالطِّفْلِ اِنْ تُهْمِلْهُ شَبَّ عَلٰى
حُبِّ الرَّضَاعِ وَاِنْ تَفْطِمْهُ يَنْفَطِمِ

الطفل الصغیر ذکرا کان او انثی تهمل تترك شب بلغ الشباب تفطم تفصل وتمنع ينفطم ينفصل المعنى والنفس كالطفل لان الطفل اِن تركته على ما الفه من الرضاع دام على حبه ولو كبر وان منعته انتهى ترجمہ اور نفس مانند شیرخوار بچے کے ہے اگر تو اسکو دودھ پینے پر چھوڑ دے تو باوجود بڑے ہونے کے وہ دودھ پیتا ہی رہیگا اور تو اگر اوسکو دودھ پینے سے باز رکھے تو وہ دودھ چھوڑ دیگا

فَاصْرِفْ هَوَاهَا وَحَاذِرْ اَنْ تُوَلِّيَهُ
اِنَّ الْهَوٰى مَا تَوَلّٰى يُصْمِ اَوْ يَصِمِ

هواها ميلان النفس الى ما تستلذ مما يخالف الشرع حاذر احذر وتولى تعطى الامارة عليك تولى عليك صار واليا

39569

Marfat.com

يصم من اصمى الصيد اذا رماه فقتله ويصم من وصمه اذا عابه المعنى امنع النفس عن هواها واحذر ان تجعله حاكما عليك فانه ان استولى عليك يهلكك او يكسبك عارا **ترجمہ** پس تو نفس کے میلان بد کو روک اور اس بات سے ڈرتا رہ کہ تو اپنی باگ اسکے حوالے کرے اسلئے کہ یہ میلان بد جب تجھکو اپنے قابو مین کرلیگا تو وہ (تجھے) ہلاک کردیگا یا (تیری) عزت کو داغ لگا دیگا

وَرَاعِهَا وَهِيَ فِي الْأَعْمَالِ سَائِمَةٌ
وَإِنْ هِيَ اسْتَحْلَتِ الْمَرْعَى فَلَا تُسِمِ

راعها لاحظ النفس المراد بالاعمال الاعمال الصالحة سائمة راعية كالبهيمة المراد بذلك المشتغلة استحلى وجده حلوا لاتسم لاتهمل ولا تبق فى ذلك المرعى المعنى لاحظ النفس وهى عاملة بالاعمال الصالحة ولا تخلها لانها لعدم معرفة صلاحها لاتميل الى الاعمال الصالحة لذاتها بل لغرض فيها او يكون مقصودها من الاعمال الصالحة رياء وشهرة فتنقلب الاعمال الصالحة معاصى كالبهيمة التى لامعرفة لها بما يصلح لها فاذا خليتها

Marfat.com

داعیۃ فی المرعی الذی استحلت ولا تلاحظہا ترعی مایوثہا داءً

ترجمہ اور تو نفس کی نگرانی کر جبکہ وہ اپنے کامونکے مرغزار مین (مانند چوپایہ کے) چرنے مین محو ہو اور اگر وہ کسی مرغزار کو پسند بھی کرلے تو تو اسکو مطلق العنان مت کر یعنے اگر نفس بظاہر اچھے کامون مین مشغول ہو لیکن در پردہ اس سے اُسکا مقصود اپنی کوئی غرض یا نمائش ہو تو اسکو آگاہ کرو ورنہ بجائے ثواب کے اسکو عذاب حاصل ہوگا جس طرح چوپایہ کسی مرغزار مین چھوڑ دیا جائے اور اسکے چرنے کی نگرانی نہ کیجائے تو وہ ایسی چیز کھا جائے کہ جس سے اسکی صحت مین خلل واقع ہو۔ شاعر کی غرض یہ ہے کہ نفس کو اپنے نفع و نقصان کی سمجھ نہین ہے پس وہ اس خصلت مین مانند چوپایہ کے ہے

کَمْ حَسَّنَتْ لَذَّۃً لِلْمَرْءِ قَاتِلَۃً
مِنْ حَیْثُ لَمْ یَدْرِ اَنَّ السَّمَّ فِی الدَّسَمِ

کم ای مرۃ کثیرۃ حسنت استحسنت قاتلۃ مؤدیۃ الی الھلاک وخص الدسم لانہ یعلوا الاشیاء فیستر ما تحتہ المعنی کثیرا من المرات جعلت النفس لذۃ مؤدیۃً مستحسنۃ فی عین الانسان فتناول الدسم الذی ھو

عرفنج

ممزوج بالسم بسبب جهلها لما فيه من السم ترجمہ نفس
نے اکثر مرتبہ انسان کی نظر میں مہلک لذت کو خوشگوار بنا یا ہو اس
طور سے کہ انسان زہر آلود چربی کو بظاہر چربی تصور کر کے کھا جاتا ہے اور
یہ نہیں جانتا کہ زہر چربی میں پوشیدہ ہے۔

وَاخْشَ الدَّسَائِسَ مِنْ جُوْعٍ وَّمِنْ شِبَعٍ
فَرُبَّ مَخْمَصَةٍ شَرٌّ مِّنَ التُّخَمِ

اخش احذر الدسائس المكائد شبع كثرة الاكل المخمصة
شدة الجوع شر اشر التخم جمع تخمة فساد المعدة لعدم
انهضام الطعام فيها المعنى احذر مكائد الجوع اى
الرزائل الناشئة منه وهى سوء الخلق والذبول والكلال
والملال ومن رزائل الشبع وهى الكسل والغفلة
فالاعتدال فى الغذاء اصلح للبدن لان رب جوع مفرط
اشر فسادا من التخمة ترجمہ اور بھوک اور سیری شکم کی مخفی سازشوں
سے یعنے بری نتیجوں سے ڈرتا رہ اسلئے کہ بعض وقت بھوک بدہضمی
سے بھی زیادہ مضر ہوتی ہے

وَاسْتَفْرِغِ الدَّمْعَ مِنْ عَيْنٍ قَدِ امْتَلَأَتْ
مِنَ الْمَحَارِمِ وَالْزَمْ حِمْيَةَ النَّدَمِ

Marfat.com

استفرغ تقياء المراد به هنا اَرِقْ امتلت اكتظت حتى لا
يطيق النفس محارم ما حرم الله حمية امتناع عما يضر ندم
اسف المعنى قد اكثرت النظر بعينك الى ما لا يجوز
شرعا فارق الدمع واختر الندم الذى هو الحمية كما ان المعدة
اذا امتلئت فالعلاج الاستفراغ ثم لزوم الحمية
اس شعر مین طب کے اصطلاحات مثل استفراغ و امتلا و حمیة نہایت
خوبی کے ساتھ مذکور ہین **ترجمہ** اور آنکھ سے آنسو بہا اسلئے کہ
وہ ناجائز نگاہوں سے بھر گئی ہے اور اپنے گناہون پر افسوس کیا کر
کہ وہ گویا روحانی پرہیز ہے

وَخَالِفِ النَّفْسَ وَالشَّيْطَانَ وَاعْصِهِمَا
وَاِنْ هُمَا مَحَضَاكَ النُّصْحَ فَاتَّهِمِ

المعنى اذا امرتك بشئ نفسك ومُعِينُهَا الذى يحثها
على الهوى وهو الشيطان او نهياك عن شئ فلا تمتثل
هما لانهما عدواك وان هما اخلصاك النصح فانسبه
الى الغدر لانهما لا يامران بخير ما لم يكن للشر كامنا فيه
ترجمہ اور نفس اور اسکے گروہ شیطان کی مخالفت کر اور انکے
سامنے سر اطاعت خم نہ کر اگر وہ دونوں خلوص کے ساتھ کسی امر مین

Marfat.com

تجھے خیر خواہانہ رائے دین تو تو اسکو شک کی نگاہ سے دیکھ

وَلَا تُطِعْ مِنْهُمَا خَصْمًا وَّلَا حَكَمًا
فَأَنْتَ تَعْرِفُ كَيْدَ الْخَصْمِ وَالْحَكَمِ

المعنى اذا تخاصم عقلك مع نفسك وجعلا الشيطان حكماً للفصل او تخاصم عقلك مع الشيطان وجعلا نفسك حكما فلا تطع احدا منهما ولا تطع النفس والشيطان اذا خصماك لانك تعرف مكر الخصم والحكم من الناس فكيد النفس والشيطان اشد وادهى ترجمہ اور نہ اُنکی کسی بات کو بحیثیت مخالفانہ یا ثالثانہ مان اسلئے کہ تو مخالف اور ثالث کی چالوں سے بخوبی واقف ہے

أَسْتَغْفِرُ اللهَ مِنْ قَوْلٍ بِلَا عَمَلٍ
لَقَدْ نَسَبْتُ بِهِ نَسْلًا لِذِي عُقُمِ

المعنى يعترف الناظم على نفسه بانه غير عامل بالذي ينصح لغيره فذلك ذنب منه لذلك يقول استغفر الله منه كاني نسبت ولدا لرجل غير قابل للنسل لان العمل الذي هو نتيجة العلم بمنزلة الولد به اي بذلك القول ترجمہ فاضل شاعر اپنے گناہ کا اقبال کرکے کہتے ہیں کہ

Marfat.com

مین نے کار نیک نہین کیا پس دوسرون کو نیک کام کی ہدایت کرنا اور خود اسپر عمل پیرا نہ ہونا خطا ہے جسکے لیے خدا سے مین معافی چاہتا ہون (گویا) میرا یہ قول بلا عمل کسی بانجھ کے لیئے فرزند کا ہونا قرار دینا ہے

أَمَرْتُكَ الْخَيْرَ لٰكِنْ مَا ائْتَمَرْتُ بِهٖ
وَمَا اسْتَقَمْتُ فَمَا قَوْلِي لَكَ اسْتَقِمِ

الخیر ماله عاقبة محمودة ما ائتمرت به ای ما عملت به الاستقامة الاعتدال وذلك یکون بفعل المامورات وترك المنهیات فما استفهام انکاری فما قولی لك استقم ای فما فائدة نصحی ایاك ان تعتدل

ترجمہ مین نے تجھے اس کار خیر کی ہدایت کی جسپر مین خود عامل نہین ہون اور مین خود راستی پر نہین ہون پس میرے اس کہنے کا کیا (اثر ہوگا) کہ تو راستی اختیار کر۔

وَلَا تَزَوَّدْتُ قَبْلَ الْمَوْتِ نَافِلَةً
وَلَمْ أُصَلِّ سِوٰى فَرْضٍ وَلَمْ أَصُمِ

التزود اخذ الزاد وهو العمل الصالح النافلة الزیادة وما یعطاه الغازی زائدا علی سهمه المقرر ویسمی ولدالولد

Marfat.com

نافلة ویسمی التطوعات نافلة لکونها زائدة علی الفرائض
المعنی ادیت فرض الصلوٰة والصوم ولکن ما عملت عملا من
النوافل التی یجبر بہا ما نقص من الفرائض ویحصل بہا
التقرب الی اللہ والترقی فی الدرجات **ترجمہ** اور میں نے
پیش از موت بجز احکام مفروضہ کے (آخرت کے لئے) برائے زادراہ
اور اعمال صالحہ نہ کیے اور بجز نماز اور روزے مفروضہ کے (نہ کسی
اور نماز کے) لئے سر بسجود ہوا اور نہ (کسی اور) روزے کی زحمت کشی کی

آنحضرتؐ کی ریاضت کا ذکر

ظَلَمْتُ سُنَّةَ مَنْ اَحْيَ الظَّلَامَ اِلٰی
اَنِ اشْتَكَتْ قَدَمَاهُ الضُّرَّ مِنْ وَرَمٍ

المراد بالظلم الترک السنة الطریقة احیاء الظلام ترک
النوم مشتغلا بالعبادة فی اللیل المظلم اشتکت شکت
الضر الوجع والورم الانتفاخ واشتکاء القدمین الضر
کنایة عن شدة الالم الحاصل لہما من طول القیام فی اللیل
المعنی ترکت سنة النبی الذی لم یترکہا بل احی اللیالی بذکر
اللہ حتی ورمت وتوجعت قدماہ **ترجمہ** افسوس میں نے اس

Marfat.com

(نبی اکرم) کے طریق کو ترک کیا جو کہ راتون اسقدر ریاضت مین محو رہتے کہ آنحضرتؐ کے دونون قدم مبارک (خدائے پاک سے) درد کی شکایت کرتے کہا جاتا ہی کہ آنحضرت راتون اسقدر عبادت مین مصروف رہتے کہ قدم مبارک پر ورم آجاتا پس آنحضرت سے عرض کی گئی کہ آپ اسقدر کیون عبادت کی تکلیف اوٹھاتے ہین حالانکہ خود خدائے پاک نے فرمادیا کہ خدا نے آپکے ما تقدم و ما تأخر سب گناہون سے در گذر کیا ہی آپ نے جواباً فرمایا کہ کیا مین خدائے پاک کا بندہ شکر گذار نہ ہون

وَشَدَّ مِنْ سَغَبٍ اَحْشَائَهُ وَطَوٰی
تَحْتَ الْحِجَارَةِ كَشْحًا مُتْرَفَ الْاَدَمِ

شد ربط من سغب من اجل جوع الاحشاء جمع حشا الامعاء طوی لفا لکشح الخاصرة المترف الناعم والادم جمع ادیم وھو الجلد المعنی ربط احشائہ لاجل الجوع بالحجر علی خاصرتہ الناعمۃ لیستریح ببردہ من حرارۃ باطنہ الحاصلۃ من شدۃ الجوع **ترجمہ** اور رمین نے اُس نبی اکرم کی سنت کو ترک کیا کہ جو) اپنے پیٹ کو بسبب بھوک کے باندھ لیتے اور اپنی نازک جلد کی کمر کو پتھر کے تلے لپیٹتے تھے ذکر ہے کہ ایک مرتبہ آنحضرتؐ نے تین دن کچھ نوش نہین فرمایا تھا اور اصحاب خندق کھودتے

Marfat.com

تھے صحابہؓ نے جناب رسالتمآب سے عرض کی کہ یا رسول اللہ یہان سخت پتھر ہے اسکو ہم پھاوڑے سے نہین توڑ سکتے آنحضرتؐ نے ارشاد فرمایا کہ اسپر پانی چھڑکا جائے پس اونھون نے اسپر پانی ڈالا آنحضرتؐ تشریف لائے اور بسم اللہ فرما کے پھاوڑے سے اس سنگ کے ریزے ریزے کر دئے جابرؓ کہتے ہین کہ میری نظر اتفاقاً آنحضرت کے پیٹ کی طرف پڑی مین نے حیرت سے دیکھا کہ پیٹ پر دو پتھر بندھے ہوئے ہین اور باوجود اسقدر بھوک کی شدت کے آنحضرتؐ کے چہرہ مبارک کی تازگی بدستور تھی

وَرَاوَدَتْهُ الْجِبَالُ الشُّمُّ مِنْ ذَهَبٍ
عَنْ نَفْسِهِ فَأَرَاهَا أَيَّمَا شَمَمِ

المراودۃ المطالبۃ ان یکون علی مرادہ الشم الشامخۃ عن نفسہ من اجل نفسہ ما فی ایما زائدۃ شمم علو ایما شمم ارتفاع عظیم المعنی ان الجبال المرتفعۃ من ذہب عرضت انفسہا علی النبی وطالبتہ ان یشرفہا بالنظر الیہ فاراہا انہ اعلی وارفع منہا ای اعرض عنہا لکمال علوہ اعراضا شدیدا ترجمہ سونے کے بلند پہاڑون نے آپکی دلربائی کی مگر آنحضرتؐ نے انسے روگردانی فرما کر اپنی کمال عالی حوصلگی دکھائی ذکر ہے کہ

Marfat.com

جبرئیل ایک مرتبہ دربار حضرت رسالت پناہی مین تشریف لائے اور ایزد تعالیٰ شانہ کی جانب سے آنحضرت پر سلام پڑہا اور یہ پیام پہنچایا کہ اے محمدؐ کیا آپ یہ چاہتے ہین کہ مین ان پہاڑون کو سونے کے بنادون اور اپنی قدرت سے اُن کو جہان آپ جائین نقل کرتا رہون حضرت رسالت پناہی نے سونچکر فرمایا کہ اے جبرئیل حقیقت مین دنیا اُس شخص کا گھر ہے جسکو سوائے اِسکے اور کوئی گھر نہین ہے اور دنیا سے وہ شخص محبت رکھتا ہے جسکو عقل نہین ہے جبرئیل نے اس جواب کو پسند کیا اور فرمایا کہ خدائے پاک آپکو آپکے اس ثابت قول پر ثابت رکھے۔

وَاَکَّدَتْ زُهْدَهُ فِيْهَا ضَرُوْرَتُهُ
اِنَّ الضَّرُوْرَةَ لَا تَعْدُوْ عَلَى الْعِصَمِ

اکدت قوت الزهد ترك الشئ او قلة الرغبة فيه الضرورة شدة الحاجة لاتعدو لاتتعدى ولاتغلب العصم اى ذوى العصم جمع عصمة وهي قوة روحانية فى العبد تمنعه عن ارتكاب الذنب المعنى قد قوى زهده فى تلك الجبال مع شدة الاحتياج اليها ولكن الحاجة لاتستولى على ذوى العصمة ترجمہ باوجود ضرورت کے اُن پہاڑون کی طرف اپنی عدم

طرف اپنی

Marfat.com

رغبت پر مضبوطی کے ساتھ آنحضرت ثابت قدم رہے حقیقت
ہیں ضرورت (حاجات) عصمت پر غالب نہیں آسکتی

نعت نبوی

وَكَيْفَ تَدْعُوْ اِلَى الدُّنْيَا ضَرُوْرَتُهُ
لَوْلَاهُ لَمْ تَخْرُجِ الدُّنْيَا مِنَ الْعَدَمِ

الاستفهام متضمن للانكار المعنى وكان من الممتنع ان يحث على طلب زخارف الدنيا حاجة النبى فانه لولا تقدم وجوده لما خلقت الدنيا بحذافيرها فالنبى هو العلة والعالم هو المعلول فلو كانت تقوده ضرورته الى طلب الدنيا لكان وجوده معلولا **ترجمہ** کیونکر آنحضرت کی ضرورت آپکو دنیوی مال و متاع کے فراہمی پر آمادہ کرتی (اسلئے کہ آنحضرت وہ ذات پر از کرشمجات ہیں کہ) اگر خدائے پاک کو آپکا (پیدا کرنا مقصود) نہ ہوتا تو یہ دنیا مع اس زمین و آسمان کے پردۂ عدم سے برآمد ہی نہ ہوتی

مُحَمَّدٌ سَيِّدُ الْكَوْنَيْنِ وَالثَّقَلَيْنِ
وَالْفَرِيْقَيْنِ مِنْ عُرْبٍ وَمِنْ عَجَمِ

محمد مفعل للمبالغۃ من كثرۃ الحمد بها سمى به احد من العرب

Marfat.com

قبلہ فتسمیتہ من اللہ تعالیٰ السید الذی بیدہ تدبیر
السواد الاعظم والمراد بالکونین الدنیا والآخرۃ ومن
الثقلین الانس والجن والفریقین السوادین من عرب
ومن عجم ای غیر العرب من بیانیۃ للفریقین **ترجمہ** حضرت محمد
مصطفیٰ دونوں عالم (یعنے دنیا وآخرت) کے اور دونوں اشرف
چیزوں (یعنے جن اور انسان) کے اور دونوں گروہ یعنے عرب
وعجم کے تاجدار ہیں

نَبِیُّنَا الْاٰمِرُ النَّاهِیْ فَلَا اَحَدٌ
اَبَرَّ فِیْ قَوْلِ لَا مِنْهُ وَلَا نَعَمِ

النبي المخبر عن اللہ تعالیٰ الامر الناہی ہو الذی یبلغ الاوامر
والنواہی عن اللہ تعالیٰ الی الخلق کافۃ فلا احد ابر ای اصدق
من رسول اللہ فی قول لا ولا نعم ای فی الامر والنہی لانہما
وحی من اللہ تعالیٰ **ترجمہ** (آنحضرتؐ) ہمارے پیغمبر ہیں جنہوں نے
دہمکو نیک کاموں کی بجا آوری کا) حکم فرمایا اور (برے کاموں سے) روکا
پس فرمان فرمانے اور منع کرنے میں آنحضرتؐ سے کوئی شخص زیادہ
راست باز نہیں ہے۔ اسلئے کہ آپ کا ہر فرمان وحی پر مبنی تہا۔

هُوَ الْحَبِیْبُ الَّذِیْ تُرْجٰی شَفَاعَتُهٗ

حملہ

Marfat.com

لِكُلِّ هَوْلٍ مِنَ الْاَهْوَالِ مُقْتَحِمِ

الحبيب اما بمعنى محبوب لان حبه ايمان او هو محبوب عند الله لكونه مختصا بالرسالة و اما بمعنى محبّ لله لانه احتمل المكاره في اظهار امره و هو ايضا محب لامته اى مشفق عليها الشفاعة طلب الفضل و العفو للغير الهول الامر المخوف جمعه اهوال مقتحم واقع من اقتحم اى رمى بنفسه في الامر فجاءة بلا روية ترجمہ آپ ہی وہ حبیب (برگزیدۂ خدا) ہیں جنکی شفاعت (یعنی سفارش دربار ایزدی میں) خوفناک اور اچانک آنے والی مصیبتوں کے دفع کرنے کے لیئے چاہی جاتی ہیں

دَعَى اِلَى اللهِ فَالْمُسْتَمْسِكُوْنَ بِهٖ
مُسْتَمْسِكُوْنَ بِحَبْلٍ غَيْرِ مُنْفَصِمِ

دعى هدى الاستمساك الاعتصام غير منفصم غير منقطع من الفصم و هو القطع من غير ابانة المعنى هدى الى دين الله الذي لا نسخ له فمن تمسك به فقد تمسك بحبل [illegible] الى الله لا انقطاع له ترجمہ آنحضرت نے [illegible] کی طرف رہنمائی کی بس جو لوگ آپکے دامن سے وابستہ ہیں گویا انکے ایک ایسا سلسلہ دستیاب ہو گیا ہے جو کبھی ٹوٹنے والا نہیں ہے

Marfat.com

فَاقَ النَّبِيِّيْنَ فِيْ خَلْقٍ وَّفِيْ خُلُقٍ
وَلَمْ يُدَانُوْهُ فِيْ عِلْمٍ وَّلَا كَرَمٍ

فاق زاد عليهم رفعة خَلْقٌ فطرة خُلُقٌ سجية لم يدانوه لم يقاربوه العلم هو راس الفضائل والكرم سعة الخلق هو راس الفواضل المعنى فاق الانبياء فى حسن خلقهٖ و فى ما طبع عليه من الخصال الحميدة حتى قال الله تعالى وانك لعلى خلق عظيم ولم يبلغوا مرتبته فى العلم ولا فى الكرم

ترجمہ (آنحضرت) بلحاظ خوبیٔ آفرینش اور بلحاظ وسعت اخلاق کے تمامی انبیاء سے فائق تھے نیز وہ سب پیغمبران حق علم اور دریا دلی میں آنحضرت کے قریب نہ آسکے

وَكُلُّهُمْ مِّنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ مُلْتَمِسٌ
غَرْفًا مِّنَ الْبَحْرِ اَوْ رَشْفًا مِّنَ الدِّيَمِ

ملتمس طالب غرف الماء واغترافه اخذ منه ملاء كف والرشف المص والديم جمع ديمة المطر الدائم يوما او بيدا من غير رعد المعنى ان رسول الله فى سعة علمه بحر و فى كثرة مكارمه مطر نازل انما فالذى وصل الى الانبياء من العلم بمنزلة الاغتراف من البحر ومن المكارم كالمص من المطر

Marfat.com

المنہل دائما ترجمہ وہ سب انبیا جناب رسالتمآب کے سمندر علم سے چلو اور آپ کی خوبیوں کے موسلا دھار بارش سے گھونٹ کے طالب تھے

وَوَاقِفُونَ لَدَيْهِ عِنْدَ حَدِّهِمِ
مِنْ نُقْطَةِ الْعِلْمِ اَوْ مِنْ شَكْلَةِ الْحِكَمِ

حد الشئ غايته ومنتهاه الحكم جمع حكمة وهي القول الكلي ومعرفة حقائق الاشياء وماهيات طبائعها من لبيان حدهم المعني الانبياء واقفون لديه عند حدهم الذي هو كالنقطة من علم رسول الله او كالشكلة من حكمه فعلمهم بالنسبة الى علمه كنقطة العلم اوشكلة من الحكم ترجمہ (جملہ پیغمبران حق) آنحضرت کے سامنے اپنی اپنی حد مقررہ پر کھڑے ہیں (وہ حد آپ کے) علم (بے پایان کے مقابلہ میں بمنزلہ ایک نقطہ کے یا (ہندسہ وغیرہ) حکمت کی ایک شکل کے ہے

فَهُوَ الَّذِي تَمَّ مَعْنَاهُ وَصُوْرَتُهُ
ثُمَّ اصْطَفَاهُ حَبِيْبًا بَارِئُ النَّسَمِ

تم كمل المراد بمعناه كمالاته الباطنة وبصورته صفاته الظاهرية اصطفا اختار بارئ خالق نسم جمع نسمة نفوس

المعنی اذاحوی الکمالین الکمال الروحانی والکمال الجسمانی اتخذہ خالق النفوس حبیبا ترجمہ پس (آنحضرت) وہ ذات (ستودہ) ہین جنکا کمال باطنی اور جمال ظاہری درجۂ تمام کو پہنچا اُسوقت آفرینندۂ جانان نے آنحضرت کو بطور حبیب کے برگزیدہ فرمایا

مُنَزَّہٌ عَنْ شَرِیْكٍ فِیْ مَحَاسِنِہٖ
فَجَوْهَرُ الْحُسْنِ فِیْهِ غَیْرُ مُنْقَسِمٖ

منزہ مجرد محاسن جمع حسن والجوهر اصطلاح فلسفی وهو الشئ القائم بذاتہ القابل للاعراض ای الصفات الحالۃ فیہ لا کالجزء منہ الحسن عرض ولکن جعلہ الشاعر جوهرا وحکم علیہ بعدم الانقسام المعنی تفرد فی محاسنہ لا یوجد لہ نظیر فکان الحسن الذی حواہ جوهر قائم بذاتہ لا یقبل الانقسام ترجمہ آپ کا آپکی خوبیون مین کوئی نظیر نہین ہے گویا آپکی خوبی ایک مستقل بالذات جوہر ہے جسکا جزء یا حصہ نہین ہوسکتا۔

دَعْ مَا ادَّعَتْہُ النَّصَارٰی فِیْ نَبِیِّهِمْ
وَاحْكُمْ بِمَا شِئْتَ مَدْحًا فِیْهِ وَاحْتَكِمٖ

دع اترک من ودع النصاری جمع النصرانی الذی یعتقد الالھیۃ لعیسی علیہ السلام وهو منتسب الی ناصرۃ وهی

Marfat.com

قوية بالشام التي تشرفت بمبعث عيسى عليه السلام احتكم اي تحاكم او استعمل الحكمة او استحكم المعنى قل ما شئت في رسول الله من الثناء الحسن عليه غير ما قالت النصارى في عيسى عليه السلام من انه اِلٰهٌ و ابن الله ترجمہ قوم عیسائی اپنے پیغمبر (حضرت عیسٰی علیہ السلام کے لیے اٰلہیہ کا) دعویٰ کرتی ہے مگر تو ایسے دعوے سے باز آ اور (بجز اسکے) آنحضرت کی شان میں از روئے نعت جسطرح تو چاہے قطعی طور پر بیان کر اور اسپر ثابت رہ (۱) اِس بارے مین کسی ثالث سے فیصلہ چاہ (۲) آنحضرت کی شان کے شایان وصف کر

فَانْسُبْ اِلٰى ذَاتِهٖ مَا شِئْتَ مِنْ شَرَفٍ
وَانْسُبْ اِلٰى قَدْرِهٖ مَا شِئْتَ مِنْ عِظَمِ

اذا لم تقل ما قالت النصارى في نبيهم فلك الرخصة في نسب ما شئت الى مهجته الشريفة من المجد و الشرف و الى قدره من العلو و الجلالة ترجمہ پس تو آنحضرت کی ذات (بابرکات) مین کیسے ہی عالی سے عالی شرف کا ہونا قرار دے (جا ہے) آنحضرت کی قدر (رفیع) کی طرف جسقدر جلالت تو منسوب کرنا چاہے درست

فَاِنَّ فَضْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ لَيْسَ لَهٗ
حَدٌّ فَيُعْرِبَ عَنْهُ نَاطِقٌ بِفَمِ

Marfat.com

یعرب یفصح ویبین عنہ ای عن حدہ المراد بالفم اللسان المعنی فان فضائل رسول اللہ لا تعد ولا تحد فلذلک تخرج عن بیان المتکلم **ترجمہ** اسلئے کہ آنحضرتؐ کے فضائل کی کوئی حد نہیں کہ کوئی ثناخوان اُنکو اپنی زبان سے بیان کرسکے

لَوْ نَاسَبَتْ قَدْرَہٗ اٰیَاتُہٗ عِظَمًا
اَحْیَیٰ اسْمُہٗ حِیْنَ یُدْعٰی دَارِسَ الرِّمَمِ

ناسبت شاکلت عِظَمٌ فخامۃ وجلالۃ ایاتہ معجزاتہ دارس طامس رمم جمع رمۃ عظام بالیۃ المعنی لوظہرت معجزاتہ علی مناسبۃ عظیم قدرہ لکان من تلک المعجزات احیاءُ العظام البالیۃ ببرکۃ اسمہ حین یتوسل بہ فی الدعاء الی اللہ **ترجمہ** اگر آپکے کرشمے آپکی جلیل اور عظیم شان کے شایان ہوتے تو صرف آپکا نام (واجب الاحترام) جب وہ پکارا جاتا تو سڑی ہڈیون کو زندہ کر دیتا۔ شاعر فاضل نے خوب کہا کہ آنحضرتؐ نے خدائے پاک کے حکم کی تعمیل کی اور انواع واقسام کی تکالیف ومصائب سہکر دین حقیقی کی طرف عالم کی رہنمائی کی پس اگر خدائے پاک اپنے ایسے جلیل القدر بندے کی خاطر جسنے قدم سے درم سے اور نیز جان سے ایسے دین کے قائم کرنے مین دریغ نہین کیا جسکے ذریعہ تا قیامت لاتعد جانون کی بہبودی

Marfat.com

ہو اگر سڑی ہڈیون مین جان بخشنے کی طاقت آنحضرتؐ کے نام عالیمقام
کو عطا کیجائے تو آنحضرتؐ کی خدمات کے لحاظ سے غیر مناسب نہین ہی

لَمْ يَمْتَحِنَّا بِمَا تَعْيَ الْعُقُوْلُ بِهٖ
حِرْصًا عَلَيْنَا فَلَمْ نَرْتَبْ وَلَمْ نَهِمِ

لم يمتحنا لم يختبرنا اى لم يكلفنا تعي به تعجز عن فهمه حرصا
لشدة رغبته فى هدايتنا لم نرتب لم نشك ولم نهم من هام
يهيم لم نتحير او من وهم اى غلط المعنى اتى رسول الله بالملة
السمحة البيضاء فلم يكلفنا بما يعجز عقولنا عن فهمه لكمال رغبته
فى ارشادنا فاهتدينا ولم نشك فى رسالته ولم نتحير
فى اصول دينه ترجمہ آنحضرتؐ نے از راہ کمال اشفاق ہمکو ایسی
شریعت پر نہین چلایا جسکے سمجھنے سے ہماری عقلین عاجز ہون
یہی وجہ ہے کہ ہمین آنحضرتؐ کی رسالت مین کوئی شک نہین ہی اور
نہ آنحضرتؐ کے سکھلائے ہوئے اظہر من الشمس قانونون مین ہمین
حیرت ہے - یا ہمنے خطا کی ہے

اَعْيَى الْوَرٰى فَهْمُ مَعْنَاهُ فَلَيْسَ يُرٰى
فِي الْقُرْبِ وَالْبُعْدِ فِيْهِ غَيْرُ مُنْفَحِمِ

اعيى اعجز الورى الخلق فهم معناه ادراك حقيقته منفحم

Marfat.com

عاجز فيه اى في فهم معناه المعنى انه اعجز الخلق فهم حقيقته فلا يوجد احد قريبا كان او بعيدا الا عاجزا عن ادراك حقيقته ترجمہ آپ کی حقیقت الذات کے سمجھنے سے عالم قاصر ہے پس کوئی شخص خواہ بلحاظ منزلہ کے نزدیک ہو یا دور ایسا نظر نہیں آتا جو کہ در آنحضرت کی حقیقت الذات کی نسبت کچھ روشنی ڈال سکے

كَالشَّمْسِ تَظْهَرُ لِلْعَيْنَيْنِ مِنْ بُعُدٍ
صَغِيْرَةً وَتُكِلُّ الطَّرْفَ مِنْ اَمَمِ

تُكل تعي و تضعف البصر الطرف العين من امم من قرب او محاذاة المعنى مثل رسول الله كمثل الشمس تترائى صغيرة لكونها بعيدة فلا يدرك عظمها ولو ينظر اليها الناظر من القرب او محاذيا لها لتخطف شدة اشراقها بصارته فلا يعرف حقيقتها ترجمہ (پس آنحضرت مانند) آفتاب (جہانتاب) کے ہین کہ وہ دور سے آنکھوں کو چھوٹا نظر آتا ہے اور نزدیک سے آنکھوں کی بینائی چھین لیتا ہے (غرض دونوں حالتوں میں اسکی حقیقت کما حقہا دریافت نہیں ہو سکتی۔

وَكَيْفَ يُدْرِكُ فِي الدُّنْيَا حَقِيْقَتَهُ
قَوْمٌ نِيَامٌ تَسَلَّوْا عَنْهُ بِالْحُلُمِ

Marfat.com

الاستفہام یتضمن معنی الانکار ای لایدرک لایعرف
قوم جمیع الورٰی نیام غافلون تسلوا استراحو عنہ اکتفوا
عنہ وقنعوا بہ الحلم مایراہ النائم فی النوم من الخیال المعنی
الناس فی الدنیا غافلون کانہم نائمون لایطیقون حق
معرفتہ ویکتفون عن النظر فی حقیقۃ ذاتہ بما یرونہ فی
منامہم من التخیلات فاذا ماتوا انتبہوا کما قال رسول اللہ
الناس نیام اذا ماتوا انتبہوا **ترجمہ** اور کیونکر آنحضرتؐ کی
حقیقت الذات کو (دنیوی) لوگ دریافت سکین (اسلئے کہ) وہ
سب گویا (آرام کی) نیند مین سونے والے ہین اور (آنحضرتؐ کی
حقیقت الذات سے بے خبر ہوکر) اُن خیالات سے خوش ہین جو کہ
اُن کو اس حالت خواب مین نظر آتے ہین

فَمَبْلَغُ الْعِلْمِ فِیْہِ اَنَّہٗ بَشَرٌ
وَاَنَّہٗ خَیْرُ خَلْقِ اللّٰہِ کُلِّہِمِ

مبلغ العلم نہایۃ بلوغ العلم فیہ فی حقہ المعنی غایۃ
مایبلغہ معرفۃ الناس من شانہ انہ بشر وانہ خیر خلق اللہ
باسرہ **ترجمہ** پس (ہمارے سارے) معلومات کا انتہا آنحضرتؐ
کی نسبت یہ ہی کہ آنحضرتؐ انسان ہین اور بہترین تمامی مخلوقات خدا مین

Marfat.com

اَوْ کُلُّ اٰیٍ اَتیَ الرُّسُلُ الْکِرَامُ بِہَا
فَاِنَّمَا اتَّصَلَتْ مِنْ نُوْرِہٖ بِہِمٖ

الآی جمع آیۃ المعجزات الرسل والرسل جمع رسول المرسلون المعنی المعجزات التی اتی بہا الانبیاء لاممہم فانہا من اشعۃ نورہ وفوائد روحانیۃ ترجمہ اور وہ تمامی کرشمے جو کہ انبیا اور مرسلین سے وقتاً فوقتاً ظاہر ہوئے آنحضرتؐ کے نور کے پرتو تھے۔
شاعر نے جس نور کیطرف اشارہ کیا ہے اُسکا ذکر کتاب الملل والنحل کے فاضل مصنف اس طور پر کرتے ہین کہ وہ نور آدم علیہ السلام سے من اب الی ابنٍ منتقل ہوکے ابراہیم علیہ السلام تک پہنچکر دو شاخون یعنی بنی اسرائیل اور بنی اسمٰعیل مین منقسم ہوا وہ نور جو کہ بنی اسرائیل مین ودیعۃً محفوظ رہا ظاہری تھا اِسلیئے کہ اِس شاخ مین انبیا وقتاً فوقتاً ظاہر ہوئے مگر وہ نور جو کہ بنی اسمٰعیل کے تفویض تھا آنحضرتؐ کے ظہور تک پوشیدہ رہا بنو اسرائیل بنو اسمٰعیل سے وہ علم لدنی حاصل کرتے جسکا ذکر توراۃ مین موجود نہین تھا اور اہل التواریخ لکھتے ہین کہ بنو اسمٰعیلؑ آل اللہ یعنے اہل اللہ اور بنو اسرائیل اولاد اسرائیل اور آل یعقوبؑ اور آل موسیٰ اور آل ہارون کے نامون سے مشہور تھے۔ پس اس سے بنو اسمٰعیل کو بنو اسرائیل پر بین ترجیح ہی نور سپردہ بنی اسمٰعیل عبد المطلب مین کچھ نمودار ہوا اسی نور کے

باعث

باعث جیسا کہ آگے ذکر مفصل درج ہے خدائے پاک نے بیت اللہ کو ابرہتہ کے ظلم سے بچایا اور اُسی نور کی تائید سے حضرت عبدالمطلب نے ابرہتہ سے فرمایا کہ اس بیت کا نگہبان موجود ہے اور وہ ضرور اُس کو پناہ کریگا۔ اسی نور کی تائید سے حضرت عبدالمطلب نے اپنے دسوین فرزند کے ذبح کرنے کی منت کی تھی۔ جسپر حضرتِ رسالت پناہ کو افتخار تھا کہ انا ابن الذبیحین یعنی مین دو ذبیح کا فرزند ہون ایک حضرت اسمٰعیل اور دوسرے آپکے والد بزرگوار حضرت عبداللہ حضرت عبدالمطلب کے دسوین فرزند ارجمند۔ اسی نور کے باعث حضرت عبدالمطلب کو اہل مکہ کی سیادت حاصل تھی اور آپکے لئے صحن کعبہ مین حجرالاسود کے قریب مسند بچھائی جاتی جسپر آپ فرمان فرمائی کے لئے جلوہ گر ہوتے۔ مؤرخین لکھتے ہین کہ وہ نور آنحضرت کے والد حضرت عبداللہ مین نمایان تھا۔ چنانچہ قبیلہ خشعم سے ایک بی بی مسماۃ فاطمہ نے حضرت عبداللہ کے چہرہ مبارک مین نور کی جھلک دیکھکر چاہا کہ نبی موعود اسکے پہلو سے پیدا ہو۔ اسلئے کہ وہ عالمہ تھین اور اسکو یقین تھا کہ نبی کی ولادت کا وقت قریب ہے۔ مگر وہ فخر حضرت آمنہ کے لئے ازل سے قرار پاچکا تہا۔ پس خدائے پاک نے عبداللہ کو بچایا جسطرح حضرت یوسف کو بچایا تہا۔ فاطمہ نے مایوس ہونے پر حسب ذیل شعر پڑھے

Marfat.com

انی رائت مخیلتہ لمعت	فتلا لاءت کتلالؤالقطر
فی وجہ نور یضیئ بہ	ماحولہ کاضاءۃ البدر
فرجو تہا فخرا ابوا بہ	ماکل قادح زندہ یوری
للہ ما زھریتہ سلبت	نورا فحل بہا وما تدری

اردو کے کسی شاعر نے اس نور کے مضمون کو نظم کیا ہے وھو ہذا

عبداللہ جلیل کے جب صلب سے وہ نور	آیا تو رحمت صمدی نے کیا ظہور
قدسی تھے شادمان تو ملایک کو تھا سرور	سارے قریشیوں میں مسرت کا تھا وفور

جلوہ جو ان میں نور رسالت کا پاتے تھے
پیہم ملک فلک سے زیارت کو آتے تھے

جب آمنہ کو نور نبی سے شرف ملا	شادی کا شور فرش سے تا عرش تھا بپا
ہر ذی حیات دنیا تھا خوش ہو کے یہ صدا	ظاہر جہان میں ہو نگے بس اب ختم انبیا

اب عرش سے فزون طبق خاک ہوئیگا
اب کفر و شرک و شک سے جہان پاک ہوئیگا

فَاِنَّہٗ شَمْسُ فَضْلٍ هُمْ كَوَاكِبُهَا
يُظْهِرْنَ اَنْوَارَهَا لِلنَّاسِ فِي الظُّلَمِ

المعنی فانہ فی احتوائہ علی جمیع الانوار کالشمس المشرقۃ المضیئۃ بذاتہا والانبیاء بمنزلۃ الکواکب التی ھی اجرام غیر مضیئۃ

تتمہ

Marfat.com

تستمد النور من الشمس فالنور الذي تزهر به الكواكب للخلق في الليالي المظلمة مكتسب من الشمس كذلك النور الذي ظهر من الانبياء مستعار من نور رسول الله ترجمہ پس آنحضرتؐ فضل و کمال کے گویا آفتاب ہین اور وہ سب پیغمبران حق اس (سرچشمۂ نور آفتاب) سے (روشنی حاصل کرنے والے)ستارے ہین جنھون نے عالم کو (جہل کی) تاریک شبون مین اُسی آفتاب کی روشنی (وقتاً فوقتاً) دکھائی ہے - علم ہیئۃ مین یہ امر مسلم ہے کہ کواکب سیارہ کی ذوات روشن نہین ہین بلکہ وہ آفتاب سے روشنی حاصل کرتے ہین اور چمکتے ہین -

اَكْرِمْ بِخَلْقِ نَبِيٍّ زَانَهُ خُلُقٌ
بِالْحُسْنِ مُشْتَمِلٍ بِالْبِشْرِ مُتَّسِمِ

المعنى ما اشرف فطرة نبي زاد شرفه وحسنه سجيته الحميدة الذي هو متصف بالجمال ومتميز بطلاقة الوجه ترجمہ آنحضرتؐ کی فطرۃ کیا ہی عمدہ ہے جسکو آپکی خصال ستودہ نے اور بھی زینت دی آنحضرتؐ کو جمال تام و کمال عطا کیا گیا تھا اور خندہ روئی مین بھی آپ ممتاز تھے

كَالزَّهْرِ فِي تَرَفٍ وَالْبَدْرِ فِي شَرَفٍ

Marfat.com

وَالْبَحْرِ فِيْ كَرَمٍ وَالدَّهْرِ فِيْ هِمَمِ

الزهر نور النبات جمعه ازهار ترف نعومته ولطافته والبدر القمر ليلة كماله شرف ارتفاع واعز مواضع الكواكب في الفلك كرم عموم النفع بلا منة هم جمع همة عزائم ترجمہ (آنحضرت) لطافت میں مانند پھول کے اور بلندی میں مانند ماہ چہاردہم کے اور عالم کو فائدہ رسانی میں مانند سمندر کے اور استقلال و عزیمۃ میں مانند زمانہ کے تھے

كَاَنَّهٗ وَهُوَ فَرْدٌ فِيْ جَلَالَتِهٖ
فِيْ عَسْكَرٍ حِيْنَ تَلْقَاهُ وَفِيْ حَشَمِ

جلالته عظمته عسكر جيش حشم خاصته الذين يغضبون له من اهل وعبيد وجيرة المعنى كلما لقيته في حالة انفراده عن اصحابه تهابه لعظمته كانه في وسط جيشه و اصحابه الذين يغضبون له ويرون السعادة السرمدية في بذل مهجهم دونه ترجمہ (اگر آنحضرت) تنہا ہوں تب بھی عند الملاقات آپکی جلالت (اور ہیبت پیدا کرنے والی عظمت) کے سبب تجھے ایسا نظر آئے) گویا آنحضرت اپنی فوج (ظفر موج) اور اپنے انصار (وفاشعار) کے حلقہ میں ہیں -

Marfat.com

كَاَنَّمَا اللُّؤْلُؤُ الْمَكْنُوْنُ فِيْ صَدَفٍ
مِنْ مَعْدِنَيْ مَنْطِقٍ مِنْهُ وَمُبْتَسَمٍ

اللؤلؤ الدر والمكنون المصون المستور الصدف غشاء الدر والمعدن منبت الجواهر والذهب ونحوها منطق النطق او محل النطق والمراد به اللسان ومبتسم الابتسام او محل الابتسام وهو الثغر او الفم المعنى الدر المستور في الصدف متخذ من المعدنين وهما لسانه الذي هو محل جواهر كلمه وثغره الذي هو محل تبسمه و في بعض النسخ ان لسانه وثغره معدنا درفاذا تكلم او تبسم ينثر الذي يشبه الدر المصون في الصدف

ترجمہ گویا سیپی میں چھپے ہوئے موتی آنحضرت کی دو کانوں یعنی زبان (مبارک) اور لب (لطیف) سے نکلے ہوئے ہیں

آنحضرت کی زبان مبارک اور لب لطیف گویا موتی کی دو کانیں ہیں پس جب آپ گفتگو یا تبسم فرماتے ہیں تو سیپی میں چھپے ہوئے موتی نظر آتے ہیں

لَا طِيْبَ يَعْدِلُ تُرْبًا ضَمَّ اَعْظُمَهٗ
طُوْبٰى لِمُنْتَشِقٍ مِنْهُ وَمُلْتَثِمٍ

Marfat.com

الطيب ما يتطيب به من مسك ونحوه يعدل يساوي
ضم جمع اعظم جمع عظم طوبى مصدر طاب على وزن
بشرى بمعنى الخير والحسنى ومعنى طوبى لك اصبت خيرا
انتشق شم لثمه التثمه قبله المعنى لا طيب يساوي تراب
القبر الذي حوى جسده المطهر فيا حبذا لمن شمه وقبله
ترجمہ کوئی خوشبو اُس خاک (پاک) کی ہمسری نہیں کرسکتی جس نے
آنحضرت کے (مطہر) استخوانوں کو جمع کر رکھا ہے زہے نصیب اُس
شخص کے لئے جسکو اُسے سونگھنے یا بوسہ دینے کا اتفاق ہوا ہو

آنحضرت کی پُر مآثر ولادت اور اُسکے متعلق علامتوں کا ذکر

أَبَانَ مَوْلِدُهُ عَنْ طِيبِ عُنْصُرِهِ
يَا طِيبَ مُبْتَدَإٍ مِنْهُ وَمُخْتَتَمِ

ابان اظهر وكشف مولده ولادته طيب عنصره طهارة
اصله يا للتعجب مبتدأ الابتداء ومختتم الاختتام
المعنى اظهرت ولادته عن طهارة اصله فيا طيب
فاتحته وخاتمته ترجمہ آنحضرت کی ولادت نے [illegible]

Marfat.com

اور علامتوں کے ، آپکی خاندانی پاکیزگی کو آشکار کر دیا پس ، آپکی دپراز واقعات وکرشمات زندگی کی ، ابتدا اور انتہا کیا ہی پاکیزہ تھی

يَوْمٌ تَفَرَّسَ فِيْهِ الْفُرْسُ اَنَّهُمْ
قَدْ اُنْذِرُوْا بِحُلُوْلِ الْبُؤْسِ وَالنِّقَمِ

يوم خبر المبتدأ المحذوف هو تفرس علم بالفراسة وهي قوة يدرك بها الانسان الامور اللطيفة بالمخائل الظاهرة فرس اهل مملكة فارس انذروا حذروا حلول وقوع بؤس شدة مورثة للهم والحزن نقم جمع نقمة عقوبة المعنى يوم مولده يوم علم اهل فارس فيه من العلامات بانه قد قرب وقوع الشدائد والعقوبات بهم ترجمہ اہل فارس کو جو سب مجوس یعنی آتش پرست تھے ، قرائن اور علامات سے معلوم ہو گیا کہ وہ سب عنقریب نازل ہونے والی تعزیرات بلا دخدائے پاک کی جانب سے ڈرائے گئے ہیں

وَبَاتَ اِيْوَانُ كِسْرٰى وَهُوَ مُنْصَدِعٌ
كَشَمْلِ اَصْحَابِ كِسْرٰى غَيْرَ مُلْتَئِمِ

ايوان معرب بنا مستقف لا ايكون له بعض جدار كان بنا يقعد الملك مجلس فيه للتدبير اموره كسرى لقب

ملك الفرس وهو معرب خسرو والمراد به هنا انوشيروان بن
قباد لقول رسول الله بعثت انا في زمان الملك العادل
منصدع منشق الشمل لتفرق اصحابه اعوانه وجنوده
غير ملتئم غير مجتمع المعنى وبات في ليلة ولادته ايوان
الملك كسرى منشقا كما تفرق جنوده الذين لم يزالوا في
تشتت حتى جائت بشائر الاسلام **ترجمہ** (آنحضرت کی ولادت
کی شب) کسریٰ شہنشاہ فارس کے ایوان شاہی مین شگاف واقع ہوگیا
جسطرح اُسکے ارکان سلطنت کا شیرازہ ایسا پریشان ہوا کہ پھر وہ مجتمع
نہ ہوسکا **بیان** کیا جاتا ہے کہ ایوان مذکورہ بالا کی بلندی سو ذراع تھی اور
اسکی تعمیر تقریباً تیس برس مین ختم ہوئی تھی شاہ کو زعم تھا کہ ایسے ایوان کو
بجز زلزلہ کے اور کوئی نہین توڑ سکتا۔ خلیفہ ہارون الرشید نے اُسکے توڑنے
کا ارادہ کیا۔ زر کثیر صرف ہوا مگر وہ نہ ٹوٹ سکا اور اُسکو اُسی حال پر چھوڑنا
پڑا۔ کہا جاتا ہے کہ جناب رسالتماب کی ولادت کی شب اُسمین شگاف
ہونے سے چودہ کنگرے گر گئے شاہ کو رنج ہوا اور اسکو کسی پیشین گوئی
پر محمول کرکے عرب کے والی نعمان بن منذر کے پاس اپنے ایک خاص وزیر
کو بھیجکر اسکی تعبیر چاہی عرب مین اُسوقت سطیح نامی مشہور فال گو اور منجم تھا
نعمان نے اُس سے کسریٰ کے سوال کا جواب طلب کیا سطیح نے کہا یہ

Marfat.com

پیشین گوئی ہے کہ فارس پر چودہ شاہ حکمرانی کرینگے گو اسوقت شاہ کو تسلی ہوئی کہ ہنوز چودہ شاہ کی حکومت ختم ہونیکے لیئے زمانہ دراز درکار ہے مگر جلد بہت جلد یکے بعد دیگری چودہ شاہ تخت نشین ہوئے اور زوال سلطنت کا زمانہ حسب پیشین گوئی قریب آگیا

وَالنَّارُ خَامِدَةُ الْاَنْفَاسِ مِنْ اَسَفٍ
عَلَيْهِ وَالنَّهْرُ سَاهِيْ الْعَيْنِ مِنْ سَدَمٍ

خامدۃ منطفئۃ انفاس جمع نفس و ھو اللھب من اسف من اجل شدۃ الحزن علیہ ای علی انشقاق الایوان النھر نھر الفرات الساھی من سھی غفل و ذھب قلبہ الی غیرہ او سکن و العین جریان ماء النھر او مصبہ او ینبوعہ سدم حزن المعنی صارت النار منطفئۃ اللھب تاسفا علی انصداع ایوانھم و سکن عین ماء الفرات لتحیرہ من مفاجاۃ الانقلاب و ضل الطریق فوقع فی سماوۃ و ھی موضع بین دمشق و العراق ترجمہ د اہل فارس کی مقدس آگ، شاہی ایوان کے شکستہ ہونے پر مارے افسوس کے بجھ گئی اور نہر فرات کا بہاؤ بسبب رنج کے موقوف او منحرف ہوگیا۔ آگ مذکورہ بالا دو ہزار برس سے بجھی تھی۔ ایک ہزار پجاری ہر وقت وہاں پرستش کے لیئے حاضر رہتے

Marfat.com

اس سے پہلے یہ آگ کبھی نہین بجھی تھی - نہر فرات کے بھاؤ مین انحراف ہوگیا اور وہ اپنے اصلی طاس کو چھوڑ کر ساوہ کی طرف جو کہ دمشق اور عراق کے درمیان ایک شہر ہے بہ گئی - یہ نہر اور اسکے متعلق عظیم الشان سد بہت بڑی لاگت سے شاہ ابرویز کے عہد مین تعمیر ہوئے تھے آنحضرتؐ کی ولادت کی شب سد کے ٹوٹ جانے پر کسریٰ نے افسوس کرکے کہا آن شکست

وَسَاءَ سَاوَةَ أَنْ غَاضَتْ بُحَيْرَتُهَا
وَرُدَّ وَارِدُهَا بِالْغَيْظِ حِيْنَ ظَمِي

ساء احزن ساوۃ مدینۃ من مدن الفارس وھی بین ھمدان وری المراد بھا اھلھا غاضت بحیرتھا غار ماءھا الغیظ الغصۃ المعنی احزن اھل مدینۃ ساوۃ غور ماء بحیرتھا فی تلک اللیلۃ فرجع الذی وردھا بالغصۃ لحرمانہ من الماء الذی جاء لیستقی منھا حین عطش

ترجمہ شہر ساوہ کے لوگون کو اس بات سے رنج ہوا کہ اسکا عظیم الشان تالاب (دفعتہً) سوکھ گیا پس جو شخص تشنہ کام اُس تالاب پر جاتا (مایوس اور) خشمگین وہان سے واپس آتا بیان کیا جاتا ہے کہ یہ تالاب بہت متقدس تھا اہل فارس یعنی مجوسی یہان پرستش

شہر ساوہ همدان و ری کے درمیان ہے

Marfat.com

کرتے تھے۔ اسکے کنارونپر عمدہ اور عالیشان انکے عبادت گاہ اور
آتشکدے بنائے گئے تھے پس تالاب کے خشک ہوجانے سے وہ
سب برباد ہو گئے

كَأَنَّ بِالنَّارِ مَا بِالْمَاءِ مِنْ بَلَلٍ
حُزْنًا وَبِالْمَاءِ مَا بِالنَّارِ مِنْ ضَرَمِ

المعنى كانما تبدلت الصفات فانتقل بلل الماء الى النار
فخمدت وانتقل التهاب النار الى الماء فجف ووقع هذا
من اجل الحزن على بطلان عزتها وحرمتها ترجمہ گویا آتش
وآب کی طبیعتوں میں بسبب انکی حرمت زائل ہوجانے کے افسوس کے باعث
تبدیلی واقع ہوگئی (پانی کی رطوبت یانی آگ میں منتقل ہوگئی (اسوجہ سے
آگ بجھ گئی) اور آگ کی سوزش پانی میں آئی تاکہ پانی خشک ہوکر
بخار کی شکل میں غائب ہوگیا

وَالْجِنُّ تَهْتِفُ وَالْأَنْوَارُ سَاطِعَةٌ
وَالْحَقُّ يَظْهَرُ مِنْ مَعْنًى وَمِنْ كَلِمِ

سمي الجن جنا لاستتارهم عن الناس من جنة الابصار
وهتف صاح من حيث لا يراه السامع ساطعة لامعة
انوار جمع نور فالحق ظهر من معنى اى بلسان الحال كالانوار

وغیرھا من کلم ھتف الجن وبشارات الانبیاء علیھم السلام

ترجمہ اور جن (آنحضرتؐ کی میلاد کی) غائبانہ خبر دیتے ہین اور نور جابجا درخشان ہے پس حق اشارۃً اور علانیۃً ظاہر ہو رہا ہے بیان کیا جاتا ہے کہ جنون کے اشعار نعتیہ آنحضرتؐ کی شان مین غائبانہ ولادت کی شب سنائے گئے تھے آنحضرتؐ کی والدہ ماجدہ فرماتی ہین کہ جب آنحضرتؐ میرے ہاتھونپر تھے اسقدر انوار اُسوقت روشن تھے کہ مشرق و مغرب کے ممالک مجھے صاف نظر آگئے اور روم کی حویلیان بخوبی مین نے دیکھ لی

عَمُوا وَصَمُّوا فَاِعْلَانُ الْبَشَائِرِ لَمْ
تُسْمَعْ وَبَارِقَۃُ الْاِنْذَارِ لَمْ تُشَمِ

عموا لم یبصروا وصموا لم یسمعوا اعلان اظہار بشائر جمع بشارۃ وھی الخبر المورث للسرور بارقۃ لامعۃ ای برق انذار تخویف لم تشم لم تنظر من شام البرق اذا نظر الیہ المعنی لم یبصروا ولم یسمعوا البشائر التی انبئت عن قدوم النبی صلعم لم ینتفعوا بھا ولم ینظروا الی برق التخویف ترجمہ اُسوقت (ایسے لوگ بھی تھے جو کہ باوجود ان علامتون کے) اندھے اور بہرے ہوگئے اسلیئے کہ اُن خوشخبریونکی

Marfat.com

خوش گوار آواز کو انھون نے نہ سنا اور نہ وہ ڈرانے والی بجلی کی چمک اُن کو نظر آئی یعنی اُن علامتوں سے اونھون نے فائدہ نہ اُٹھایا

مِنْ بَعْدِ مَا اَخْبَرَ الْاَقْوَامَ كَاهِنُهُمْ
بِاَنَّ دِيْنَهُمُ الْمُعْوَجَّ لَمْ يَقُمِ

من متعلق بقوله عموا وصموا الكاهن من يخبر عن اخبار الغيب دين طريق المعنے جحدوا من بعد ما اعلمهم كاهنهم بان ما هم عليه من الدين معوج لا قيام له عند مبعث النبی ترجمہ دیسنر باوجود اسکے کہ اُن کو اُنکے پیشین گو نے اسبات سے آگاہ کردیا تھا کہ اُن کا ٹیڑھا دین راستیا وہ نہ ٹھہر سکیگا

وَبَعْدَ مَا عَايَنُوا فِي الْاُفْقِ مِنْ شُهُبٍ
مُنْقَضَّةٍ وَفْقَ مَا فِي الْاَرْضِ مِنْ صَنَمِ

عاينوا شاهدوا الافق اطراف السماء التى ترى مماسة للارض الشهب جمع شهاب منقضة ساقطة وفق ما مثل ما المعنى تعاموا وتصاموا بعد مشاهدتهم الشهب الساقطة من السماء كما اصبحت الاصنام منكبة تلك الليلة ترجمہ اور بعد ازآن کہ اُنھون نے آسمان سے ولادت کی شب تارون کو گرتے ہوئے دیکھا تھا جسطرح زمین پر بت بھی

Marfat.com

سر کے بل گرے ہوئے اون کو نظر آیے تھے

حَتّٰى غَدَا عَنْ طَرِيقِ الْوَحْيِ مُنْهَزِمٌ
مِنَ الشَّيَاطِينِ يَقْفُو اِثْرَ مُنْهَزِمِ

الوحي الكلام الخفي والاشارة والرسالة والالهام المنهزم الهارب يقفو يتبع اثر بعد المعنى تلك الليلة لم تزل الشهب منقضة على الشياطين الذين كانوا يسترقون السمع من الملائكة ويخبرون الكهان الى ان هربوا عن السماء التي هي طريق الوحي **ترجمہ** دگرنے والے تارون کی بارانی اسقدر شدید ہوئی) کہ شیاطین یکی بعد دیگری وحی کی شاہ راہ چھوڑکر بھاگ نکلے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ شب ولادت شیاطین پر جو کہ اطراف آسمانون کیطرف جاتے اور وحی کے خبر لاکر زمین کو لوگون کو کسی نہ کسی پیرایہ سے سناتے تھے شعلہ ہائے آتش پھینکے گئے یہانتک کہ غیبی خبرون کی راہین مسدود ہوگئین

معاجز نبویہ

كَأَنَّهُمْ هَرَبًا أَبْطَالُ أَبْرَهَةٍ
أَوْ عَسْكَرٌ بِالْحَصٰى مِنْ رَاحَتَيْهِ رُمِي

الابطال جمع بطل وهو الشجاع ابرهة معناه بلسان

الحبشة ابيض الوجه كان ملك يمن عسكر جيش الحصى
حجارة صغيرة الراحة بطن الكف الضمير في رمى راجع الى
عسكر المعنى مثل الشياطين في حال هزمهم عن طرائق الوحي
مثل شجعان ابرهة الذين رمتهم الابابيل بالحجارة او
مثل عسكر الكفار في غزوة البدر اذ قذف رسول الله
صلعم براحتيه الحصى في وجوههم بامر الله فانهزموا ترجمہ

وہ شیاطین بھاگ گئے ہیں گویا شاہ ابرہہ کی دلیر سپاہ کے مانند تھے یا
مانند اُس فوج (کفار کے) تھے جو کہ آنحضرت کے ہر دو دست مبارک
سے مٹھی بھر کنکر اسکی طرف پھینکے جانے سے فرار ہوگئی تھی۔

اشارہ اول مصرع میں اصحاب الفیل کے قصہ کی طرف ہے جسکا حال
یہ ہو کہ ابرہہ بن الحارث شاہ یمن نے جو کہ تبع کے لقب سے مشہور تھا
اپنے ملک کے عرب کو حج کا اہتمام کرتے ہوئے دیکھکر دریافت کیا کہ یہ
لوگ کہاں جانے کی تیاری کرتے ہیں۔ کہا گیا کہ مکہ میں خانہ خدا کے
حج کا اُن کو ارادہ ہو۔ ابرہہ نے کہا کہ وہ کیا ہو جواب دیا گیا کہ وہ
پتھر سے بنا ہوا مکان ہو۔ ابرہہ نے کہا کہ میں تمھارے لئے اس سے
بہتر مکان بنواؤنگا۔ چنانچہ اُسی شہر صنعا میں شاندار مکان سنگ مرمر
سفید و سیاہ و زرد سے بنوایا جسمیں مختلف قسم کے بیش قیمت پتھر سے

Marfat.com

بچی کاری کا کام اعلیٰ درجہ کا کیا گیا تھا پھر اُسنے اس ارادہ سے کہ آئندہ عرب
اس مکان کا حج کریں اُن کو حج کے لئے مکہ جانے سے روکا۔ عرب مین
اس خبر کے شائع ہونے سے عام بد دلی پھیل گئی نوبت بدین رسید کہ
قبیلۂ کنانہ سے ایک شخص ابرہت کی اُس حرکت سے خفا ہو کر اُس مکان مین
داخل ہوا اور حاجت انسانی وہان رفع کر کے چرکین سے اُس کے در و دیوار
کو غلیظ کر دیا اور اپنے وطن کو چلا گیا اِس مکان کی توہین کے سبب ابرہتہ
کے غصہ کی کوئی انتہا نہ تھی۔ اِسنے حلف اوٹھایا کہ مین اسکی پاداش مین
خانۂ کعبہ کی اینٹ سے اینٹ بجا دونگا۔ اُسنے حبشہ کے شاہ نجاشی کو
خط لکھا اور اِس واقعہ سے آگاہ کیا اور اُس سے اسکے خاصہ کا ہاتھی
طلب کیا۔ ہاتھی کے آنے پر وہ اسپر سوار ہو کر ساٹھ ہزار کی فوج لیکر خانۂ
کعبہ کے ہتک کے لئے چلا۔ ابو رغال اسکا رہنما تھا جسکا مقام مغمس مین
انتقال ہو گیا۔ عرب نے اسکی قبر کو سنگسار کیا اسلئے کہ ابرہت کا اسکی اس
بڑی مہم مین رہنما ہونے کے باعث عرب مین وہ بدخواہ ملک سمجھا گیا
تھا ابرہتہ نے اسود بن مقصود کو مکہ کیطرف روانہ کیا اُسنے راستہ مین
اہل مکہ کے مویشی و اونٹ وغیرہ مال لوٹ لیا جنمین دو سو اونٹ جناب
رسالتمآب کے دادا حضرت عبد المطلب کے تھے۔ اسکے بعد ابرہتہ نے
حمیر خاندان کے ایک شخص مسمّیٰ حناطہ کو مکہ اسلئے بھیجا کہ وہ قریش کے سردار

حضرت

Marfat.com

حضرت عبدالمطلب سے صاف طور پر اعلان کردی کہ ابرہتہ کی آمد والیانہ نہین ہے بلکہ وہ اس خانہ کعبہ کے توڑنے کی غرض سے آرہا ہے۔ پس اگر تم مجکو اس امر سے حائل اور مزاحم نہ ہوگے تو مجھے لڑائی کی ضرورت نہین ابرہتہ کے سفیر کی گفتگو حضرت عبدالمطلب نے سنکر فرمایا کہ خدا کی قسم ہم بھی تمھارے شاہ سے لڑنا نہین چاہتے اسلئے کہ یہ خانہ خدا ہے اور اسکے دوست حضرت ابراہیم کا گھر ہے۔ سفیر نے حضرت عبدالمطلب سے اسکے ہمراہ شاہ ابرہتہ کے پاس چلنے کی درخواست کی حضرت عبدالمطلب جب ابرہتہ کے دربار مین تشریف لائے آپکی وجاہت کے باعث ابرہتہ تعظیم وتوقیر سے پیش آیا۔ اور کہا کہ کیا چاہتے ہو آپنے فرمایا کہ تیری سپاہ نے میرے دوسو اونٹ لوٹ لئے ہین ان کو واپس کردے ابرہتہ نے حیرت زدہ ہوکر کہا کہ آپ اپنے اونٹ واپس ملنا چاہتے ہین مگر اس گھر کی نسبت جسپر آپکے اور آپکے بزرگون کے دین کا دارومدار ہے آپ مجھ سے کچھ نہین چاہتے آپ نے کہا کہ مین اونٹ کا مالک ہون اور اس گھر کا رب ہے جو اسکو بچائیگا۔ غرض حضرت عبدالمطلب اپنے اونٹ لے آئے ابرہتہ نے جب مکہ مین داخل ہونیکی تیاری کی تو اسکا ہاتھی بیٹھ گیا فیلبان نے اسکو مارا مگر اسنے حرکت نہ کی۔ مگر جب وہ اسکو اور جانب چلاتے تو وہ اوٹھکر اسطرف دوڑنے لگتا اگر مکہ کی جانب وہ چلایا جاتا تو فوراً

بیٹھ جاتا پھر خدائے پاک نے اپنے اور اپنے خلیل کے گھر کی حفاظت
کے لئے ابابیل نامی چھوٹے پرندون کے لشکر کو بھیجا - ہر ایک پرند کے
ساتھ مسور یا چنے کے دانہ کی مقدار کے تین کنکر تھے ایک کنکر اسکے چونچ مین اور ایک
ایک کنکر ہر دو پاؤن مین پرند جب یہ کنکر ابرہت کی سپاہ پر پھینکتے تو اونکے سر سے گذر
کر اُنکا کام تمام کر دیتے - غرض ابرہتہ کی فوج کا معتدبہ حصہ اسطرح ضائع
ہوا - جو بچ نکلے وہ سب رستون مین انواع واقسام کی تکالیف سہ
سہکر ہلاک ہو گئے - ایک کنکر ابرہتہ کو لگا - اُسنے عبرتناک اثر کیا کہ اسکے
اعضاء ایک بعد ایک کے گر گئے وہ اسی حالت زار مین صنعا لایا گیا جہان
سے عذاب ابدی کیطرف رخصت ہوا اسی سال ۱۲ ربیع الاول روز دوشنبہ
حضرت آفتاب رسالت پیدا ہوئے اس سال کو عرب عام الفیل یعنی
صاحبان فیل کی یورش کا سال کہتے ہین آنحضرت کے جد اعلیٰ حضرت
عبد المطلب کا قول صادق ثابت ہوا کہ خدائے پاک نے اپنے گھر کی حفاظت
اسطور پر کی کہ جسکی نظیر تاریخ عالم مین نہین ہے - دوسرے مصرع مین اشارہ
اصحاب البدر کے قصہ کی طرف ہے اور وہ آنحضرت کے معجزون مین
سے ہے - آنحضرت نے کفار کے لشکر کو ظفریاب ہوتے دیکھکر مٹھی پر
مٹی اُنکی طرف پھینکی اور فرمایا کہ شاہت الوجوہ یعنی سیاہ ہون اُنکے منہ
پس دشمنون مین کوئی ایسا نہ تھا کہ جسکی آنکھ مین اس مٹی کے ذرون نے

Marfat.com

اثر نہ کیا ہو۔ غرض اسطور پر خدائے پاک نے اپنے پیغمبر کو ظفر بخشی۔ دشمنوں کو شکست ہوئی یہ اسلام میں پہلی اور سب سے زیادہ خونریز لڑائی تھی۔ اس نے اسلام کی قسمت کا فیصلہ کر دیا کہ اسلام تا ابد زندہ رہنے والا ہے۔

نَبْذًا بِهِ بَعْدَ تَسْبِيحٍ بِبَطْنِهِمَا
نَبْذَ الْمُسَبِّحِ مِنْ أَحْشَاءِ مُلْتَقِمِ

نبذا مصدر وھی علی غیر لفظہ او ھو مصدر فعل محذوف وھو نبذ بہ ای بالحصی الاحشاء ما انضمت علیہ الاضلاع وقیل الامعاء المراد بالمسبح یونس ع وبالملتقم الحوت الذی ابتلع یونس المعنی رمی النبی بذلک الحصی بعد ان سبح فی بطن راحتیہ کما سبح یونس فی بطن الحوت الذی التقمہ لما القی فی البحر ترجمہ (آنحضرت نے) جب کنکروں کو دشمنوں کی طرف) پھینکنے (کی غرض سے زمین سے اپنے دست مبارک) میں دبا دی تو وہ کنکر گویا اپنی خوش قسمتی پر نازاں ہو کر (بطور شکریہ کے) تسبیح کرنے لگے (یا یہ کہ دشمنوں کی شکست کا کام ان سے لیا جانے [illegible] یونس کے پیٹ سے [illegible] زمین پر پھینکے گئے تھے۔ حضرت یونس [illegible] قصہ

یہ ہے کہ آپ شہر نینوا مین مبعوث ہوئے تھے آپ نے اپنی قوم بت پرست کو خدائے پاک کے عبادت کی طرف ہدایت کی مگر وہ اپنے اصلی عقیدہ پر مصر رہے - آخرش حضرت اُس قوم کے راہ راست پر آنے سے نا اُمید ہو گئے اور غضبناک ہو کر اُنسے جدا ہوئے - خدائے پاک نے اُس قوم پر بسبب اُنکے کفر کے عذاب نازل ہونے کے آثار ظاہر فرمائے جن سے اُن کو یقین ہو گیا کہ عنقریب عذاب واقع ہو گا اور تائب ہو کر نہایت انکساری اور خلوص قلبی کے ساتھ دربار احدی مین اپنے گناہون کی معافی کے لیئے سربسجود ہوئے - حضرت یونسؑ کی پیغمبری کا اقرار کیا - خدائے پاک نے اُنسے درگذر فرمایا حضرت یونسؑ کو بجائے عذاب کے نزول رحمت ایزدی پر تعجب ہوا اور اس قوم مین واپس جانا پسند نہ کیا جسنے آپکو جھوٹا جانا تھا مگر آپ کا یہ فعل خدائے پاک کے نزدیک پسندیدہ ثابت نہ ہوا حضرت یونسؑ پریشان اور رنجیدہ سمندر کے کنارے پار ہونیکے ارادہ سے کھڑے تھے اتفاقاً وہان ایک کشتی تیار تھی - اہل کشتی کو آپ پر رحم آیا اور اس مین سوار کر لیا قضارا تھوڑی دور چلکر طوفان برپا ہوا اور کشتی کے غرق ہونیکا اندیشہ ہوا - اہل کشتی نے اس وقت کہا کہ اسمین کوئی خطاکار شخص موجود ہے - یونسؑ نے کہا کہ درحقیقت مین خطاکار ہون کہ خدائے پاک کا بندہ برگزیدہ ہو کر بغیر اسکی اجازت کے

Marfat.com

اسمین سوار ہون پس مین سمندر مین ڈالدئے جانیکے قابل ہون. لوگون نے کہا کہ قرعہ ڈالا جائے چنانچہ تین دفعہ قرعہ ڈالا گیا اور تینون مرتبہ یونسؑ کا نام آیا مجبوراً اہل کشتی نے حضرت یونسؑ کو سپرد آب کیا۔ ایک مچھلی موجود تھی اُن کو نگل گئی یہ واقعہ شب کو ہوا۔ یونسؑ پر تین تاریکیان تھین شکم ماہی۔ اور سمندر کا عمق اور شب تار۔ مچھلی کو حکم ایزدی صادر ہوا کہ یہ میرے برگزیدہ بندی ہین ایک مدّت تک اپنے شکم مین محفوظ میری ودیعت تصور کرنہ کہ غذا۔ حضرت یونسؑ نے شکم ماہی مین اپنے خطا کا اعتراف کیا اور لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ کی تسبیح کی چالیس روز بعد خدائے پاک نے توبہ قبول کی اور مچھلی کو اپنی ودیعت کنارہ پر اُگل دینے کا حکم فرمایا آپ کا حال اسوقت بچۂ نومولود کے مانند تھا عنایت ایزدی نے درخت کدو کے پتونسے یونسؑ کے جسم کو محفوظ کردیا۔ خدائے پاک نے آپکو وحی بھیجی کہ اے یونسؑ تم اپنی قوم سے جا ملو وہ تمھاری مشتاق ہے۔ غرض آپ پھر اپنے وطن مین داخل ہوگئے

لَا تُنْكِرِ الْوَحْيَ مِنْ رُؤْيَاهُ اِنَّ لَهٗ
قَلْبًا اِذَا نَامَتِ الْعَيْنَانِ لَمْ يَنَمِ

المعنی لا تنکر کون رویاہ وحیًا لان لقلبہ یقظة دائمة

حتی اذا نامت عیناہ ما نام قلبہ فانہ مھبط الوحی وقد
شق وطھر وملیٔ حکمۃ فصار یقظانا دائما ترجمہ آنحضرت کے
خوابین (ابتدأ وحی کے نزول کا انکار نہ کر اسلئے کہ آنحضرت کا دل مشکاۃ
نور ازل ہمیشہ) بیدار رہتا اگرچہ دونوں آنکھیں بظاہر خفتہ نظر آتین

وَذَاكَ حِيْنَ بُلُوْغٍ مِنْ نُبُوَّتِهٖ
فَلَيْسَ يُنْكَرُ فِيْهِ حَالُ مُحْتَلِمِ

ذالک ای ذالک الوحی ینکر بجحد محتلم من حُلُم وھو الرؤیا و
حلم فی نومہ واحتلم وتحلم رأی الرؤیا فی النوم وھذا یکون
حین البلوغ والمراد بالمحتلم ھنا البالغ للنبوۃ البلوغ بلوغان البلوغ
الجسمانی والبلوغ الروحانی فالجسمانی صیرورۃ الانسان
بحال لو وقع المباشرۃ یکون النسل والروحانی صیرورۃ
الانسان بحال لو نظر اللہ الیہ اوحی الیہ المعنی فاتاہ الوحی حین
بلغ بلوغا روحانیا فلا ینکر فیہ وحی لانہ من مقتضیات
البلوغ الروحانی کما ان البالغ بلوغا جسمانیا لو قال احتلمت
لا ینکر فکذا البالغ بلوغا روحانیا لو قال اوحی اللہ الیّ
ینبغی ان لا ینکر ترجمہ اور یہ (وحی خواب کے پیرایہ مین آپ پر
اسوقت نازل ہوئی کہ) جب آپ نے (روحانی) بلوغ حاصل کیا

بحر

Marfat.com

پس آپ میں (روحانی) بلوغ کی حالت کا (یعنی نزول وحی) کا انکار نہ ہونا چاہئے (اسلئے کہ بلوغ روحانی وحی کا مقتضی ہے۔ جسطرح بلوغ جسمانی مقتضی نسل کا ہے)

تبارك الله ما وحي بمكتسب
ولا نبي على غيب بمتهم

تبارك تنزه تقدس او كثر خيره مكتسب حاصل بالاكتساب منهم مكذب المعنى تعالى وتنزه الله وكثر خيره ان الوحى لا يكتسب بل هو تخصيص من الله من يشاء من عباده كما قال الله تعالى والله اعلم حيث يجعل رسالته واخبار النبي عن انباء الغيب مصدق لانه وحي ظهره الله عليه

ترجمہ تنزیہ خدائے پاک کے لئے (خدائے پاک اپنی مخلوق کے لئے نفع رسان ہے) وحی ایک ایسی صفت ہے کہ جسکا کوشش سے حاصل ہونا نا ممکن ہے (خداہی بہتر جانتا ہے کہ تبلیغ رسالت کا اہم کام کہاں سپرد کیا جائے) اور نہ پیغمبر حق کی اسرار غیبی کے اظہار میں تہمت ...

داسلئے کہ وہ اسرار پیغمبر حق پر ذریعہ وحی کے نازل ہوتے ہیں

كم ابرءت وصبا باللمس راحته
واطلقت اربا من ربقة اللمم

Marfat.com

كم مرات كثيرة ابرئت شفت وصب مريضا للمس الملمس
راحته كفا طلقت حلت ارب ذو حاجة ربقة عقدة
اللمم الجنون ترجمہ کئی مرتبہ آنحضرت کے دست (مبارک) نے
بیمار کو صرف چھونے سے شفا بخشی اور مجنون کو قید دیوانگی سے رہا کیا
ذکر ہے کہ احد کی لڑائی مین قتادہ کی آنکھ کسی وجہ سے باہر نکل کر اُسکے
رخسار پر گری وہ دوان دوان جناب رسالت پناہی مین حاضر ہوا اور
عرض کی یا رسول اللہ مجھے میری بیوی سے بہت محبت ہے اب مجھے
ڈر ہے کہ جب وہ مجھکو اس حالت مین دیکھیگی تو میری محبت اُسکے دل سے
زائل ہو جائیگی۔ جناب رسالت پناہی نے اسکی آنکھ اپنے دست مبارک
مبارک مین لیکر اُسکی جگہ معین پر رکھکر خدائے پاک کے دربار مین اسطرح
دعا کی اے خداوندا اِس آنکھ کو خوبصورتی کی خلعت بخش۔ پس وہ
بہترین آنکھ ہو گئی۔ محمد بن حاطب کا ہاتھ جل گیا تھا۔ جناب رسالت پناہ
نے دست مبارک پھیرا اور اسکو فوری شفا ہو گئی شرجبیل الجعفی کی ہتیلی
مین گلٹی تھی جس سے وہ تلوار اور گھوڑے کی باگ نہ پکڑ سکتا۔ شرجبیل نے
دربار رسالت پناہی مین اپنے اس مرض سے شفا چاہی آنحضرت نے
اپنے دست مبارک سے اُس گلٹی کو تمام و کمال زائل فرما دیا ایک
عورت نے اپنے لڑکے کو حضرت رسالت پناہی مین حاضر کیا اسکو جنون

Marfat.com

کاعارضہ تھا۔ آنحضرتؐ نے دست مبارک اُسکے سینہ پر پھیرا اُسکو قے ہوئی اور راوسمین سیاہ ٹکڑے نکل آئے جس سے اُسکو کامل صحت ہوگئی

وَاَحْيَتِ السَّنَةَ الشَّهْبَاءَ دَعْوَتُهُ
حَتّٰى حَكَتْ غُرَّةً فِي الْاَعْصُرِ الدُّهُمِ

احيت اخصبت السنة العام الشهباء قليلة المطر لا نصرة من النبات فيها و لا تغيمت السماء فيها من الاشهب وهو الفرس الذي يغلب بياضه على سواده سميت السنة شهباء لغلبة بياض الارض الذي يكون لفقد النبات على سوادها الذي يكون بالنبات دعوته استسقائه حكت شابهت غرة احسن كل شئ وبياض في جبهة الفرس وذلك البياض محمود الاعصر جمع عصر دهر الدهم جمع ادهم وهو الفرس الذي غلب سواده على بياضه سمي الزمان ادهم لغلبة سواد الارض بالنبات على بياضها العدا النبات المعنى اخصب الله السنة الخالية من الزرع ببركة دعائه حتى صارت احسن الازمان ترجمہ اور آنحضرتؐ کی دعا نے قحط زدہ سال کو زندہ کردیا پس وہ اسقدر (سرسبز ہوا کہ) وہ اُن سالہائے سرسبز کی پیشانی میں (جنمین نباتات

کی کثرت کی وجہ سے سبزی مائل بسیاہی تھی، سفید نشان کے مانند ممتاز نظر آنے لگا۔

کہا جاتا ہے کہ ایک دفعہ خشک سالی عرب مین واقع ہوئی۔ ایک جمعہ کو آنحضرت مسجد مین خطبہ پڑھ رہے تھے کہ ایک شخص نے عرض کی کہ یا رسول اللہ عرب خشک سالی سے تنگ آ گئے اُنکے اونٹ وغیرہ مویشی ہلاک ہو گئے۔ قافلون کی آمد و رفت بند ہے دعا کیجیے کہ خدائے پاک رحمت نازل کرے آپ نے عرب کی خستہ حالی سنکر فوراً دعا کے لئے ہاتھ اوٹھائے اور تین مرتبہ کہا کہ اے پروردگار عالم بارش نازل فرما آنحضرت نے دعا فرمائی اسوقت آسمان بالکل صاف تھا آنحضرت کی دعا ختم ہونے بھی نہ پائی تھی کہ ابر محیط آسمان نظر آیا اور خوب ہی برسا۔ ایک ہفتہ مسلسل بارش ہوئی کہ دوسرا جمعہ آ گیا۔ آنحضرت خطبہ پڑھتے تھے کہ اُسی شخص نے حاضر ہو کر عرض کی کہ یا رسول اللہ مکانون اور دیگر اموال کو سخت نقصان پہنچا اب تو بارش کے روکنے کی دعا فرمایئے آنحضرت نے ہاتھ اوٹھا کر دعا فرمائی کہ اے پروردگار عالم تو بارش بطور رحمت کے نازل فرما نہ کہ بطور عذاب کے۔ دفعتہً بارش تھم گئی اور آفتاب نکل آیا۔

ذکر ہے کہ ایکمرتبہ مکہ مین دو سال بارش نہ ہوئی۔ قحط سے اہل مکہ پریشان ہو کر حضرت عبد المطلب کے پاس آئے اور استسقاء کی درخواست

Marfat.com

کی۔ عبد المطلب نے اپنے فرزند ابا طالب سے حضرت رسالت پناہی کو
حاضر کرنے کے لئے فرمایا۔ آنحضرتؐ اسوقت شیر خوار بچے تھے۔ ابو
طالب نے آنحضرتؐ کو عبد المطلب کے ہاتھوں پر رکھا۔ عبد المطلب نے آنحضرت
کو آسمان کی طرف اوٹھا کر دعا کی اے خدائے پاک اس بچہ کے حق کی بدو
ہم پر بارش نازل کر آنحضرتؐ ہنوز اپنے جد اعلیٰ کے مبارک ہاتھوں پر تھے کہ
بارش ہوئی اور ایسی شدید ہوئی کہ اونکو مسجد معرض خطر مین نظر آئی ابو طالب
نے یہ مشہور شعر پڑھا۔ وَاَبْیَضُ یُسْتَسْقَی الْغَمَامُ بِوَجْهِهِ

ثِمَالُ الْیَتَامٰی عِصْمَةٌ لِلْاَرَامِلِ

بِعَارِضٍ جَادَ اَوْ خِلْتَ الْبِطَاحَ بِهَا
سَیْبًا مِنَ الْیَمِّ اَوْ سَیْلًا مِنَ الْعَرِمِ

اجیبت بعارض ای بسحاب جاد فاض او بمعنی حتی خلت
ظننت البطاح جمع ابطح الاودیة المتسعة التی فیها
دقاق الحصی السیب الفیض بعد الامتلاء الیم البحر السیل
جریة الماء العرم الذی یمسک ویسد الماء من بناء وغیره
وهو السکر المعنی اخصبت السنة بالسحاب الذی همی
ببرکته حتی ظننت ان بالاودیة المتسعة التی سالت بالمطر
سیلا من البحر او سیلان الماء من السد المنبثق ترجمہ رقحط

Marfat.com

سالی خوشحالی سے مبدل ہوگئی، بذریعہ ابر کے (جوکہ اسقدر شدت سے برسا) کہ وادیوں مین سمندر کی طغیانی یا شہر سبا کے مشہور سدآب کے شکستہ ہونے پر سیلاب کا خیال آگیا عرم سے مراد وہ سَدِّ آب ہے کہ جسکو یمن مین شہر سبا کی ملکہ بلقیس نے بصرف کثیر تعمیر کرایا تھا۔ اُس سد کے دونون جانب شاداب باغات سے آباد تھے۔ مگر اہل سبا نے خدائے پاک کی نعمتون کی بجائے قدر کرنیکے اُنکا کفر کیا سد ٹوٹ گیا اور ان کے سرسبز باغات تہ آب ہوگئے۔ اطراف و اکناف کی وادیون مین بھی پانی کثرت سے جمع ہوگیا جس سے عام آفت نازل ہوئی۔

جَآئَتْ لِدَعْوَتِهِ الْاَشْجَارُ سَاجِدَةً
تَمْشِیْ اِلَيْهِ عَلٰی سَاقٍ بِلَا قَدَمِ

جائت اتت لدعوتہ لطلبہ الاشجار جمع شجرۃ ساجدۃ خاضعۃ واضعۃ رؤس الاغصان علی الارض کالساجد الساق ما بین الکعب و الرکبۃ من الحیوان و من الشجرۃ الجذع الذي من تحت فروعها بلا قدم لا قدم لها ترجمہ آنحضرت کے ارشاد سے درخت اپنی شاخون کو سرنگون کئے ہوئے بلکہ تنون کے بل بغیر پاؤن کے دربار نبوت پناہی مین حاضر ہوئے

Marfat.com

اِس سے آنحضرتؐ کے ایک کرشمہ کی طرف اشارہ ہےاور وہ یہ ہے
کہ ایک مرتبہ ایک اعرابی نے آنحضرت سے ثبوت پیغمبری چاہا -
آنحضرتؐ نے اُس سے فرمایا کہ جا اُس درخت سے کہہ کہ تجھکو رسول اللہ
بلاتے ہین - درخت کو اعرابی کے پیغام نبوی پہنچانے پر داہنے اور
بائین جانب سے اور آگے اور پیچھے سے اسقدر جنبش ہوئی کہ اُسکی
جڑین باہر نکل آئین - درخت اپنی جڑون کو زمین پر گھسیٹتا ہوا حکم نبوی
کی تعمیل کے لئے تنہ کے بل چلا اور آنحضرتؐ کے سامنے کھڑا ہوگیا -
اور کہا اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یارسول اللہ - اعرابی نے آنحضرتؐ سے
اُسکے واپس جانے کی خواہش ظاہر کی - چنانچہ وہ اپنی جائے نمو کیطرف
واپس ہوا اور بیان کیا جاتا ہے کہ آنحضرتؐ نے قریش کے مظالم کی
دربار ایزدی مین شکایت کی اور اپنی جان معرض خطر مین ہونے کا
اندیشہ ظاہر کیا - اگرچہ خدائے پاک نے آنحضرت سے اپنے نور کے باوجود
دشمنون کی مخالفت کے تمام وکمال روشن ہونے کا وعدہ فرمایا تھا
تاہم اطمینان دل پریشان کے لئے آنحضرتؐ نے اُس میعاد نزول
کے پورا ہونے کی نسبت علامت چاہی - خدائے پاک نے وحی نازل کی
کہ اے محمدؐ فلان وادی کا قصد کرو وہان ایک درخت ہے جسکی شاخ
کو اپنے پاس حاضر ہونے کا حکم دو - آپ نے اُس غیبی حکم کے مطابق عمل کیا

Marfat.com

شاخ درخت سے جدا ہو کر عجیب و غریب خط صفحۂ زمین پر تحریر کرتی ہوئی آنحضرتؐ کے سامنے کھڑی ہو گئی اُسی خط کی طرف دوسرے شعر مین اشارہ ہے اسکو اپنی جگہ واپس ہونیکا حکم ہوا جسکی تعمیل بھی اُسنے اسی خضوع سے کی آنحضرتؐ کا اندیشۂ خطر دور ہو گیا

كَاَنَّمَا سَطَرَتْ سَطْرًا لِّمَا كَتَبَتْ
فُرُوْعُهَا مِنْ بَدِيْعِ الْخَطِّ فِي اللَّقَمِ

اللقم وسط الطريق المعنى كانما الاشجار سطرت بساقها في حال مشيها سطرًا لما كتبته اغصانها من الخط الغريب الذي لم يرمثله ترجمہ درختون نے اپنے تنون سے گویا سطر کا کام لیا اُس عجیب و غریب تحریر کے لئے جسکو اُنکی ڈالیون نے رستہ مین لکھی تھی۔

مِثْلَ الْغَمَامَةِ اَنّٰى سَارَ سَائِرَةً
تَقِيْهِ حَرَّ وَطِيْسٍ لِّلْهَجِيْرِ حَمِيْ

الغمامة السحابة انى في اى موضع تقيه تكلاء النبي الوطيس التنور حمي الوطيس اشتد حره الهجير والهاجرة وسط النهار المعنى قد سخر الله تعالى لنبيه الاسافل مثل الاشجار التى جائت ساجدة والاعالى مثل الغمامة التى اضحت له وقاية

Marfat.com

عن شدۃ الحرو سط النہار ترجمہ (آنحضرتؐ کا حکم بجالانے مین درختون کو عذر نہ تھا اسیطرح اُنسے بالاتر چیزین بھی آنحضرتؐ کے زیر فرمان تھین) مانند ابر کے جو کہ جہان جہان آپ تشریف فرما ہوتے (سایہ فگن رہتا اور) آنحضرتؐ کو وقت نیم روز گرم تنور کی حرارت کے مانند سخت گرمی سے بچاتا اس سے ایک مشہور واقعہ کی طرف اشارہ ہے کہ آنحضرتؐ کے چچا ابو طالب نے مع بزرگان قریش شام کا سفر کیا۔ آنحضرتؐ بھی آپکے ہمراہ تھے۔ اثنا سفر مین قافلہ کا گذر قوم عیسائی کے مذہبی پیشوا مسمّٰی بحیرا کی خانقاہ کے قریب سے ہوا۔ حسب معمول وہان منزل کی گئی۔ قریش کے قافلے اس سے پہلے وہانسے گذرتے مگر بحیرا اپنے خانقاہ سے نہ نکلتے۔ اس مرتبہ وہ خانقاہ سے باہر آئے اور جسجگہ جناب رسالتمآبؐ تشریف فرما تھے وہان آکر آنحضرتؐ کو بغور دیکھا اور کہا کہ یہ تمامی عالم کے سردار ہین۔

بزرگان قریش نے بحیرا سے کہا کہ یہ بات آپکو کیونکر معلوم ہوئی بحیرا نے کہا کہ آپ سب جب اس منزل پر آرہے تھے اُسوقت مجھے قافلہ کے سرپر ایک ابر سایہ کرتا ہوا نظر آیا وہ اس بچہ کے بخت رسالی علامتونسے ہے۔ بحیرا نے ان عزیز القدر مہمان کی خاطر سارے قافلہ کی مہمانی کے لیئے کھانا تیار کروایا کھانا فرودگاہ پر لایا گیا بحیرا نے اس

Marfat.com

وقت آنحضرتؐ کو وہان نہ پایا اسلئے کہ آنحضرتؐ اور چرواہون کے ساتھ فرودگاہ سے دور اونٹون کو چرانے مین مصروف تھے آنحضرتؐ بلائے گئے۔ جب آپ تشریف لارہے تھے اوسوقت بھی ابر آپکے سر پر سایہ کئے ہوئے تھا۔ چونکہ آپ آخر مین تشریف لائے اسلئے آپ کو دھوپ مین بیٹھنا پڑا کہ درخت کے سایہ مین اور اہل قافلہ بیٹھ چکے تھے درخت کی ڈالیون نے مڑکر آنحضرتؐ پر سایہ فگن ہونیکا شرف حاصل کیا۔ بحیرا نے اہل قافلہ سے کہا کہ یہ بھی اس جلیل القدر بچہ کے بخت رسا کی علامت ہے۔ بحیرا کو یقیناً علم تھا کہ نبیٔ موعود کا وقت قریب ہوچکا ہی اور ان علامتون سے اُن کے نزدیک ثابت ہوگیا کہ یہ محمدؐ نبی موعود ہین

أَقْسَمْتُ بِالْقَمَرِ الْمُنْشَقِّ إِنَّ لَهُ
مِنْ قَلْبِهِ نِسْبَةً مَبْرُورَةَ الْقَسَمِ

نسبة مشابهة مبرورة مصدقة القسم اليمين المعنى حلفت بالقمر الذي انشق اٰية للنبي في مكة فان للقمر في الانشقاق مشابهة من قلب النبي لان قلبه قد شق فطهر فهذه المشابهة مصدقة فيها القسم ترجمہ مین اس ماہتاب کی قسم کھا کر کہتا ہون (جو کہ آنحضرتؐ کے ارشاد سے) دوپارہ ہوگیا

تھا کہ اُسکو درحقیقت (اُسکے دو پارہ ہونے مین) آنحضرتؐ کے (ہمہ نور) دل سے مناسبت ہی اور اسی مناسبت سے میرے قسم کی تصدیق ہوتی ہی کہا جاتا ہی کہ اہل مکہ نے آنحضرتؐ سے معجزہ چاہا۔ آنحضرتؐ نے چاند کی طرف اشارہ کیا اُسکے دو ٹکڑے ہوگئے ایک پہاڑ حرا کی چوٹی پر اور دوسرا اُسکے دامن مین نظر آیا۔ جناب رسالتمآب نے اہل مکہ سے اسوقت نبوت کا اقرار چاہا۔ قریش کے کفار نے کہا کہ محمدؐ نے ہماری آنکھون کو مسخر کرلیا۔ پس مناسب ہوگا کہ دور کے مسافرونسے اسکی تصدیق چاہی جائے مسافرون اور اطراف وجوانب کے باشندون نے بھی اس امر کی تصدیق کی اسپر بھی وہ کہتے تھے کہ یہ مضبوط جادو ہے حضرت رسالت پناہی فرماتے ہین کہ مین اپنی دایہ حلیمہ کے وطن مین تھا ایک مرتبہ مین اپنے رضاعی بھائی کے ساتھ بکریان چراتا تھا کہ دو شخص سفید پوش میرے پاس آئے اُن کے پاس سونے کا طشت تھا جسمین برف تھی اُن دونون نے مجھے لٹایا میرے شکم کو چاک کیا اور اس مین سے کچھ سیاہ چیز نکالکر پھینکدی۔ پھر میرے دل اور شکم کو اُس برف سے خوب دھوکر صاف کیا۔ پھر ایک نے اپنے ہاتھ مین ایک مہر لی جسکی چمک آنکھ کو خیرہ کردیتی تھی۔ اُس نور کی مہر سے میرے دل پر مہر کی جس سے میرا دل ایمان اور حکمت سے بھر گیا۔ اور اسکو اُسیکی جگہ پر رکھدیا دوسرے

Marfat.com

نے اپنا ہاتھ شگاف شکم پر پھیرا وہ فوراً مندمل ہوگیا

وَمَا حَوَى الْغَارُ مِنْ خَيْرٍ وَمِنْ كَرَمٍ
وَكُلُّ طَرْفٍ مِنَ الْكُفَّارِ عَنْهُ عَمِي

حوى جمع والخير الفضائل والكرم الفواضل المراد بهما مهجة النبي المملوءة خيرا وكرما والطرف العين المعنى ومن معاجزه ان مهجة النبي المملوءة كرما وخيرا قد لبثت في الغار وجاء الكفار حوالى الغار ينظرون فاعماهم الله عنه **ترجمہ** (آنحضرتؐ کے معاجزین سے غار کا واقعہ ہے) زہے نصیب اُس غار کے جسمین آنحضرتؐ پناہ گزین ہوئے (گویا) وہاں خیر اور کرم نے قدم رنجہ فرمایا (بسبب حفاظت خدائے پاک کے) اُن کفارون مین سے کسی ایک کی آنکھ آنحضرتؐ کو نہ دیکھ سکی (جو کہ آنحضرتؐ کا تعاقب کیئے ہوئے آئے تھے) یہ **قصہ** اسطور پر مذکور ہے کہ اسلام کو دن بدن ترقی ہونے پر کفار قریش کو اندیشہ ہوا۔ قریش کے رؤسا سب دار الندوہ مین جمع ہوئے اور بہت کچھ گفت وشنید کے بعد آنحضرتؐ کے قتل کی تجویز اسطرح قرار پائی کہ ہر ایک قبیلہ سے ایک ایک شخص نکلے اور اسکو لکڑی دیجائے پھر وہ سب ایک ہی مار مین آنحضرتؐ کا کام تمام کردین تاکہ آنحضرتؐ کا خون قبائل مین متفرق ہوجائے اور خاندان عبد مناف

Marfat.com

سارے عرب کے قبائل سے لڑ نہ سکیگا اور آخر کار خون بہا لینے پر آمادہ ہو جائیگا۔ خدائے پاک نے اپنے رسولِ مقبول کو اُسی وقت ذریعہ وحی کے اس تجویز سے آگاہ فرمایا اور ہجرت یعنے ترکِ وطن کا حکم صادر فرمایا چونکہ ابتداء سے آپکو آپکی راست بازی کی وجہ سے اہل مکہ مسلم اور غیر مسلم سب امین جانتے تھے اسلیئے وہ اکثر اپنی قیمتی چیزین بطور امانت کے آنحضرتؐ کے سپرد کرتے آپ نے مکہ فوراً چھوڑنے کے لیئے قضائے الٰہی نازل ہونے پر حضرت علیؓ کو بلوایا اور فرمان الٰہی سے مطلع کر کے فرمایا کہ میرے پاس اہل مکہ کی جسقدر ودیعتین ہین آپ میرے چلے جانے کے بعد اُن کے سپرد کیجیئے۔ اور آج شب آپ میرے بستر پر میری سبز چادر اوڑھ کر لیٹیئے۔ خدائے پاک آپ کا نگہبان ہے۔ حضرت علیؓ نے سر اطاعت خم کیا حضرت آفتابِ رسالت شب کو نبوت کدہ سے باہر تشریف لائے۔ مشرکین اپنی تجویز کے مطابق مکان کو گھیرے ہوئے تھے۔ آنحضرتؐ نے ہاتھ مبارک مین مٹھی بھر مٹی لیکر اُن کی طرف پھینکی اور سورہ یٰسین پڑھتے ہوئے نکل گیئے۔ کسی نے آپکو نہ دیکھا ایک نے اُنسے کہا کہ تم سب کسکا انتظار کرتے ہو۔ اونھون نے کہا کہ ہم محمد کے منتظر ہین۔ اُس شخص نے کہا کہ خدا کی قسم تم مایوس رکھا محمد تمہارے درمیان سے نکل گئے اور تمہارے ہر ایک کے سر پر خاک ڈال گئے۔ ہر ایک نے

Marfat.com

حیرت زدہ ہوکر اپنے اپنے سر پر ہاتھ رکھا اور تحفۂ خاک پایا آنحضرتؐ کے مکان میں داخل ہوئے حضرت علیؓ لیٹے ہوئے تھے۔ مشرکین نے آپ کو اپنی لاٹھیوں سے اسقدر مارا کہ آپ کے جسم مبارک پر ورم آگیا۔ آپؓ ہانسے بیت اللہ کے حرم میں لائے گئے بعض کافروں نے آپکے قتل کا ارادہ کیا بعض نے قید کئے جانے کی رائے دی غرض آپ وہاں قید کئے جا کر رہا کردئے گئے۔ بس اسطرح خدائے پاک نے اپنے پیغمبر کو مشرکوں سے بچایا۔ آنحضرتؐ نے جبل ثور کی غار میں پناہ لی حضرت ابوبکرؓ آنحضرتؐ کے ہمراہ رکاب تھے۔ تین روز اُس غار میں قیام رہا۔ مشرکین نے آنحضرتؐ کا تعاقب کیا اور اُسی غار کے دروازے پر پہنچے۔ بہت تلاش کی مگر کسی کو نہ پایا اس مرتبہ بھی خدائے پاک نے مشرکوں کو اندھا کردیا جسکی طرف اشارہ نیچے کے شعر میں پایا جاتا ہے مشرکین ناکام واپس آئے۔ جب شورش فرو ہوگئی اُسوقت آپ کا رہنما و اونٹ لیکر حاضر ہوا۔ آنحضرتؐ نے تعاقب کا خوف نہ پاکر مدینہ کا رُخ کیا یہ ہجرت آنحضرتؐ کے مشرف بارسالت ہونیکے چودہ برس بعد واقع ہوئی۔

فَالصِّدْقُ فِی الْغَارِ وَالصِّدِّیْقُ لَمْ یَرِمَا
وَهُمْ یَقُوْلُوْنَ مَا بِالْغَارِ مِنْ اَرِمِ

الصدق الذی تجسم صدقًا وھو النبی علیہ السلام والصدیق

۶/۸/ ہوکو

ابوبكرلم يَرِمَا لم يبرحا من دام يريم اي ما احد المعنى لبث
فی الغار النبی الذي هو الصدق والصديق صاحبه
والحال ان الكفار يقولون ما فی الغار احد وهما يستمعان
كلامهم ترجمہ پس راستی اور راست گو غار میں قیام پذیر تھے۔ حالانکہ
وہ سب دکفار باہر کھڑے ہوئے یہ کہتے تھے کہ غار میں تو کوئی نہیں ہے

ظَنُّوا الْحَمَامَ وَظَنُّوا الْعَنْكَبُوْتَ عَلٰى
خَيْرِ الْبَرِيَّةِ لَمْ تَنْسُجْ وَلَمْ تَحُمِ

البرية الخليقة من برء اى خلق حام يحوم دار وطاف
حول شئ المعنى ان الكفار لما اتوا الى باب الغار رأوا حمامتان
تطوفان حول باب الغار والعنكبوت قد نسجت
شبكة على فم الغار الذي فيه خير الخلائق وهو النبی
فحسبوا انه لو كان فيه احد من البشر لما حامت الحمام
ما نسجت العنكبوت ترجمہ در ورِ غار کبوتر اور مکڑیوں کو
دیکھکر مشرکین کو گمان ہوا کہ اگر بہترین عالم اس غار میں ہوتے تو یہ کبوتر
یہاں نہ منڈلاتے اور نہ مکڑیاں جالے تنتی۔ تاوقتیکہ آنحضرت غار
میں سکونت پذیر رہے۔ خدائے پاک کی قدرت سے برابر کبوتر
منڈلاتے رہے اور مکڑیوں نے جالے تنے تاکہ مشرکوں کو غار میں

Marfat.com

کسی کی موجودگی کا خیال نہ آوے۔

وِقَایَۃُ اللّٰہِ اَغْنَتْ عَنْ مُضَاعَفَۃٍ
مِنَ الدُّرُوْعِ وَعَنْ عَالٍ مِنَ الْاُطُمِ

وقایۃ حفظ وصیانتہ اغنی کفی مضاعفۃ من الدروع لبس الدرع فوق درع۔ وقیل المضاعفۃ من الدروع الدروع التی یثنی نسجہا عال رفیع الاطم جمعہ آطام و اطوم الحصن المعنی متی صان اللہ عبدا فلاحاجۃ الی لبس دروع فوق درع او درع مثنی نسجہ ولا الی الملجاء بالعالی من الحصون ترجمہ خدائے پاک کی حفاظت اجب شامل حال ہوتی ہو تو دوہری بنی ہوئی زرہ کی یا دو زرہ اوپر تلے پہننے کی اور بلند قلعوں میں پناہ لینے کی ضرورت نہیں ہوتی

مَا سَامَنِی الدَّھْرُ ضَیْمًا وَّاسْتَجَرْتُ بِہٖ
اِلَّا وَنِلْتُ جِوَارًا مِّنْہُ لَمْ یُضَمِ

وفی بعض النسخ ماضامنی الدھر یوما واستجرت بہ سامہ ضیما کلفہ ظلما وضامہ حقہ انتقصہ استجرت بہ طلبت منہ ان یجیرنی نلت وجدت جوارا ای حفظا منہ من رسول اللہ لم یضم لم یحتقر المعنی ما ظلمنی الزمان حین لجائت

بازنہ

بالنبی علیہ السلام بل وجدت من جنابہ ملجاء لا یستحقر

ترجمہ زمانہ مجھے نقصان نہ پہنچا سکا۔ اُسوقت کہ میں آنحضرت سے
امان کا طالب ہوا بلکہ مجھے آنحضرتؐ سے ایسی پناہ عطا ہوئی جسکی
ہتک نہ کیجا سکے گی

وَلَا الْتَمَسْتُ غِنَی الدَّارَیْنِ مِنْ یَدِہٖ
اِلَّا اسْتَلَمْتُ النَّدٰی مِنْ خَیْرِ مُسْتَلِمٖ

الالتماس الطلب بخضوع غنی الدارین الذی یکفیہ فی الدنیا
والآخرۃ استلم الحجر لمسہ اما بالید او بالقبلۃ تقبیل الید
رسم عند اخذ شئ من الاکابر فالمراد بہ ھنا الاخذ والتناول
ویکون من تسلّم ای تناول الندی العطاء خیر مستلم خیر
کف تقبل المعنی ما طلبت المآرب الدینیۃ والدنیویۃ
بتوسلہ من اللہ الا وجدتہا من یدہ التی ھی خیر ما
یقبل تعظیما ترجمہ اور دین دنیا اور دین کی دولت آنحضرتؐ
کے دست مبارک سے طلب کرنے بھی نہ پایا تھا کہ مجھے عطا حاصل ہوئی
اُس ہاتھ سے جو کہ بہترین اُن ہاتھوں کے ہے جنکو تعظیماً بوسہ دیا جاتا

دَعْنِیْ وَ وَصْفِیْ اٰیَاتٍ لَّہٗ ظَہَرَتْ
ظُہُوْرَ نَارِ الْقِرٰی لَیْلًا عَلٰی عَلَمٖ

Marfat.com

دَعْ اُترُکْ من ودع یدع وصفی ذکری آیات معجزات دالۃ
علی نبوتہ ظہرت لاحت لیلاً فی لیل علم جبل المعنی لا
تخل بینی وبین ذکری معجزاتہ التی ظہرت ظہورا تاما مثل
اشتعال نار الضیافۃ المشبوبۃ فی اللیل علی الجبل **ترجمہ**
مجھے آنحضرت کے وہ تمام معجزے بیان کرنے دے (جو کہ عالم میں اسطرح
روشن ہیں جیسے مہمان نوازی کی آگ برسر پہاڑ (اندھیری) رات میں
(مسافروں کی رہنمائی کے لئے جلائی جاتی ہے) اسیخیا عرب کی عادت
تھی کہ پہاڑ و پر وقت شب گرمی اور سردی کے موسموں میں آگ جلاتے
جس سے مسافروں کو اندھیری رات میں عرب کے نشیب و فراز کی
زمینوں میں رستہ نظر آتا۔ اگر کوئی مسافر مہمان ہونا چاہے تو اُس
آگ کا رُخ کرتا جہاں مہمان نوازی ہوتی اگر کوئی مسافر موسم سرما کی
شدت سے بچنا چاہتا تو وہاں پناہ لیتا

فَالدُّرُّ یَزْدَادُ حُسْناً وَّ ھُوَ مُنْتَظِمٌ
وَلَیْسَ یَنْقُصُ قَدْرًا غَیْرَ مُنْتَظِمِ

المعنی اللؤلؤ یزداد حسنا فی حال کونہ منظوما فی السلک
ولا ینقص قدرہ فی حال کونہ منثورا لان شرفہ ذاتی
لا یفارقہ کذلک ہذہ المعجزات لا تحتاج الی بیان فان ذکرت

زید

Marfat.com

زید حسنہا وان لم تذکر لایزال قدرہا سواء ذکرت او لم تذکر
لانہا ظہرت ظہورا تاما ترجمہ اسلئے کہ موتی جب مناسب طور پر
پروئے جائین تو اُن کی رونق زیادہ ہو جاتی ہے لیکن اگر وہ بکھرے
ہوئے رہین تب بھی اُن کی قدر مین کمی نہین ہوتی۔ فاضل شاعر نے سابق
شعر مین کہا کہ مجھے آنحضرتؐ کے فضائل ذکر کرنے ہے۔ اس دوسرے
شعر مین شاعر کا مقصد یہ ہے کہ وہ فضائل او رمعجزے کسی کے محتاج
بیان نہین ہین بلکہ مین صرف بغرض تبرک کے اُنکا ذکر کرنا چاہتا ہون

فَمَا تَطَاوَلَ آمَالُ الْمَدِيحِ اِلٰى
مَا فِيْهِ مِنْ كَرَمِ الْاَخْلَاقِ وَالشِّيَمِ

تطاول امتد عنقہ طالبا للبلوغ الی شئ آمال جمع امل
الرجاء المدیح الثناء الحسن الشیم جمع شیمۃ الخصال المعنے
اردت ان اتشرف بوصف معجزاتہ ولکن لم یمکن الامتداد
لاعناق امال الثناء الحسن الی ما فیہ من محاسن الاخلاق
ومحامد الخصال ترجمہ مین نے اپنی بساط کے مطابق آنحضرتؐ
کی تعریف کی ہے تاہم ثنا خوانی کی آرزوئین آنحضرتؐ کے اخلاق
اور خصلتون کی خوبیون تک بلند پروازی
نہ کر سکین

قرآن مجید کی وصف

آيَاتُ حَقٍّ مِنَ الرَّحْمٰنِ مُحْدَثَةٌ
قَدِيْمَةٌ صِفَةُ الْمَوْصُوْفِ بِالْقِدَمِ

المعنى ومن معجزاته القرآن المشتمل على الآيات النازلة من عند الله تعالى الجديدة الوجود باعتبار كونها متجلية في مظاهر الحروف والقديمة الوجود باعتبار كون معانيها مثبتة في اللوح المحفوظ كما ان الله تعالى يوصف بالقدم ولكن لاحدوث له ترجمہ (آنحضرتؐ کے معجزون مین سے قرآن مجید کی، صداقت شعار اور صداقت آموز آیتین ہین۔ (وہ آیتین الفاظ کے پیرایہ مین آنحضرتؐ پر خدائے پاک سے وقتاً فوقتاً نازل ہونیکے باعث حادث یعنی جدید الوجود ہین (مگر لوح محفوظ مین ثبت ہونیکے اعتبار سے) مانند خدائے پاک کے جسپر قدیم الوجود ہونے کی صفت صادق آتی ہو قدیم الوجود ہین تفسیر مین مذکور ہو کہ قرآن مجید آنحضرتؐ پر نازل ہونے سے پہلے لوح محفوظ مین ثبت تھا۔ لوح محفوظ ساتوین آسمان پر عرش کے داہنے جانب ہو اُسی کو کتاب مکنون بھی کہتے ہین۔ لوح محفوظ اسوجہ سے کہا جاتا ہو کہ شیاطین کی رسائی وہان تک نہین ہو

سکی

Marfat.com

سکتی اور نہ اُس مین تحریف کیجا سکتی ہے

كَمْ تَقْتَرِنْ بِزَمَانٍ وَهِيَ تُخْبِرُنَا
عَنِ الْمَعَادِ وَعَنْ عَادٍ وَعَنْ اِرَمِ

المعاد عود الخلق الی الدار الآخرة المعنی ما قُرِنَتْ هذه الآيات بالزمان لانها اقدم منه وهی تخبرنا عن المغيبات الآتية مثل حقائق عود العالم الی الدار الآخرة واخبار الامم الماضية مثل عاد وارم ترجمہ اُن آیات کا تعلق کسی زمانہ سے نہین ہر تاہم وہ آخرت یعنے آیندہ کی اور گذشتہ اقوام مثل عاد اور ارم کے قصوں کی خبر دیتی ہین عاد قبیلہ کی ہدایت کے لیئے پیغمبر ہود علیہ السلام بھیجے گئے تھے یہ قبیلہ اپنے بانی عاد بن عوص بن ارم بن سام بن نوح کے نام سے موسوم ہین۔ اس قبیلہ کے صدر اول کے لوگ عاد الاولی یعنے سابق عاد اور صدر ثانی کے عاد الاخری یعنے عاد لاحق کہے جاتے ہین۔ عاد الاخری کو ارم بھی کہتے ہین۔ اسلیئے کہ ارم اُنکے ایک بزرگ تھے ارم اُس سرزمین یا شہر کا نام ہے جہان یہ قوم آباد تھی۔ کہا جاتا ہے کہ عاد بن عوص کے دو بیٹے شداد اور شدید تھے جنھون نے اپنے باپ عاد کے بعد مشترکہ حکومت کچھ مدت تک کی۔ شدید کے انتقال سے شداد بلا شرکت غیری حکمران رہا۔ اطراف و جوانب کے حکمرانون نے شداد

Marfat.com

کو اپنا بادشاہ تسلیم کیا تھا۔ شداد نے جنت کی تعریف سنکر عدن کے
ریگستان مین عظیم الشان شہر آباد کیا اور ارم اُسکا نام رکھا شہر مین سونے
اور چاندی کے مکانات بنوائے گئے جنکے ستون زبرجد اور یاقوت
سے مرصع تھے۔ نہرین جاری کی گئین۔ اور انواع واقسام کے درخت
لگائے گئے۔ جب شہر کی تعمیر اور آبادی تمام وکمال کو پہنچی اوسوقت شداد
نے اُسکو اپنا دارالسلطنت قرار دیا۔ اور وہان سکونت اختیار کی دولت
بے پایان اور بیحد سرسبزی وشادابی کے باعث اُسنے الاہیت کا دعوی
کیا اور رعایا کو اُسکی پرستش کے لئے مجبور کیا خدائے پاک نے عذاب آسمان
سے نازل کیا جس سے اُن سب کی بربادی ہوئی

دَامَتْ لَدَيْنَا فَفَاقَتْ كُلَّ مُعْجِزَةٍ
مِنَ النَّبِيِّينَ إِذْ جَاءَتْ وَلَمْ تَدُمِ

المعنى استمرت تلك الآيات لدينا لذلك رجحت شرفا
على كتب الانبياء ومعاجزهم قبله لانها نسخت ولم تستمر
هذه الآيات باقية تهدي الخلق الى يوم القيامة ترجمہ
وہ آیتین ہمارے پاس ہمیشہ کے لئے باقی رہینگی اسلیئے وہ آیتین سابق پیغمبرون
کے ہر معجزے سے بڑھکر ہین۔ اسلیئے کہ وہ معجزے ظاہر ہوئے مگر باقی
نہ رہے اس سے غرض یہ ہے کہ ہر نبی کی شریعت بعد مین تشریف لانے والے سے

منسوخ

Marfat.com

منسوخ ہوگئی مگر آنحضرتؐ کا قرآن مجید بسبب آپکے خاتم الانبیاء ہونے کے تا قیامت باقی اور نافذ رہیگا

مُحَكَّمَاتٌ فَمَا يُبْقِيْنَ مِنْ شُبَهٍ
لِذِيْ شِقَاقٍ وَمَا يَبْغِيْنَ مِنْ حَكَمٍ

محکمات مشتملہ علی حِکَمٍ او التی جُعِلَتْ حَکَمًا شبہ جمع شبہۃ شکوک شقاق مخالفۃ یبغین یطلبن۔ حَکَمٌ شخص ثالث یحکم بین ذوی المخالفۃ المعنی جعل اللہ هذہ الآیات حَکَمًا یزال بہا شبہ المخالفین ولا تحتاج الی حکم آخر ترجمہ وہ آیات اُمور مختلفہ فیہا میں حَکَم یعنے ثالث کا کام دیتی ہیں اور اُنسے ایسے قطعی اور منصفانہ احکام صادر ہوتے ہیں کہ جن میں کسی مخالف کے لئے شک نہیں رہتا اور اُنکو اپنے سوا کسی اور حَکَم یا فیصلہ کرنے والے کی ضرورت نہیں ہے۔

مَا حُوْرِبَتْ قَطُّ اِلَّا عَادَ مِنْ حَرَبٍ
اَعْدَى الْاَعَادِيْ اِلَيْهَا مُلْقِيَ السَّلَمِ

ماحوربت ما قوتلت وما عورضت عاد رجع حرب قتال اعدی الاعادی اشدهم عداوۃ الاعادی جمع الجمع وھو اعداء جمع عدو ملقی السلم طالبًا للصلح اما بدخولہ فی

Marfat.com

الاسلام واما بترك المعارضة المعنی ما عارضها احد شدید العداوة من الفصحاء والحکماء الا أب معترفا لفضلها و کونها فی اعلیٰ طبقات لبلاغة والجزالة وصار اما تارکا للمعارضة ایاها واما داخلا فی حمی الاسلام ترجمہ اُن آیات کی عمدگی کی نسبت کبھی اعتراض نہین کیا گیا۔ سخت ترین دشمن نے اُن آیات کی بے نظیر بلاغت کے سامنے اپنا اعتراض چھوڑ کر سپر انداز ہوکر اور مصالحت کرلی یعنی یا تو وہ مشرف باسلام ہوا یا اپنے عجز کا اعتراف کرکے قرآن مجید کی مخالفت ہمیشہ کے لیئے ترک کردی، طبرسی ہشام بن الحکم سے اپنی کتاب الاحتجاج مین روایت کرتے ہین کہ عرب کے شہرۂ آفاق حکماء اور فلاسفہ ابن ابی العوجاء، وابو شاکر الدیصانی وعبد الملک المصری وابن المقفع اتفاقاً خانہ کعبہ مین حج کے موقع پر جمع ہوئے اور حاجیون کی اُن کے آدائے مراسم پر مسخری اور قرآن مجید پر نکتہ چینی کرنے لگے۔ ابن ابی العوجاء نے کہا اتفاق سے ہم چارون یہان یکجا جمع ہین ہر ایک قرآن کی ایک چوتھائی کا جواب لکھنے کے کام کا بیڑہ اوٹھائے ایک سال کی مدت مین اس کام کو ختم کرکے اِسی مقام پر ہم سب جمع ہون۔ اگر ہمکو تمامی قرآن کا جواب لکھنے مین کامیابی ہوگی تو محمدؐ کی پیغمبری باطل کرنا آسان ہے۔ اور محمدؐ کی پیغمبری کے باطل ہونے سے دین اسلام کا زوال

Marfat.com

اور اُس مذہب کا ثبوت ہی جسکے ہم معتقد ہین۔ پس اُس رائے پر چارونکا
اتفاق ہوا۔ اور وہ اپنے اپنے مقام کی طرف واپس ہوئے سال کے
اختتام پر چارون حسب قرارداد خانہ کعبہ مین پھر جمع ہوئے۔ مگر ناکامی
کے باعث اُنکی چہرے زرد اور ہمتین سرد تھین۔ ابن ابی العوجا نے کہا کہ
جب سے مین نے آپ لوگون کو چھوڑا ہے اس آیت کی فکر مین مصروف
ہون فلما استیأسوا منہ خلصوا نجیا اس آیت کے ہم پلہ جامع
فصاحت و معانی فقرہ لکھنے سے مین عاجز ہون سال بھر اسی فکر مین مین
محو رہا مگر اُس طرز پر فقرہ نہ لکھ سکا۔ عبد الملک نے کہا مجھے بھی مشکل پیش
آئی۔ جب سے مین نے آپکو چھوڑا ہے اس آیت کی فکر مین ڈوبا ہوا ہون
یٰایہا الناس ضرب مثل فاستمعوا لہ ان الذین یدعون
من دون اللہ لن یخلقوا ذبابا ولو اجتمعوا لہ وان یسلبہم
الذباب شیئا لا یستنقذوہ منہ ضعف الطالب والمطلوب
اس قبیل کی تحریر مجھ سے ناممکن ہی۔ ابوشاکر نے کہا کہ میرے لئے سوائے
اسکے کہ مین اپنے عجز کا اعتراف کرون کوئی چارہ نہین ہی۔ اس آیت
کی فکر مجھے اسکے جواب لکھنے سے مانع ہوئی لو کان فیہما اٰلہۃ الا اللہ
لفسدتا۔ آخر مین ابن المقفع نے جو ان سب کا اُستاد فاضل تھا
کہا کہ سچ تو یہ ہی کہ یہ قرآن کلام انسانی کی قسم سے نہین ہے مجھے بھی

Marfat.com

ناکامی حاصل ہوئی وقیل یا ارض ابلعی مائک ویا سماء اقلعی و
غیض الماء وقضی الامر واستوت علی الجودی وقیل بعدا
للقوم الظالمین مین نہ اس آیت کی معانی ومقاصد کو تمام وکمال
معلوم کر سکا اور نہ اس طرز کی تحریر کرنے کے لیئے مین قدرت رکھتا ہون
راوی ہشام کہتے ہین کہ یہ چارون گفتگو کر رہے تھے کہ ناگاہ امام جعفر بن
محمد الصادق کا وہاںسے گذر ہوا۔ اُن کو دیکھکر حضرت نے فرمایا قل
لئن اجتمعت الانس والجن علی ان یاتوا بمثل ھذا القرآن لا
یاتون بمثلہ ولو کان بعضھم لبعض ظھیرا۔ اس آیت کو سنکر
وہ ایک دوسرے کی صورت تکنے لگے اور کہا کہ جعفر بن محمد کی امامت
اسلام کی سچائی کے لئے کافی ثبوت ہو۔ خدا کی قسم جب حضرت امام
جعفر ہمکو نظر آئے ہم سب کے سب سہم گئے اور خوف سے ہمارے
رونگٹے کھڑے ہو گئے۔ الغرض وہ سب اپنے اپنے عجز وقصور کا اعتراف

کر کے	رَدَّتْ بَلَاغَتُهَا دَعْوٰی مُعَارِضِهَا رَدَّ الْغَيُوْرِ يَدَ الْجَانِيْ عَنِ الْحُرَمِ	واپس ہو گئے

ردت ابطلت ودفعت۔ البلاغۃ البلوغ بالعبارۃ کنہ الضمیر
معارض مقابل الغیور الشدید الغیرۃ الجانی المذنب الحرم
جمع حرمۃ النساء المعنی لایحتاج آیات القرآن الی ذاب عن

Marfat.com

حماھا لان بلاغتہا قادرۃ علی دفع دعوی المخالف المعارض کما یدفع المرء الشدید الغیرۃ عن حرمہ ید الذی مدھا جنایۃ الیہا ترجمہ اُن آیات کی بلاغت نے معترضون کے اعتراض کو اسطرح دور کر دیا۔ جیسے ایک مرد صاحب غیرت کسی بدکردار کے دست تعدی کو اپنی حرم کی حرمت و عفت کو تباہ کرنے کی غرض سے روک دیتا ہے۔

لَہَا مَعَانٍ کَمَوْجِ الْبَحْرِ فِیْ مَدَدٍ
وَفَوْقَ جَوْھَرِہٖ فِی الْحُسْنِ وَالْقِیَمِ

المعانی مدلولات الالفاظ المدد ازدیاد الماء ویقابلہ الجزر وھو انتقاص الماء الجوھر اللؤلؤ القیم جمع قیمۃ المعنی لہا آیۃ منہا معانی کثیرۃ کامواج البحر عند ازدیاد مائہ وھی تماثل فی کونہا مکنونۃ فی اغطیۃ الالفاظ جواھر ذلک البحر المصونۃ فی عمقہ فی بطون الاصداف ولکن تفوقہا فی المحاسن البدیعۃ والقدر الخطیر۔ ترجمہ اُن آیتون مین دچند در چند معانی پوشیدہ ہین جنکی تشبیہ چڑھاؤ کے وقت سمندر کی موجون سے دیجاسکے مگر وہ قدر و خوبی مین سمندر کے موتیون سے کہین زیادہ بڑھکر ہین

فَلَا تُعَدُّ وَلَا تُحْصٰی عَجَائِبُہٗ

Marfat.com

وَلَا تُسَامُ عَلَى الْإِكْثَارِ بِالسَّأَمِ

لاتعد ولاتحصى لا يُضبط عددها عجائب جمع عجيبة التي لانظير لها والمراد بها معانيها ومحاسنها لاتسام لاتترك الاكثار التلاوة مرارا كثيرة السأم الملال المعنى ان لهذه الايات عجائب المعاني والمحاسن التي لا يضبط عددها ولا تنقضي ولو تتلى مرارا كثيرة لايتركها قاريها ولا يمجها سامعها ملالة ترجمہ اُن آیتون مین تعجب خیز خوبیان اسقدر کثرت سے موجو دین کہ جنکا شمار ممکن ہی نہین اور (بسبب نہایت بلیغ وفصیح ہونے کے) بار بار پڑھنے سے قاری اُن کو بار خاطر پاکر ترک نہین کرتے

قَرَّتْ بِهَا عَيْنُ قَارِيهَا فَقُلْتُ لَهُ
لَقَدْ ظَفِرْتَ بِحَبْلِ اللّٰهِ فَاعْتَصِمِ

قرت سكنت واطمئنت من القرار ومن القرة بردت بدمعة الفرح البارده المعنى بردت واطمئنت عين الذي تلاها فقلت له لقد فزت بحبل مرسل من الله تعالى لانقاذ الخلق فتمسك به ترجمہ ان آیتون کے پڑھنے سے آنکھ کو خنکی اور روشنی حاصل ہوتی ہے۔ مین نے اُنکے پڑھنے والے سے کہدیا کہ خوبی قسمت سے (خدائے پاک کی طرف پہنچانے والا سلسلہ تیرے ہاتھ آگیا ہے

برس

Marfat.com

پس تو اُسیر قابض رہ اور اسکو ہاتھ سے نہ جانے دے

اِنْ تَتْلُهَا خِيفَةً مِنْ حَرِّ نَارِ لَظَى
اَطْفَأتَ نَارَ لَظًى مِنْ وِرْدِهَا الشَّبِمِ

وِرد مورد شبم بارد المعنی ان تقرءها خوفا من حرارة نار جهنم تجد کانہا مورد الماء البارد ترجمہ اگر تو آتش دوزخ کی حرارت کے ڈر سے اُن آیتون کو پڑھتا رہیگا تو وہ آتش دوزخ بجھانے مین تجھکو آب سرد کا کام دینگی

كَأَنَّهَا الْحَوْضُ تَبْيَضُّ الْوُجُوهُ بِهِ
مِنَ الْعُصَاةِ وَقَدْ جَاؤُهُ كَالْحُمَمِ

الحوض حوض النبی و هو نهر الکوثر فی الجنة یتفجر منه الانهار تشفع هذه الآیات لتالیها العامل بها فیزول عنه سواد المعاصی کما ان الکوثر اذا اتاه العاصون بشفاعة النبی و وجوههم مسودة تبیض تلك الوجوه حین یصب علیهم من مائة ترجمہ اُن آیات کی تلاوت اور اُنپر عمل کرنے سے چہرونکو روشنی حاصل ہوتی ہی، گویا وہ حوض کوثر ہین کہ جہان جب گناہگار بسبب جناب رسالت پناہ کی شفاعت کے آئینگے اور اگرچہ اُن کی صورتین دبسبب گناہون کے سیاہ فام مانند کوئلے کے ہونگی تاہم وہ سب حوض

Marfat.com

کوثر کے پانی کے اثر سے سفید اور روشن ہو جائینگی۔ حوض سے مراد حوض کوثر ہے جسکو حوض النبی بھی کہتے ہین۔ یہ جنت مین ایک نہر ہے جس سے اور نہرین جاری ہین۔ اسکا پانی چاندی سے زیادہ شفاف اور اسکی خوشبو مشک سے زیادہ مہکنے والی ہی۔ وہ برف سے زیادہ سرد اور شہد سے زیادہ شیرین ہی۔ اور پینے کو جام تارون سے زیادہ چمکیلے ہین۔ اگر کوئی شخص اُس سے ایک گھونٹ پانی پی لے تو تا ابد اسکو پیاس محسوس ہوگی

وَكَالصِّرَاطِ وَكَالْمِيزَانِ مَعْدِلَةً
فَالْقِسْطُ مِنْ غَيْرِهَا فِي النَّاسِ لَمْ يَقُمِ

معدلة عدل والقسط العدل الصراط الجسر الممدود علی متن جهنم المعنی هذه الآیات مثل الصراط فمن اتبع اوامرها واجتنب نواهیها تفضی به الی الجنة وانها كالمیزان فی العدل الذی لا یقام فی هذه الدنیا الا بها **ترجمہ** (وہ آیتین) مثل پلصراط کے ہین اور بلحاظ عدل کے مانند اُس ترازو کے ہین (جس سے قیامت کے روز ہر شخص کی نیکی اور بدی کا اندازہ ہوگا) اِن ہی آیتون کے باعث عالم مین عدل قائم ہی صراط راستہ کو کہتے ہین۔ پلصراط جہنم کی پشت پر واقع ہے وہ گویا بہشت کی طرف جانے کے لئے گذرگاہ ہی۔ وہ پل ایک خط مستقیم بال سے باریک تر اور تلوار کی باڑھ سے تیز تر ہے۔ تمامی بنی آدم

Marfat.com

کو جنت مین جانے کے لئے اسپر سے عبور کرنا ہوگا - اس عبور کرنے مین
اُنکی حالتین گوناگون ہونگی. بعض مانند بجلی کے اور دوسرے تیز ہوا کیطرح
اور بعض تیز رفتار گھوڑے کے مانند اور بعض اپنی قدرتی معمولی چال
چلکر اسپر سے گذر جاینگے. بعض افتان وخیزان ہانپتے ہوئے عبور کرنے
کی کوشش کرینگے - میزان سے مراد وہ ترازو ہے جسکے ذریعہ سے
روز حشر بنی آدم کی نیکی اور برائی معلوم کیجا ئیگی -

لَا تَعْجَبَنْ لِحَسُوْدٍ رَاحَ يُنْكِرُهَا
تَجَاهُلًا وَهُوَ عَيْنُ الْحَاذِقِ الْفَهِمِ

حسود حاسد راح سار بالعشی المراد به هنا صار ینکر
یجحد تجاهل اظهار الجهل مع العلم العین النفس الحاذق
الماهر الفهم الفهیم المعنی لو انکر المنکر فضل هذه الآیات
فلا یستعجاب له لانه ماهر فہیم یجحدها بعد علمه بما اشتملت
علیه من انواع الاعجاز والمحاسن ترجمہ تو تعجب مت کر اگر
کوئی حاسد بظاہر انجان ہوکر اُن آیتون کی خوبیون کا انکار کرے حالانکہ
وہ اُن کی معجزنما بلاغت اور خوبی سے بکمال ماہر اور واقف ہے

قَدْ تُنْكِرُ الْعَيْنُ ضَوْءَ الشَّمْسِ مِنْ رَمَدٍ
وَيُنْكِرُ الْفَمُ طَعْمَ الْمَاءِ مِنْ سَقَمٍ

Marfat.com

قد للتبعیض المعنی اذا جحد الحاسد فضلها فلا عجب لذلك لان من المحسوس البدیهی انکار العین ضوء الشمس المشرقة من داء بتالك العین وانکار الفم طعم الماء العذب من اجل علة فالحسد علة نفسانیة اذا ابتلی بها المرء فلا رائی له **ترجمہ** تجھے تعجب نہ ہونا چاہیے اسلئے کہ بعض وقت آنکھ بسبب آشوب کے آفتاب (جہانتاب) کی چمک کو دیکھنا پسند نہیں کرتی۔ اور منہ بسبب علالت کے (خوش ذائقہ) پانی کا مزا معلوم کرنے سے قاصر ہے (پس آفتاب اور پانی کا کوئی قصور نہیں ہے)

معراج کا ذکر

یَا خَیْرَ مَنْ یَّمَّمَ الْعَافُوْنَ سَاحَتَهٗ
سَعْیًا وَّ فَوْقَ مُتُوْنِ الْاَیْنُقِ الرُّسُمِ

یمم قصد العافون الطالبون السائلون للعطاء ساحته حریم داره الواسع سعیًا اسراعًا متون جمع متن ظهور الاینق جمع ناقة الرسم جمع رسوم النوق التی تؤثر فی الارض من شدة الوطئ علیها المعنی یا اکرم من قصد عرصته الطالبون للمعروف مسرعین علی الارجل وراکبین

Marfat.com

فوق ظهور النوق الشديدة السير يوما وليلة ترجمہ
اے بہترین آنحضرات جنکے دربار پر اُمید واران کرم پیادہ دوان دوان اور تیز رفتار سانڈنیون کی پیٹھو نپر سوار ہوکر آتے ہین۔

وَمَنْ هُوَ الْآيَةُ الْكُبْرٰى لِمُعْتَبِرٍ
وَمَنْ هُوَ النِّعْمَةُ الْعُظْمٰى لِمُغْتَنِمِ

ويا من هو اكبر الادلة واجل الاعلام لمن يتامل في كماله ومحاسن خصاله ويا من هو اعظم نعم الله على الخلق لمن اغتنمه ترجمہ (اے) وہ حضرت کہ جو خود ہی صاحب فکر کیلئے (اسلام کی سچائی پر) دلیل اعظم ہے۔ اور (اے) وہ ذات بابرکات کہ جو خود ہی فائدہ اوٹھانے والے اور قدر کرنیوالے کیلئے نعمت عظمیٰ ہے

سَرَيْتَ مِنْ حَرَمٍ لَيْلًا اِلٰى حَرَمٍ
كَمَا سَرَى الْبَدْرُ فِي دَاجٍ مِنَ الظُّلَمِ

السري السير ليلا من حرم اى من المسجد الحرام بمكة زادها الله شرفها الى حرم اى المسجد الاقصى بالقدس البدر القمر ليلة كماله داج ليل مظلم الظلم جمع ظلمة اى الليالي المظلمة ترجمہ آپ شب کو مکہ مشرفہ کے حرم محترم سے روانہ ہوکر مسجد اقصیٰ کیطرف تشریف فرما ہوئے جسطرح چودھوین شب کا چاند ظلمت تاریکی میں

Marfat.com

(چمک دمک و احتشام کے ساتھ فلک پر) گشت کرتا ہی۔ اس سے واقعۂ معراج کی طرف اشارہ ہی۔ ہجرت سے ایک سال اور کہا جاتا ہی کہ پانچ سال پیشتر ۲۷ رجب کی شب کو آنحضرتؐ کو معراج ہوا۔ بیان کیا جاتا ہی کہ جبرئیل بُراق آنحضرتؐ کی سواری کے لئے لائے تھے۔ وہ جانور رنگ کا سفید اور قد مین گدھے سے اونچا اور خچر سے نیچا تھا۔ اسکی رفتار تعجب خیز تھی اسلئے کہ وہ جہانتک اسکی نظر جاتی اسکے انتہا پر اپنا قدم رکھتا۔ آنحضرتؐ اسپر سوار ہوئے اور جبرئیل آنحضرت کے داہنے اور میکائیل بائین جانب تھے یہان تک کہ آپ بیت المقدس پہنچے اور اپنی سواری براق کو اُس حلقہ مین باندھ دیا جس مین انبیاء سابقین نے اپنی اپنی سواریان باندھی تھی پھر آنحضرتؐ نے مسجد اقصیٰ مین دو رکعت نماز پڑھی۔ اور وہان سے روانہ ہوئے۔ حضرت جبرئیلؑ نے ایک جام شراب کا اور دودھ کا حاضر کیا آنحضرتؐ نے دودھ اختیار فرما کر نوش فرمایا۔ جبرئیلؑ نے کہا کہ آپ نے فطرتی غذا اختیار فرمائی

وَبِتَّ تَرْقیٰ اِلیٰ اَنْ نِلْتَ مَنْزِلَةً
مِنْ قَابِ قَوْسَیْنِ لَمْ تُدْرَكْ وَلَمْ تُرَمِ

بت صرت ترقی تصعد نلت وجدت منزلة مرتبة ومن بیانیة قاب قوسین ای قدر ما بین القوسین لم تدرك

Marfat.com

لم تنل لم ترم لم تطلب المعنی صرت تعرج فی السماء حتی اتیت منزلة المسافة بینها وبین اللہ تعالیٰ مقدار قوسین او اقل منہ لم یُدرکھا ولم یرمہا احد من الاصفیاء قبلہ

ترجمہ آپ ترقی فرماتے رہے یہان تک کہ آپ نے (خدائے پاک کے اور آپکے درمیان دو کمانونکے فاصلہ کی انتہائی نزدیکی کا وہ مرتبہ حاصل کیا جسکو آپ سے پہلے کوئی (نبی یا ولی) حاصل نہ کرسکے تھے اور نہ کسی نے اُسکے حصول کا قصد کیا تھا۔

وَقَدَّمَتْكَ جَمِيعُ الْاَنْبِيَاءِ بِهَا
وَالرُّسْلِ تَقْدِيمَ مَخْدُوْمٍ عَلٰى خَدَمٍ

المعنی جعلتک الانبیاء والرسل کلھم اماما لھم فی السماء کما یتقدم الرئیس علی خدامہ **ترجمہ** تمامی انبیاء اور مرسلین نے آپکو (فلک پر) اپنا پیشوا گردانا جسطرح کوئی سردار اپنے خادمونپر پیشوائی کرتا ہی۔ اس سے ایک روایت کیطرف اشارہ ہی کہ ایک مرتبہ حضرت امیرالمؤمنین علی بن ابی طالب مسجد میں رونق افروز تھی ایک شخص نے عرض کی کہ اے امیرالمؤمنین قرآن مجید کی ایک آیت نے میرے دل میں شک پیدا کیا ہی۔ حضرت نے فرمایا کہ وہ کیا ہے۔ اُسنے عرض کی کہ خدائے پاک اپنے پیغمبر ذی شان محمد صلوات اللہ علیہ سے مخاطب ہوکر

Marfat.com

فرماتا ہو کہ سئل من ارسلنا من قبلك من رسلنا اجعلنا من دون الرحمن آلهة يعبدون یعنے اے محمدؐ آپ اُن پیغمبرون سے دریافت کیجئے کہ جنکو آپ سے پہلے خلق کی ہدایت کے لیئے ہمنے بھیجا تھا کہ کیا ہمنے رحمٰن کے سوا اور خداؤن کو مقرر کیا تھا جنکی وہ پرستش کرتے ہین - پس اے امیر المومنین کیا آنحضرتؐ کے زمانہ مین کوئی اور پیغمبر بھی تھے جن سے دریافت کا آپ کو حکم ہوا تھا حضرت امیر المومنین نے فرمایا اے بندۂ خدا تو اطمینان سے بیٹھ اگر خدا نے چاہا تو مین تیری مشکل کو حل کیئے دیتا ہون - خدائے پاک قرآن مین فرماتا ہے کہ سبحان الذي اسرى بعبده ليلا من المسجد الحرام الى المسجد الاقصى الذى باركنا حوله لنريه من اياتنا یعنے تنزیہ اُس خدائے پاک کو جسنے اپنے بندۂ برگزیدہ کو شب کے وقت مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک پہنچایا جسکے اطراف واکناف پر ہماری برکتین نازل ہوئین اسلیئے کہ ہم اُس بندۂ برگزیدہ کو کچھ اپنے کرشمے دکھائین اثنار معراج مین خدائے پاک نے آنحضرتؐ کو اپنی قدرت کے نمونہ دکھائے تھے اُنکے ایک یہ تھا کہ جبرئیل آنحضرتؐ کو شب معراج آسمان پر بیت معمور کیطرف جو کہ زمین پر خانۂ کعبہ کے محاذی واقع ہے لے گئے - جب بیت معمور [illegible] ایک چشمۂ آب نظر آیا - جبرئیل نے اُس سے وضو کیا

اور

Marfat.com

اور آنحضرتؐ سے کہا کہ آپ بھی وضو کیجئے جبریلؑ نے کھڑے ہوکر
اذان کہی آنحضرتؐ سے کہا کہ آپ پیش امام ہوکر نماز ادا کیجئے اور قرات
باآواز بلند پڑھئے۔ آپکے پیچھے فرشتون کا ایک عالم ہے جنکی تعداد خدا
خوب جانتا ہے اور صفِ اوّل مین حضرت آدمؑ و ادریسؑ و نوحؑ و ہودؑ
و صالحؑ و ابراہیمؑ و موسیٰؑ و عیسیٰؑ اور وہ تمامی انبیاء ہین جنکو آپ کی
تشریف آوری تک خدائے پاک نے وقتاً فوقتاً دنیا مین ہدایت کے
لئے بھیجا تھا۔ جناب رسالتمآب نے پیش امام ہوکر بلا ہیبت و حجاب کے
نماز پڑھائی جب نماز سے آنحضرتؐ فارغ ہوئے خدائے پاک نے یہ وحی
نازل کی کہ یا محمدؐ سال من ارسلنا قبلك من رسلنا اجعلنا من
دون الرحمن الهة يعبدون۔ اس فرمان الٰہی سے آنحضرتؐ نے مڑکر
اُن سب انبیاء و مرسلین سے فرمایا کہ اے انبیاء و مرسلین کی جماعت
محترمہ آپ سب کا کلمہ شہادت کیا ہے سب نے بالاتفاق کہا نشہد
ان لا الٰہ الا اللہ وانك رسول اللہ یعنی ہم سب گواہی دیتے ہین
کہ کوئی خدا نہین ہے سوا اللہ تعالیٰ کے اور آپ اُسکے رسول ہین
امیرالمومنین علی بن ابی طالبؑ کے اس جواب قاطع سے سائل
اُس شخص نے عرض کی کہ اے امیرالمومنینؑ آپ نے میرے دل کو زندہ کردیا
اور میری مشکل کو آسان فرمائی۔ خدائے پاک آپکو اسکی جزائے جزیل عطا کرے

Marfat.com

وَأَنْتَ تَخْتَرِقُ السَّبْعَ الطِّبَاقَ بِهِمْ
فِي مَوْكِبٍ كُنْتَ فِيْهِ صَاحِبَ الْعَلَمِ

تخترق تقطع الطباق السموات التي هي طبقة فوق طبقة بهم بالانبياء الموكب الجمع العظيم فيه اي في الموكب المعنى تعرج الى سماء بعد سماء وتستصحب الانبياء الذين تمر بهم في كل سماء ومعك الجمع العظيم من الانبياء والملئكة وانت حامل العلم فيهم ترجمہ اور آپنے آسمانی منازل کو یکے بعد دیگرے طے فرمایا مع پیغمبروں کے عظیم الشان مجمع کے جسمیں آپ صاحبِ عَلَم تھے۔ روایت ہے کہ حضرت آدمؑ آپ سے اول آسمان پر ملے تھے۔ اور دوسرے پر حضرت عیسیٰ ویحییٰ اور تیسرے پر حضرت یوسفؑ اور چوتھے پر حضرت ادریسؑ اور پانچویں پر حضرت ہارونؑ اور چھٹے پر حضرت موسیٰؑ اور ساتویں پر حضرت ابراہیم علیہ السلام

حَتّٰى إِذَا لَمْ تَدَعْ شَأْوًا لِمُسْتَبِقٍ
مِنَ الدُّنُوِّ وَلَا مَرْقًى لِمُسْتَنِمِ

لم تدع من ودع لم تترك شاو غاية مستبق طالب السبق الدنو القرب مرقى محل الصعود مستنم طالب الرفعة المعنى لم تزل ترقى حتى بلغت نهاية العلو واستقصيت القرب

فلم

فلا ترکت غایۃ من القرب للذی یرید ان یسبقک ولا درجۃ للصعود لمن یرید الارتقاء **ترجمہ** آپ نے خدائے پاک سے ممکن الحصول انتہائی نزدیکی حاصل کی، یہانتک کہ آپنے کوئی درجہ نزدیکی کا کسی اور سبقت لیجانے والے کے لئے اور بلندی کا کوئی زینہ کسی اور بلند پرواز کے لئے نہ چھوڑا

خَفَضْتَ کُلَّ مَقَامٍ بِالْاِضَافَۃِ اِذْ
نُوْدِیْتَ بِالرَّفْعِ مِثْلَ الْمُفْرَدِ الْعَلَمِ

الخفض من الاعراب معناہ جعل الشیٔ تحت شیٔ وحط رتبۃ ومقام مرتبۃ الاضافۃ النسبۃ نُوْدِیْتَ من قبل اللہ والرفع ای رفع الشان وھو من الاعراب والمفرد الفرد الذی لا ندلہ والعلم السید والمنصوب فی الطریق لیھتدی بہ والمفرد العلم فی النحو من انواع المنادیٰ وھو ما یبنی علی الضم نحو یا مُحَمَّدُ **ترجمہ** جب رغیب الغیوب سے نزدیک ہونے کیلئے آپ پکارے گئے اوسوقت آپکو مثل سردار بے ہمتا کے وہ بلندی حاصل ہوئی کہ ہر ایک مقام بلند سے بلند بہ نسبت آپکے مرتبہ کے پست ہو گیا **بیان** کیا جاتا ہے کہ معراج کے انتہا پر حضرت جبرئیل آنحضرت کی مصاحبت چھوڑنے پر مجبور ہوئے وہاں ہر قسم کے کلام کی آواز موقوف تھی اُس

Marfat.com

وقت رب متعالی نے آنحضرتؐ کے اطمینان خاطر کے لئے ارشاد فرمایا کہ اے محمدؐ خاطر جمعی رکھئے۔ اے محمدؐ نزدیک ہوجئے نزدیک ہوجئے پس آنحضرتؐ نے دربار احدیت مین انتہائی قرب حاصل کی یہان تک کہ آپ اور رب متعالی کے درمیان صرف دو کمانون کی مقدار کا فاصلہ تھا۔ یہ وہ بلند ترین مقام ہے جسکو نہ کوئی پیغمبر اور نہ کوئی فرشتہ مقرب حاصل کر سکے تھے۔ اس شعر مین بہت عمدگی سے اصطلاحات نحو مثل خفض۔ اضافت۔ ندا اور علم مفرد مذکور ہین

کَیْمَا تَفُوْزَ بِوَصْلٍ اَیِّ مُسْتَتِرٍ
عَنِ الْعُیُوْنِ وَسِرٍّ اَیِّ مُکْتَتِمِ

المعنی نودیت لاجل ان تظفر بوصلٍ من اللّٰہ تعالی کاملٍ فی الاستتار عن الابصار البشریۃ و باسرار الغیب التی ھی فی اشد الخفاء ترجمہ (اے محمدؐ کی ندا) اسلئے تھی کہ خدائے پاک سے آپکو وہ وصال حاصل ہو جو آنکھون سے کمال مخفی ہو اور آپ کو ان اسرار غیبی سے آگہی ہو جو عالم سے نہایت پوشیدہ ہین

فَحُزْتَ کُلَّ فَخَارٍ غَیْرَ مُشْتَرَكٍ
وَجُزْتَ کُلَّ مَقَامٍ غَیْرَ مُزْدَحَمِ

حُزْتَ من حاز یحوز جمعت الفخار ما بہ یفتخر جزت من جاز

Marfat.com

يجوز تجاوزت وعبرت المعنى جمعت ما يفتخر بہ من الفضائل والمكارم مختصا بك لا يشركك احد فيہ وعبرت كل مرتبة غير متزاحم وغير متضائق لانہ ما وصل اليها غيرك ترجمہ پس آپنے ہر قابل فخر خوبی بلا شرکت غیر حاصل کی اور آپنے ہر منزلہ ترقی کو بلا کسی کی مزاحمت یا بھیڑ کے طے فرمایا (اسلئے کہ وہان بجز آپکے کوئی نہ تہا)

وَعَزَّ اِدْرَاكُ مَا اُوْلِيتَ مِنْ رُتَبٍ
وَجَلَّ مِقْدَارُ مَا اُوْلِيتَ مِنْ نِعَمِ

عز امتنع وقل بحيث لا يكاد يوجد ادراك احاطة ومعرفة ما اوليت ولاك الله اى ما جعلك الله واليا عليه رتب جمع رتبة مناصب جل عظم مقدار قدرا اوليت اعطيت نعم جمع نعمة ترجمہ مشکل ہے اُن مراتب عاليہ کی معرفت جو آپکے سپرد کئے گئے اور جليل القدر ہين وہ نعمتين جو آپ کو عطا کی گئین

آنحضرتؐ کی لڑائیون اور اصحابؓ فاشعار کا ذکر

بُشْرَى لَنَا مَعْشَرَ الْاِسْلَامِ اِنَّ لَنَا
مِنَ الْعِنَايَةِ رُكْنًا غَيْرَ مُنْهَدِمِ

بشرتبا شير خبرسار الركن الجانب الاقوى ما يقوى به

Marfat.com

یعتمد علیہ غیر منہدم غیر منتقض المعنی لنا خبر سار ؐ

یا معشر الاسلام فان لنا من عنایۃ الباری رکنا غیر منتقض ترجمہ خوشخبری ہمارے لئے اے گروہ اسلام ہمین خدائے پاک کی عنایت سے ایک ایسا ستون حاصل ہے جو کبھی شکستہ نہ ہوگا۔ (ستون سے مراد شریعت ہے جو تا قیامت بلا منسوخ ہونیکے باقی رہیگی اور جس پر اہل اسلام کی صلاح وفلاح کی بنا قائم ہے)

لَمَّا دَعَی اللّٰہُ دَاعِیْنَا لِطَاعَتِہٖ
بِاَکْرَمِ الرُّسُلِ کُنَّا اَکْرَمَ الْاُمَمِ

لَمَّا سَمَّی اللّٰہُ نَبِیَّہُ الذی دعانا الی طاعۃ ربہ باشرف الرسل صحّ ان نکون معشر امتہ اشرف الامم وشرح بعضہم لما دعانا اللہ الذی ہو داعینا الی طاعتہ بوساطۃ اشرف الوسل کُنّا اشرف الامم ترجمہ جب خدائے دپاک، نے ہمارے پیغمبر کو جنھون نے ہمین اسکی اطاعت کیطرف دعوت کی اشرف الانبیاء کے خطاب سے پکارا تو ہمارا بھی اشرف الامم ہونا ثابت ہوا

رَاعَتْ قُلُوْبَ الْعِدٰی اَنْبَاءُ بَعْثَتِہٖ
کَنَبْاَۃٍ اَجْفَلَتْ غُفْلًا مِنَ الْغَنَمِ

راعت افزعت وخوفت انباء جمع نباء اخبار لہا شانُ بعثتہ

Marfat.com

اکونہ مبعوثا بالرسالۃ نبأۃ صوت مثل ذأر الاسد اجفلت اذعرت فاسرعت غفل جمع اغفل غافلۃ لکونہا راتعۃ مشتغلۃ فی اکلہا ترجمہ آنحضرتؐ کے پیغمبر حق ہونے کی خبرون نے دشمنون کے دلون مین خوف پیدا کردیا مانند اچانک ڈرانے والی آواز کے جس سے چرنے مین مصروف بے خبر بھیڑین ڈر کر دافتان وخیزان بھاگتی ہین

مَا زَالَ یَلْقَاهُمْ فِیْ کُلِّ مُعْتَرَكٍ
حَتّٰی حَکَوْا بِالْقَنَا لَحْمًا عَلٰی وَضَمِ

ما زال دام معترك محل الاعتراك ای موضع قتال حکوا شابہوا قنا جمع قناۃ رماح وضم خشب وحصیر یضع القصاب علیہ اللحم وترکہم لحما علی وضم کنایۃ من انہ اوقع بہم فذللہم المعنی دام النبی یقاتل الکفار حتی ترکہم قتلی شابہت اجسامہم المطعونۃ بالقنا لحما موضوعا علی وضم ترجمہ آنحضرتؐ اُن دشمنون کا، مقابلہ ہر میدان جنگ مین فرماتے رہے یہانتک کہ انکے جسم بسبب نیزون کے مجروح اور ریاش پاش، مانند اوس گوشت کے ہوگئے جسکو قصاب، حصیر یا تختہ پر بغرض فروخت کر رکھتا ہی،

وَدُّوا الْفِرَارَ فَکَادُوْا یَغْبِطُوْنَ بِهٖ

اَشْلَاءُ شَالَتْ مَعَ الْعِقْبَانِ وَالرَّخَمِ

ودوا احبوا وتمنوا الفرار الهرب غتبط حسد وتمنى شيئا على ان لا يتحول عن صاحبه كادوا يغبطون به قربوا من ان يحسدوا بذلك الفرار اشلاء جمع شلو عضو وكل مسلوخ اكل منه وبقيت منه بقية شالت ارتفعت العقبان جمع عقاب والرخم جمع رخمة طيور من سباع الطيور المعنى لما حل في الحرب غضب الله على يد رسوله احبوا الهرب وقربوا من ان يغبطوا بذلك الفرار ويقولوا يا ليت نكون بدل الاشلاء التى تطير بها العقبان والرخم ترجمہ باقیماندہ دشمنوں نے جنگ سے بھاگنا چاہا پس قریب ہو کہ وہ لوگ اُن اعضاء کی قسمت پر رشک کریں جنکو گدھ اور عقاب اپنے چنگلوں میں اڑا لیجاتے تھے اور کہیں کہ کاش وہ شکاری پرند بجائے گوشت کے ٹکڑوں کے اُن کو اُڑا لیجائیں تاکہ اُنکی جانیں بچیں

تَمْضِي اللَّيَالِي وَلَا يَدْرُونَ عِدَّتَهَا
مَا لَمْ تَكُنْ مِنْ لَيَالِي الْأَشْهُرِ الْحُرُمِ

المعنى تمر الليالي بايامها والحال ان الكفار لا يعلمون عددها لشدة الخوف حتى اذا دخل الاشهر الحرم وامسك النبي عن القتال

افاقوا

Marfat.com

افاقوا من الفزع و رجع الیہم عقولہم و تمییزہم ترجمہ دشمنون کے دلونپر آنحضرتؐ کا اسقدر خوف طاری تھا کہ، راتین گذرتی تھین مگر اُنکی تعداد تاریخ اور دن سے وہ بے خبر رہتے تاوقتیکہ اُن محترم مہینون کی راتین آتی جن مین جنگ ممنوع ہی الاشہر الحرم اوالحرام یعنے محترم مہینے چار ہین۔ تین پے در پے آتے ہین اور وہ ذوالقعدۃ ذوالحجۃ و محرم ہین اور ایک اکیلا یعنے رجب ہی عرب آنحضرتؐ سے بیشتر حضرت ابراہیم اور حضرت اسمٰعیل کے طریق کے مطابق ان مہینونکی تعظیم کرتے اور خونریزی ان دنونمین اس حد تک حرام سمجھتے تھے کہ اگر کسی شخص کو اپنے باپ یا بھائی کے قاتل سے ملنے کا اتفاق ہوتا تو اسکو مطلق اشتعال طبع نہ ہوتا اسلام نے بھی ان مہینون کی حرمت بدستور قائم رکھی

کَاَنَّمَا الدِّیْنُ ضَیْفٌ حَلَّ سَاحَتَہُمْ
بِکُلِّ قَرْمٍ اِلٰی لَحْمِ الْعِدٰی قَرِمٖ

الدین دین الاسلام قرم سید شجاع قرم علی وزن خشن شدید الاشتہاء الی اللحم المعنے کانما الدین ضیف نزل بفناء الکفار ومعہ سادۃ شجعان فی شدۃ الاشتہاء الی لحوم العدی ترجمہ دین اسلام گویا ایک مہمان تھا جو اپنے ساتھ

Marfat.com

ہر بہادر دشمنوں کے گوشت کا خواہاں سردار لیکر اُن کفاروں کے گھروں کے صحن میں فروکش ہوا۔ پس مہمان کی مہمان نوازی کے لئے دشمنوں نے اپنے جسموں کو گویا مباح وپیش کر دیا۔

یَجُرُّ بَحْرَ خَمِيسٍ فَوْقَ سَابِحَةٍ
يَرْمِي بِمَوْجٍ مِنَ الْأَبْطَالِ مُلْتَطِمِ

الخميس الجيش الذي له خمسة ارکان مقدمة وساقة وميمنة وميسرة وقلب يشبه بالبحر في الكثرة والاهلاك يجر يقود سابحة خيل مسرعة من سبح اي عام ملتطم ضارب بعضه على بعض المعنى كان النبي يقود جيشا كامل الاركان الخمسة كالبحر كثرة يركبون خيولا والامواج المتلاطمة التي يرمي بها البحر صفوف لشجعان ترجمہ آپ کے زیر کمان مانند سمندر زخار تیز رفتار گھوڑوں پر سوار لشکر جرار تھا۔ جسکے جانباز بہادروں کی صفیں گویا سمندر کی ٹکرانے والی موجیں تھیں

مِنْ كُلِّ مُنْتَدِبٍ لِلّٰهِ مُحْتَسِبٍ
يَسْطُو بِمُسْتَأْصِلٍ لِلْكُفْرِ مُصْطَلِمِ

منتدب لله مجيب لله من ندبه دعاه وانتدب اجاب محتسب طالب للثواب يسطو يصول بمستأصل اي

Marfat.com

بعزم مستأصل اي محتاج مصطلم مهلك المعنى كل من هؤلاء الابطال مجيب لدعوة الله على لسان نبيه بالرغبة الكاملة طالب للثواب وكان يصول بعزم محتاج مهلك للكفر

ترجمہ (اُن بہادرون کا) ہرایک بطیب خاطر خدائے پاک کے حکم پر لبیک کہنے والا اور خدا ہی سے اپنی خدمت کا صلہ چاہنے والا اور کفر کی بیخ کنی کے عزم سے حملہ کرنے والا تھا۔

حَتّٰى غَدَتْ مِلَّةُ الْاِسْلَامِ وَهِيَ بِهِ
مِنْ بَعْدِ غُرْبَتِهَا مَوْصُوْلَةُ الرَّحِمِ

المعنى كان الاسلام في بدء الامر غريبا اذ ظهر بين قوم لا يقومون بحقه فكانه مقطوع الرحم غريب مخمول الذكر لا ناصر له ولكن ثبت النبي عليه السلام على اقامته معالم حتى شاع وكثر انصاره فصار عزيزا كانه موصول الرحم اي مرعي القرابة ترجمہ (اسلام ابتدا مین کس مپرسی کی حالت مین تھا مگر جناب رسالتمآب مع اپنے اصحاب وفادار کے اسکے اشاعت مین ثابت قدم رہے) یہان تک کہ دین اسلام نے بیگانگی کی حالت (سے) انکی کوششون کے سقدر ترقی پائی اور اوسکے معاونین کی اسقدر کثرت ہوگئی کہ (ہر شخص اسکی رشتہ داری کا دم بھرنے لگا حدیث شریف

Marfat.com

نبوی ہو کہ بدءَ الاسلام غریبا وسیعود غریبا فطوبیٰ للغرباء
یعنی اسلام ابتدا مین کمزور کس مپرسی کیحالت مین مانند بیگانہ کے تھا اور
عنقریب وہ پھر بیگانہ اور کس مپرسی کی حالت مین ہوجائیگا۔ پس خوشی
اور خوبی اُن بیگانون کے لیئے۔ یعنے زہے نصیب اُنکے جو باوجود
اسکے کہ اسلام کس مپرسی کیحالت مین ہوگا اسکی حمایت پر ثابت قدم رہینگے

مَکْفُوْلَۃً اَبَدًا مِّنْہُ بِخَیْرِ اَبٍ
وَّخَیْرِ بَعْلٍ فَلَمْ تَیْتَمْ وَلَمْ تَئِمِ

مکفولۃ محفوظۃ من بیانیۃ الضمیر للنبی لم تیتم من یتم
ییتم اذا مات ابوہ وھو صغیر لم تئم من آمت المرأۃ تئیمُ
بقیت بلا زوج المعنی غدت ملۃ الاسلام موصولۃ
الرحم مکفولۃ محفوظۃ بکفالۃ النبی ؐ وھو لھا ابو من ابٍ
لولدہ واقوم من زوج علی زوجتہ بمصالحھا وتبقی تحت کفالتہٖ
ابؐ وصیانتہ زوج منہ الی یوم القیامۃ ای تبقی غیر منسوخۃ
ترجمہ جناب رسالتمآبؐ نے ملۃ الاسلام کی بطور بہترین باپ اور شوہر کے
اسقدر خوب حفاظت اور حمایت ہمیشہ کے لیئے فرمائی کہ (تا قیامت)
اسکو نہ تو یتیم ہونیکا ڈر ہی اور نہ بیوہ ہونیکی (ذلت سہنے کا) خوف ہی۔

ھُمُ الْجِبَالُ فَسَلْ عَنْھُمْ مُّصَادِمَھُمْ

Marfat.com

مَا ذَا رَأَیٰ مِنْهُمْ فِی كُلِّ مُصْطَدَمِ

مُصَادِمُ مقاتل مصطدم معترك المعنی الابطال الذین نصروا النبی جبال فی تحملهم اذی الكفار و فی حمایتهم للاسلام فسل من قاتلهم من الاعداء عما رأی منهم الصبر و الصلابة فی كل قتال ترجمہ وہ سب (استقلال اور ثابت قدمی مین) مانند پہاڑون کے تھے۔ پس انکے مقابلہ مین فریق ثانی کے لڑنے والے سے دریافت کر کہ تونے ہر میدان جنگ مین انسے کیا دیکھا تھا۔

وَسَلْ حُنَيْنًا وَسَلْ بَدْرًا وَسَلْ اُحُدًا
فُصُولَ حَتْفٍ لَهُمْ اَدْهٰی مِنَ الْوَخَمِ

فصول حتف بدل من حنینا و بدرا و احدا وھی جمع فصل ای زمان و حتف موت ادھی من الوخم اشد مصیبة من الوباء المعنی سل عن شجاعتهم مواضع القتال مثل حنین و بدر و احد كانها كانت مواقیت للموت اشد ضررا من الوباء ترجمہ نیز حنین و بدر و احد (کے رزمگاہونسے) دریافت کرو کہ موت کی اگرم بازاری کی فصلین تھین کافرونکے لئے ہیضہ و زیادہ ضرررسان تھین۔ بدر مکہ کے

بدر مکہ کے راستہ مین مدینہ سے اٹھائیس کوس کے فاصلہ پر کنوین

Marfat.com

کا نام ہی۔ یہان جنگ بدر ہجرت کے دوسرے سال بتاریخ ۱۷ اریا ۱۹ ار
شہر رمضان المعظم روز جمعہ واقع ہوئی۔ عمرو بن الحضرمی کے مارے جانے
سے برہمی پھیلی ہوئی تھی اُس اثنا مین ابو سفیان شام مین تجارت کرکے بہت
مال و اسباب کے ساتھ واپس آرہا تھا۔ اُس قافلہ مین اکثر وہ لوگ تھے
جنھون نے جناب رسالتمآب اور آپکے اصحاب کو سخت ایذائین دی تھین
اور جو ابتک بھی نورِ خدا کو بجھانے پر تلے ہوئے تھے ابو سفیان کو خوف
ہوا کہ جمعیت اسلام اسکو غنیمت سمجھکر آمادہ جنگ ہوگی۔ چونکہ قافلہ
مین اسکے ساتھ صرف چالیس قریشی تھے اور اموال کثیرہ وہ لئے آرہا
تھا اسلئے اُسنے ضمضم بن عمرو کو اُجرت دیکر بطور قاصد کے مکہ کی طرف
روانہ کیا کہ وہ جلد پہنچکر قریش کو اس خطرۂ عظیم سے آگاہ کرے تاکہ کافی
کمک بعجلت ممکنہ روانہ کیجائے ضمضم کے مکہ مین داخل ہونیسے تین دن
پہلے عاتکہ بنت عبد المطلب نے خواب دیکھا کہ ایک شتر سوار مکہ کی وادی مین
کھڑا باواز بلند پکارتا ہی کہ اے قوم بے وفا اپنے قتل گاہونکی طرف تین روز
مین کوچ کرو پھر مین نے دیکھا کہ لوگ کثرت سے اسکے گرد جمع ہوگئے
پھر وہ سوار وہانسے جاکر خانہ کعبہ مین داخل ہوا۔ اسکا اونٹ یہان
ٹھہر گیا اور یہان بھی اُس سوار نے اُسیطرح ندا کی۔ وہانسے وہ پہاڑ ابی
قتبیس پر آیا۔ اونٹ کے وہان بھی ٹھہر جانے پر اسیطرح اُسنے ندا کی اور ایک

Marfat.com

بڑا پتھر پہاڑ پر سے وادی کیطرف پھینکا۔ پتھر گرتے ہی ریزہ ریزہ ہو گیا
مکہ کا کوئی گھر ایسا نہ تھا کہ جہاں یہ سنگریزہ نہ پہنچے ہو۔ اس خواب سے عاتکہ
کہتی ہین کہ مین ڈر گئی اپنے بھائی عباس سے اسکا ذکر کیا اور کہا کہ کسی دوسرے
کو اسکی خبر نہ ہو۔ حضرت عباس نے ولید بن عتبہ سے خواب کا قصہ بیان
کر دیا۔ اسکی خبر سارے شہر مین پھیل گئی۔ ابوجہل نے عباس سے کہا کہ ای ابا الفضل
کیا تم اس بات سے خوش نہ تھے کہ تمھارے مردون کو پیغمبری ملی ہے تاکہ
تمھاری عورتین بھی نبی بننا چاہتی ہین۔ ہم تین روز اسکی تصدیق کا انتظار
کرینگے۔ اگر اُس خواب کا کوئی اثر نہ ہو گا تو ہم تحریری اعلان کر دینگے کہ آل ہاشم
عرب کے تمامی خاندانون مین سے جھوٹے ہین۔ حضرت عباس فرماتے ہین کہ خواب
کے تیسرے روز جب مین گھر سے علی الصباح نکلا تو ضمضم بن عمرو کے آواز
کو مین نے سنا اور وہ وسطِ وادی مین اپنے اونٹ پر کھڑا پکار رہا ہے۔ اپنے
اونٹ کا کان کاٹ ڈالا تھا اور کجاوہ کو پھیر دیا اور گریبان کو چاک کر دیا تھا
وہ باآواز بلند کہہ رہا ہے کہ اے گروہ قریش تم پر آفت نازل ہوئی۔ تمھارا مال
اسباب جو ابوسفیان کے ساتھ ہے معرض خطر ہے۔ محمدؐ اور اُنکے اصحاب
لڑائی کا عزم کیا ہے۔ مین نہین جانتا کہ تم پہنچ سکو گے۔ اس منادی کا
قریش مین گھبراہٹ پھیل گئی۔ قریش نے بہت ہی جلد جنگ کے لئے ساز و سامان
بہم پہنچایا اور اپنے قافلہ کا مال و اسباب بچانے کے بہانے سے اسلام کی

Marfat.com

بیخ کنی کا عزم کیا - اہل مکہ کے شرفا و روسا مین کوئی ایک پیچھے نہ رہا بجز
ابولہب کے جسنے اپنی طرف سے نیابتہً عاص بن الہشام کو بھیجا - الغرض
۹۵۰ یا ایک ہزار کی جمعیت تیار ہوئی جسمین مکہ کے شرفا اور جنگ جو اور
باسامان رؤسا شامل تھے - اور اون کے ساتھ ایک سو گھوڑے اور سات سو
اونٹ تھے - یہ جمعیت ڈبل کوچ کرتی ہوئی چاہ بدر کے دوسری جانب آپہنچی
جناب رسالتمآب بھی مدینہ سے اپنی قلیل او ربیسروسامان فوج لیکر زین
شہر رمضان المبارک کو روانہ ہوئے جسمین ۳۱۳ یا ۳۱۸ خداشناس اور شیدائے
رسول خدا مہاجرین اورانصار تھے - اس ساری فوج مین صرف دو گھوڑے سوار
تھے ایک مقداد بن عمرو الکندیؓ اور دوسرے زبیر بن العوام بعض لکھتے ہین
کہ مرثد بن ابی مرثد اور کہا جاتا ہی کہ صرف مقداد ہی گھوڑے سوار تھے - ستر
اونٹ تھے اس حق پرست فوج کی سپاہ باری باری بلا امتیاز کے سواری
کرتی - چنانچہ ایک اونٹ جناب رسالتمآب اور آپکے بھائی جناب امیرالمؤمنین
علی بن ابی طالب اور زید بن حارث کے درمیان ایک اونٹ حضرت ابوبکر
وحضرت عمر وعبدالرحمن بن عوف کے درمیان علیٰ ہذا القیاس سواری کا
اہتمام تھا آنحضرتؐ بھی چاہ بدر کی اُسطرف جو بجانب مدینہ تھی جلوہ گر ہوئے
فوج مکہ نے پانی کو اپنے قبضہ مین کرلیا تھا - لشکر اسلام نے ریگستان مین قیام
کیا جہان وہ پانی نہ ملنے سے تکلیف مین تھا - جب لشکر اسلام اپنے فرودگاہ پر اونتر

Marfat.com

جکا توسعد بن معاذ نے آنحضرتؐ کی اجازت حاصل کر کے آپکے قیام کے لیئے ایک سایبان کھجور کے درخت کی چوب اور ریتونسے بنوایا۔ آنحضرتؐ نے سعد کے لیئے دعا رخیر فرمائیے۔ قریش فخر اور تکبر کے ساتھ آگے بڑھے۔ آنحضرتؐ نے جب اُنکی قوت وشکوہ کو دیکھا تو خدائے پاک سے آپ ملتجی ہوئے کہ اے خدایا یہ قریش تکبر ونخوت کے ساتھ تجھ سے اور تیرے رسولؐ سے لڑنے کے لیئے آئے ہین اے خدایا مین تیری اُس نصرت کا طالب ہون جسکا تو نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے۔ خدایا آج ہی اُن کو تو غارت کر قریش کی ایک جماعت جسمین حکیم بن حزام بھی تھے آگے بڑھکر جناب رسالتمآبؐ کے اُس حوض آب کی طرف آئے۔ جسکو آنحضرتؐ نے اپنے اصحاب وفادار کے لیئے بسبب تنگی آب کے بنوایا تھا۔ اسلامی فوج نے اون کو روکنا چاہا آنحضرت نے فرمایا کہ اُنکو پانی پینے دو۔ اسکے بعد جنگ گرم ہوئی۔ قریش کیطرف سے عتبہ بن ربیعہ مع اپنے بھائی شیبہ اور بیٹے ولید کے میدان مین نکلا۔ تینون از سرتا پا آہن پوش تھے۔ لشکر اسلام سے حضرت حمزہؓ بن عبد المطلب حضرت علیؑ بن ابی طالب اور حضرت عبیدۂ بن حارث مشرکین کے اُن تینون جنگجو کے مقابلہ کے لیئے چلے حضرت حمزہ نے بہت ہی تھوڑی دیر مین عتبہ کا کام تمام کر دیا۔ حضرت امیر المومنین علی نے لحظہ بھر مین ولید کو راہی ملک عدم کیا حضرت عبیدہ کی پنڈلی پر شیبہ نے سخت زخم کیا تھا۔ حضرت حمزہ اور حضرت امیر المومنین

Marfat.com

علی عبیدہ کی مدد کو جا پہنچے اور شیبہ کا سر تن سے جُدا کر دیا۔ لشکر مشرکین مین
اُنکے تین نہایت نامی سردارون کے مارے جانے سے تھلکہ پڑ گیا۔ ابوجہل
نے اپنے لشکر کو سہما ہوا دیکھکر اُن کو سخت اشتعال دیا کہ سب کے سب لشکر
اسلام پر حملہ کرین چنانچہ اُنھون نے کئی بار سخت حملے کیے۔ حضرت علیؓ اور حضرت
حمزہؓ اور دیگر اصحابِ کرام اُنکو پسپا کر دیتے۔ بہت ہی گھمسان لڑائی ہوئی
آنحضرتؐ سائبان مین تشریف فرما تھے اور حضرت ابوبکر آنحضرتؐ کے ساتھ
تھے آنحضرتؐ نے مٹھی بھر مٹی لیکر مشرکین کی طرف پھینکی اور فرمایا کہ اے خدایا
مشرکونکو سیاہ رو کر۔ حضرت علی اور حضرت حمزہ کے او سر و ز شدید قتال
سے مشرکین دہشت زدہ ہوئے تھے کہ اس سے وہ سب اور پریشان
ہو کر میدان چھوڑ کر بھاگ نکلے اور شکست کھائی قریش کے صنادید مین ستّر
مقتول اور ستّر قید ہوئے۔ ابولہب کو مکہ مین جب اس شکست فاش کی
خبر پہنچی تو نو دن کے بعد وہ قلق اور رنج سے مرگیا۔ اہل اسلام کیطرف سے
چودہ جانبازون نے شہادت پائی۔ آنحضرت کا وندانِ مبارک دشمنون
کے پتھر سے شہید ہوا اور آنحضرت کی خود سر مبارک پر ٹوٹ گئی اور خون
چہرۂ مبارک پر بہا۔ شہرۂ آفاق تلوار ذوالفقار اسی جنگ مین ہاتھ آئی
حضرت علی نے عاص بن منبہ کو قتل کیا اور اُس سے اسکی تلوار ذوالفقار
لیکر آنحضرتؐ کے نذر کی آپ نے اسکو حضرت علی ہی کو بخشی۔ اس فتح نے

۱۲۱

Marfat.com

اسلام کی بنا کو مستحکم کردیا **غزوہ احد** ہجرۃ کے تیسرے سال ۷ ریاہ ا
شوال کو واقع ہوا - اسکو جنگ بدر نے برانگیختہ کیا تھا - اسلئے کہ جب
جنگ بدر سے باقیماندہ مشرکین جان بچا کر بھاگتے ہوئے مکہ مین داخل
ہوئے تو انہون نے اور اُن لوگون نے جنکے باپ بھائی وغیرہ رشتہ دار
جنگ بدر مین مارے گئے تھے اہل مکہ کو انتقام کے لئے جوش دلایا مشرکین
نے جنکا تعلق شام سے آنے والے قافلہ کی تجارت کے ساتھ اپنے اُس
مال و اسباب سے انتقام کے لئے مدد دینے کا وعدہ کیا - جناب سالتمآب
کے ساتھ جنگ کی تیاریان مکہ مین ہونے لگین - ابو سفیان کو لشکر کی سرداری
دی گئی - وہ مع اپنی بیوی ہند بنت عتبہ کے روانہ ہوا - قریش کے اور
رؤسا بھی مع بیویون کے فوج مین شریک ہوئے - عورتونکے پاس
دف تھے وہ بدر کے مقتولین کو یاد کرکے روتین اور کفار کو جوش
دلاتین - قریش کے سردارون نے اپنے اپنے حبشی غلامونکو بھی ہمراہ لیا
تھا - حبشی بن حرب جبیر بن مطعم کا غلام تھا یہ غلام حربہ پھینکنے مین بہت
مشہور تھا - اُسکے آقا نے اُس سے کہا کہ اگر تو میرے چچا کے عوض حضرت
حمزۃ کو قتل کرے تو تو آزاد ہے - ابو سفیان کی بیوی ہند نے وحشی سے
کہا کہ اگر تو حضرت حمزۃ کو میرے باپ عتبہ کے عوض قتل کریگا تو مین تجھے
اپنا سارا زیور بخشونگی اور تجھے مالامال کردونگی - غرض اسطرح وعدہ وعید

Marfat.com

اور ساز و سامان کے ساتھ لشکر کفار مدینہ منورہ پر دھاوا کرنے کے لئے
مکہ سے روانہ ہوا۔ وہ تین ہزار تھے جنمین سات سو زرہ پوش تھے اور
دو سو گھوڑے اور پندرہ عورتین تھین مکہ سے حضرت عباس نے
لشکر کفار کی عظیم الشان تیاری دیکھکر ایک تیز رفتار شتر سوار کو مدینہ
بھیجا تاکہ وہ حضرت رسول خدا کو اس مہم کی خبر دے۔ آنحضرت مع اصحاب
وفادار اور رفقاء جانثار کے جلد جلد تیاری کر کے مدینہ منورہ سے باہر
نکلکر احد کی پہاڑی پر خیمہ زن ہوئے لشکر اسلام مین سات سو مجاہدین تھے
جن مین سو مرد زرہ پوش تھے۔ اور صرف دو گھوڑے تھے ایک آنحضرت
کے اور دوسرا ابی بردہ کے پاس تھا۔ لشکر کفار منزلین طی کرتا مدینہ سے
کچھ فاصلہ پر پہنچ گیا۔ اہل مدینہ نے اس جگہ کاشت کی تھی کفار نے اپنے
اونٹ اُن کھیتون مین چھوڑ دئیے اور سب کھیت پامال کر دئے مشرکین نے
اپنے لشکر کو ترتیب دیا میمنہ پر خالد بن الولید اور میسرۃ پر عکرمہ بن ابی جہل
مقرر ہوئے۔ آنحضرت نے جبل احد کو پس پشت کیا اور وہان گھاٹی پر
پچاس تیر انداز متعین فرمائے۔ جنکے سرگردہ عبداللہ بن جبیر تھے آنحضرت
نے اُن کو حکم دیا کہ تم اس جگہ سے حرکت نہ کرنا اگر دشمن عقب سے ہم پر حملہ کرین
تو اُن کو تیر مار کر پسپا کر دینا اسی جگہ پر ثابت قدم رہنا۔ اگر ہمکو فتح ہو یا
شکست ہو تم جب تک مین تمکو حکم نہ دون اس مقام سے نہ ہلنا۔

آنحضرت

Marfat.com

آنحضرتؐ نے اُس روز دو زرہ پہنی تھی طرفین سے لڑائی شروع ہوئی لشکر کفار کا علم بردار طلحہ بن طلحہ میدان مین آگے بڑھا۔ حضرت علی نے اسکو دو ٹکڑے کر دیا۔ لشکر کفار پر ہیبت چھا گئی۔ لشکر اسلام مین نعرہ اللہ اکبر بطور شکریہ کے بلند ہوا۔ حضرت علی اور حمزہ وابو دجانہ کفار کی صفون مین گھس پڑے۔ کفار تاب نہ لا کر پسپا ہو گئے عورتین بھاگ کر پہاڑ پر چڑھ گئین۔ لشکر اسلام فتح پا کر کفار کا مال و اسباب لوٹنے کے لئے ٹوٹ پڑا بعض تیر اندازون نے جو فوج کی پشت پر حفاظت کے لئے متعین تھے اور جنکو آنحضرتؐ کا تاکیدی حکم تھا کہ وہانسے کسی حالت مین جنبش نہ کرین اپنی جگہ چھوڑ کر لوٹ مین مصروف ہو گئے۔ جب خالد بن الولید نے دیکھا کہ ناکہ کی حفاظت کے لئے کم لوگ ہین تو فورًا انپر حملہ کیا اور انکو قتل کر کے لشکر اسلام کی پشت پر حملہ آور ہوا اور جہان رسول خدا مع چند اصحاب اکابر کے کھڑے تھے پہنچ گیا۔ کفار نے جب اپنے سوار دیکھے وہ بھی لوٹ آئے اور مسلمانونپر حملہ آور ہوئے مسلمانونمین سخت پریشانی پھیل گئی لڑائی سخت ہوئی۔ اصحاب وفادار نے آنحضرتؐ کو درمیان مین لے لیا اور سینہ سپر ہو کر دشمنون سے لڑنے لگے۔ آنحضرتؐ نے ایک گروہ کفار کو آگے بڑھتے ہوئے دیکھکر حضرت علیؑ سے فرمایا کہ انپر حملہ کرو۔ چنانچہ آپ نے حملہ کیا اکثر کو تہ تیغ کیا اور باقی ماندہ کو پسپا و منتشر۔ پھر ایک اور گروہ

Marfat.com

نظر آیا آنحضرتؐ نے پھر حضرت علی سے ارشاد فرمایا۔ حضرت علی نے بعض
کو قتل بعض کو پریشان کر دیا حضرت علی کی اس جان نثاری پر متعجب ہو کر
جبرئیل نے کہا کہ یا رسول اللہ یہ معاونت ہی۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کیون نہ ہو
وہ مجھ سے ہین اور مین اُنسے ہون جبرئیلؑ نے کہا کہ مین بھی آپ دونون
سے ہون اُسوقت غیب سے آواز آئی کہ لا فتی الا علی لا سیف
الا ذوالفقار عالم مین بجز علی کے کوئی جوان جانباز نہین ہی اور نہ
بجز ذوالفقار کے اور کوئی تلوار بران ہی۔ ابودجانہ نے تو گویا اپنی پیٹھ
کو آنحضرتؐ کے لئے ڈھال بنائی تھی حضرت حمزہؓ جنگ مین مصروف تھے
کہ وحشی غلام نے جو ایک پتھر کی آڑ مین گھات لگائے بیٹھا تھا۔ حضرت حمزہؓ
کیطرف حربہ پھینکا جو آپ کی ناف پر لگ کر دونون پاؤن مین سے نکل
گیا۔ وہین آپ جان بحق ہو گئے۔ حبشی نے اسپر بس نہ کی بلکہ شکم مبارک سے
جگر نکالکر ہند زوجہ ابی سفیان کے پاس لے گیا۔ ہند نے اُسکو دانتون
سے چبایا۔ پھر حبشی کے ہمراہ میدان جنگ مین جاکر حضرت حمزہؓ کی لاش
مطہر کو قطع و برید کیا اور اُسکے ٹکڑے بطور ہار کے اپنے گلے مین پہن لئے
اور حبشی کو اپنا تمام زیور دیدیا۔ آنحضرتؐ کو حضرت حمزہؓ کے قتل ہونے
پر بہت رنج ہوا۔ ایک موذی نے تاک کر اس زور سے آنحضرت کی
پیشانی پر پتھر مارا کہ آپ سنبھل نہ سکے حضرت علی نے آپکو فوراً اوٹھالیا

Marfat.com

لشکر اسلام کا علم بردار مصعب بن عمیر کے شہید ہونے پر دشمنون نے آنحضرتؐ کی شہادت کی خبر مشہور کرادی جس سے اسلامی لشکر اور بھی پریشان ہوگیا۔ کعب بن مالک نے آنحضرتؐ کو پہچانا اور فورًا باواز بلند ندا کی کہ اے مسلمانو خوشخبری تمھارے لیئے۔ حضرت رسول خدا بفضل خدا زندہ وسلامت ہین آنحضرتؐ نے سخت جنگ کی تیرکش مین ایک تیر باقی نہ رہا۔ کمان ٹوٹ گئی۔ دندان مبارک شہید ہوا۔ ہونٹ اور رخسار کو زخم پہنچا۔ چہرۂ انور خون آلودہ ہوا۔ آپ خون پونچھتے اور فرماتے کہ اس قوم کو کیونکر نجات ہوگی جسنے اپنے نبیؐ کے منھ کو خون سے رنگا اور اوس نبیؐ کا بجز اسکے کہ وہ خدائے پاک کی طرف رہنمائی کرتا ہی اور کوئی گناہ نہین مسلمانون سے ستر شہید ہوئے اور مشرکین نے بائیس ۲۲ مقتول چھوڑے مشرکین نے اسقدر نقصان کو غنیمت سمجھکر مکہ کا رخ کیا۔ مگر راستہ مین لوٹ کر اہل اسلام کا کام تمام کرنیکا ارادہ کیا۔ آنحضرتؐ نے اپنے اصحابؓ کو یہ خبر سنائی۔ اصحاب جان نثار باوجود زخمون کے لبیک وسعدیک کہکر حاضر ہوئے مدینہ سے تین منزل کے فاصلہ پر بمقام حمراء الاسد فروکش ہوئے اور لشکر کے گرد آگ روشن کرنے کے لیئے حکم دیا۔ ابوسفیان وغیرہ کو جب اہل اسلام کے اس عزم کی خبر ہوئی ڈر گئے اور بجائے پلٹنے کے فورا روانہ ہوکر مکہ معظمہ

مین دم لیا۔ آنحضرتؐ نے اُن کا چند دن انتظار کیا۔ اور مدینہ منورہ کی طرف مراجعت فرمائی۔

حنین مکہ اور طائف کے درمیان ایک وادی کا نام ہے جہان غزوۂ حنین مکہ کی فتح کے بعد ماہ شوال ۸ھ مین ہوا وجہ اس غزوہ کی یہ ہوئی کہ قوم ہوازن نے جب آنحضرتؐ کی شاندار فتح مکہ کی خبر سنی تو مالک بن عوف النصری رئیس ہوازن نے اپنی قوم کو جناب رسالتمآب سے لڑنے کیلئے آمادہ کیا اُسنے اُنسے کہا کہ لشکر اسلام کو دیکھتے ہی تم سب میانون کو توڑ کر ایکبارگی حملہ کرنا۔ جب جناب رسالتمآب کو بنی ہوازن کے ارادہ کی خبر ہوئی آنحضرتؐ نے بھی چلنے کی تیاری کی صفوان بن امیہ جو مشرک تھا سامان حرب بہت کثرت سے رکھتا تھا۔ آنحضرتؐ نے اُس سے ایک سو زرہ بطور عاریت کے طلب کی صفوان نے کہا کہ اے محمدؐ کیا آپ غصبا چاہتے ہین۔ آنحضرتؐ نے جواب دیا نہین بلکہ عاریۃً اور اون کے واپس کرنے کے لئے ضمانت دیجائیگی۔ صفوان نے کہا کہ اسمین حرج نہین ہی۔ چنانچہ اُسنے ایک سو زرہ عاریۃً دی۔ آنحضرتؐ نے کوچ فرمایا اور آپکے ساتھ بارہ ہزار کا لشکر تھا بنی ہوازن پہلے ہی سے وادی مین پہنچ گیا تو دشمن چھپے بیٹھے تھے لشکر اسلام ابھی اُس تنگ وادی سے گذر رہا تھا کہ دشمنون نے گھات سے

نظر

Marfat.com

نکلکر حملہ کیا۔ جھٹ پٹے کا وقت تھا۔ لشکر اسلام مین اس ناگہانی حملہ
سے پریشانی پھیل گئی۔ آنحضرتؐ دہنی طرف ہوگئے اور بآواز بلند پکارے
کہ لوگو ادھر آؤ مین رسول خدا محمد بن عبداللہ ہون۔ آنحضرتؐ نے تین دفعہ
فرمایا۔ حضرت عباسؓ آپکے بغلہ دلدل کی لگام پکڑے ہوئے تھے حضرت
عباسؓ بلند آواز تھے آنحضرتؐ نے فرمایا اے عباس آپ بآواز بلند پکارئیے
حضرت عباسؓ نے ارشاد نبوی کی تعمیل کی لوگون نے کہا کہ لبّیک لبّیک
جب آنحضرتؐ نے جنگ کی شدت کو دیکھا تو فرمایا کہ مین پیغمبر ہون
مین جھوٹھ نہین کہتا۔ مین عبدالمطلب کا فرزند ہون۔ اب تنور گرم ہوا۔
پھر آپنے دلدل سے فرمایا کہ ذرا زمین سے نزدیک ہو۔ دلدل نے فوراً
اپنا پیٹ زمین سے لگا دیا آنحضرتؐ نے مٹھی بھر مٹی زمین سے لیکر
مشرکین کی طرف پھینکی۔ اُن کو شکست ہوئی۔ اُس روز چار مسلمان شہید
ہوئے اور ستّر کفار مارے گئے اور بہت سے مسلمان ہوگئے۔ اس جنگ
مین چھ ہزار قیدی اور چوبیس ہزار شتر اور چالیس ہزار اوقیہ چاندی اور
چالیس ہزار سے زیادہ بھیڑ بکریان غنیمت مین آئین۔ آنحضرت نے وہان
سے وقت روانگی رستہ مین ایک عورت مقتولہ کو دیکھا اور دریافت
فرمایا کہ اسکو کسنے مارا ہے۔ عرض کی گئی کہ خالد بن الولید نے آنحضرتؐ نے
فرمایا کہ خالد سے کہدو کہ عورت یا بچہ یا وہ شخص جو بعوض اجرت کے

Marfat.com

لڑنے آیا ہو نہ مارا جائے

اَلْمُصْدِرِي الْبِيضِ حُمْرًا بَعْدَ مَا وَرَدَتْ
مِنَ الْعِدٰى كُلَّ مُسْوَدٍّ مِنَ اللِّمَمِ

المصدرین من اصدر عن مورد الماء ارجع البیض السیوف المصقولة اللمم جمع لمة الشعر المجاوز شحمة الاذن المسترسل الی منکب المعنی اولئک الابطال یوردون سیوفهم البیض فی لمم العدی المسودة فیخرجونها حمرا لکونها ملطخة بالدم المسفوک ترجمہ وہ بہادران اسلام اپنی سفید تلواروں کو دشمنوں کی سیاہ زلفوں مین داخل کرکے بسبب خون آلودہونیکے سُرخ پوش نکالتے ہین۔ اس شعر مین عمدگی کے ساتھ تینوں رنگ مذکور ہین۔

وَالْكَاتِبِينَ بِسُمْرِ الْخَطِّ مَا تَرَكَتْ
اَقْلَامُهُمْ حَرْفَ جِسْمٍ غَيْرَ مُنْعَجِمِ

المراد بالکاتبین الطاعنون سُمر الخط الرماح التی تباع بالخط یراد بها السهام التی بها خطوط سُمر تحت ویاشها من الصنع والمراد باقلام اسنة الرماح حرف طرف غیر منعجم مهمل غیر منقوط ای غیر مجروح المعنی هم الطاعنون بسمر الرماح الخطیة حتی لم تترک اسنة رماحهم طرف جسم من

اجسام العدی الا مجروحًا ویکون المعنی هم الطاعنون بالسهام السمر الخطوط ما لم تصل الیه اسنة رماحهم من طرف جسم غیر مطعون ای یرمون بالسهام ما لم یصل الیه رماحهم ترجمہ: وہ بہادران اسلام، گندم گون تحریروں سے منقش تیروں سے چھاننے والے ہیں۔ اس جسم جسم کو جسکو انکے قلم نما نیزوں کے پہلوں نے غیر منقوط یعنی غیر مجروح چھوڑا تھا۔ اسطرح پر بھی ترجمہ کیا جائے کہ وہ سب خط شہر کے نیزوں سے خوشنویسی کرنیوالے یعنی زخم کرنیوالے ہیں۔ انکے نیزوں نے کسی ایک جسم کے حصہ کو بلا زخم کے نہ چھوڑا۔ لفظ خط کی رعایت کے خاطر کتابت۔ قلم۔ حرف، وغیرہ یہاں بخوبی مذکور ہیں۔

شَاکِي السِّلَاحِ لَهُمْ سِيمَا تُمَيِّزُهُمْ
وَالْوَرْدُ يَمْتَازُ بِالسِّيمَا مِنَ السَّلَمِ

شاکی السلاح تام السلاح والجامعین لانواع شاکی مقلوب شائك ای ذی شوکة ونظیره هار من هائر سیما علامة السلام نوع من الشجر المعنی هم تاموا الا ... علامة من مکارم الاخلاق یمتازون بها من الاعداء ... السلاح کما یمتاز الورد بسیماه التی هي طیب الرائحة ...

Marfat.com

المنظر من شجر الشوك ترجمہ وہ سب از سرتاپا سلاح پوش تھے مگر اُن میں خاص علامتیں تھیں جن سے وہ دشمنانِ سلاح پوش سے ممتاز ہو جاتے تھے جسطرح گلاب بسبب اپنی نشانی دخوشبو کے، درخت خاردار سے ممتاز نظر آتا ہی

تُهْدِي إِلَيْكَ رِيَاحُ النَّصْرِ نَشْرَهُمْ
فَتَحْسَبُ الزَّهْرَ فِي الْأَكْمَامِ كُلَّ كَمِي

تهدي ترسل رياح النصر الرياح التي يحصل بها النصر النشر طيب الرائحة الاكمام جمع كم غلاف الازهار كمي شجاع المعنى تاتي الرياح الناصرة التي تهب من تلقائهم بطيب رائحتهم فتظن كل شجاع مستور جسده بالسلاح زهرا في الاكمام ترجمہ ظفر بخش ہوا اُن بہادروں کی بوئی خوش تمھاری طرف لاتی ہیں۔ پس ہر ایک سلاح پوش بہادر کی نسبت پتیوں میں پوشیدہ خوشبودار پھول کا گمان ہوتا ہی

كَأَنَّهُمْ فِي ظُهُورِ الْخَيْلِ نَبْتُ رُبًى
مِنْ شِدَّةِ الْحَزْمِ لَا مِنْ شِدَّةِ الْحُزُمِ

ربى جمع ربوة ما ارتفع من الارض ونبتها يكون ثابت شدة الحزم قوة الرائي الرصيف الحزم جمع حزام ما يشد به السرج على الفرس المعنى هم ثابتون على ظهور الخيل

Marfat.com

کنبت دبی من اجل قوۃ رائہم لامن ربط الحزم ترجمہ
وہ سب گھوڑون کی پیٹھو پر بسبب اپنی قوت حزم و عزم کے نہ بسبب
تنگون کے مضبوط کسے جانے کے گویا ٹیلون پر کے مضبوط درختان

درخت تھے

طَارَتْ قُلُوبُ الْعِدَىٰ مِنْ بَأْسِهِمْ فَرَقًا
فَمَا تُفَرِّقُ بَيْنَ الْبَهْمِ وَالْبُهَمِ

طارت القلوب اضطربت وتحیرت الباس الشدۃ فرق خوف
تفرق تمیز البہم بفتح الباء وسکون الہاء جمع بہمۃ اولاد الضان
والمعز والبقر البہم کعنق جمع بہمۃ شجاع شدید الباس لا
یبالی من این یوتی المعنی اذا رای العدیٰ شدتہم فی الحرب دہشوا
واضطربت قلوبہم ولو کانوا ابطال الاصار واسخالا لا فرق بینہم
بینہما ترجمہ دشمنون کے دل اُن جانبازون کی سختی کی وجہ سے مارے
خوف کے ففر و ہو گئے مین بھیڑون اور بکریون کے بچون اور دشمنون کے
بہادرون مین کوئی فرق نہ تھا۔

وَمَنْ تَكُنْ بِرَسُولِ اللهِ نُصْرَتُهُ
إِنْ تَلْقَهُ الْأُسْدُ فِي آجَامِهَا تَجِمِ

اسد جمع اسد آجام جمع اجمۃ غابات مستترہ بالاشجار
الملتفۃ تجم من وجم تسکت وتحزن المعنی من یتشرف بنصرۃ

Marfat.com

النبی ولقی الاسود فی غاباتہا لم تزأر بل بقیت ساکتۃ وحزینۃ
ترجمہ دشمنون کے بہادر بکریون کے بچون کی طرح اگر خوف زدہ ہو جائے
تو تعجب نہین اسلیئے کہ (جس شخص کو خدائے پاک کے رسول مطلق کی امداد ہو
پس اگر اُس سے شیرون کا اُنکے نیستانو نمین مقابلہ ہو جائے تو وہ سب شیر
دم بخود رہ جائین اور اپنی شکست پر) رنجیدہ ہون

وَلَنْ تَرٰی مِنْ وَّلِیٍّ غَیْرَ مُنْتَصِرٍ
بِہٖ وَّلَا مِنْ عَدُوٍّ غَیْرَ مُنْقَصِمٖ

ولی محب للنبی مؤمن بہ منقصم من القصم وھو القطع
مع الابانۃ المعنی لن تجد محبیہ الا ظافرین منصورین
ببرکتہ واعدائہ الا مقہورین ترجمہ پس ہرگز آنحضرت کے
کسی محب کو غیر ظفریاب اور آنحضرت کے کسی دشمن کو غیر شکستہ نہ دیکھوگے

اَحَلَّ اُمَّتَہٗ فِیْ حِرْزِ مِلَّتِہٖ
کَاللَّیْثِ حَلَّ مَعَ الْاَشْبَالِ فِی الْاُجُمٖ

احل انزل امتہ جماعتہ من المسلمین الحرز ما یحرز فیہ الشئ
ای الحصن الملۃ الشریعۃ اللیث الاسد الاشبال جمع شبل
ولد الاسد الاجم جمع اجمۃ الغابۃ المعنی انزل جماعتہ
فی حصن شریعتہ الحافظ لمن دخلہ کما انہ لا یستطیع احد

ان یدخل

Marfat.com

الدخول على الاسد اذا اقام مع اشباله فی الغابة ترجمہ
(گویا آنحضرتؐ نے) اپنی قوم کو اپنے دین کے قلعہ مین جگہ دی ہے جسطرح شیر
مع اپنے بچون کے نیستان مین (بلا کسی خطرے کے) قیام پذیر ہوتا ہے غرض
یہ ہے کہ دین اسلام ہمیشہ رہنے والا ہے اور اسطرح قوم اسلام بھی ہمیشہ باقی ہے

كَمْ جَدَّلَتْ كَلِمَاتُ اللّٰهِ مِنْ جَدِلٍ
فِيْهِ وَكَمْ خَصَمَ الْبُرْهَانُ مِنْ خَصِمِ

جدلت قطعت وازالت الجدال والمراد بكلمات الله القرآن
المجيد جدل رجل كثير الجدال فيه اى فی شان النبی خصم
ازال الخصومة البرهان الدليل القاطع خصمٌ كثير الخصومة
المعنی كثيرا ما ازال القرآن المجيد جدال المجادل فی امر النبی و
كثيرا ما قطع دليله القاطع خصومة الرجل الشديد الخصومة
ترجمہ کئی مرتبہ قرآن مجید نے آنحضرتؐ کی شان مین سخت اعتراض کرنے
والے (کی بحث) کو رد کیا ہے اور کئی مرتبہ ثبوت بیّن اور دلیل قاطع
منکر رسالت پر غالب ہوئی ہے۔ اول مصرع مین ایک واقعہ کی طرف اشارہ
ہے کہ چند یہود نے ایک قریش سے کہا کہ تم اپنے نبی محمد سے روح کی نسبت
اور اصحاب الکہف اور ذوالقرنین کے حالات دریافت کرو اگر محمد ان
باتون کی نسبت تفصیلی جواب دین یا مطلق کچھ نہ کہین تو تم سمجھ لو وہ نبی بر

حق نہین ہین اور اگر وہ اُن باتون کی نسبت کچھ بیان کرین اور کچھ پوشیدہ
رکھین تو اُن کے نبیؐ ہونے مین شک نہین - چنانچہ قریش نے اُن باتون
کی نسبت آنحضرتؐ سے دریافت کیا اور یہ آیت نازل ہوئی کہ قُلِ
الرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّي یعنی رُوح خدائے پاک کے امر سے ہے اور اصحاب
الکہف اور ذوالقرنین کے قصہ مختصر نازل ہوئے دوسرے مصرع مین
آنحضرتؐ کے معجزون کی طرف اشارہ ہو جنھون نے منکر رسالت کو قائل
کر دیا - ازآن جملہ انشقاق القمر کا معجزہ ہو جسکا بیان تحریر ہو چکا - دوسرا
یہ ہو کہ ایک مرتبہ آنحضرتؐ نے کسی منزل پر قیام فرمایا - اصحاب نے آپکے لئے
ایک درخت تجویز کیا کہ جسکے زیر سایہ آپ آرام فرماتے کہ ایک اعرابی آپکے
پاس آیا اور اپنی شمشیر میان سے برہنہ کرکے کہنے لگا کہ اے محمدؐ اب آپ
کو کون بچا سکتا ہو - آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اللہ اس لفظ کو سنتے ہی اسکے
ہاتھ مین رعشہ پیدا ہو گیا - خودبخود تلوار ہاتھ سے گر پڑی - اور اپنے
سر کو درخت سے اس زور سے ٹکرایا کہ اسکا دماغ بھی نکل آیا - روایت
ہے کہ ابولہب کی زوجہ کو جسکو خدائے پاک سے حمالۃ الحطب یعنی لکڑیان
ڈھونے والی کا نام ملا تھا جب خبر پہنچی کہ اسکی اور اُسکے شوہر ابولہب کی
مذمت مین سورہ تبت یدا ابی لھب نازل ہوا - ایک پتھر لیکر
فوراً آنحضرتؐ کے پاس آئی - آپ مسجد مین مع حضرت ابی بکرؓ کے تشریف

Marfat.com

فرماتے تھے۔ خدا اپنے نبی کا حافظ تھا۔ اُسنے آنحضرت کو نہ دیکھا۔ حضرت اُبوبکر سے کہا کہ تمھارے صاحب کہاں ہیں میں سنتی ہوں کہ اونھوں نے میری ہجو کی۔ خدا کی قسم اس پتھر سے اُن کا منہ توڑ دونگی لعنہا اللہ لعنًا وبیلا

كَفَاكَ بِالْعِلْمِ فِي الْأُمِّيِّ مُعْجِزَةً
فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَالتَّادِيبِ فِي الْيُتُمِ

الباء زائدة ای کفاك العلم الامي من لم يتعلم الكتاب ولا يكتب وهو باقي على جبلته الجاهلية الزمان الذى لا علم فيه وهو الزمان قبل بعثه التاديب التأدب بمكارم الاخلاق في اليتم في حال كونه يتيما المعنى يكفيك من المعاجز وقوفك على جميع العلوم وانت غير متعلم لا تكتب وزمانك الجاهلية لا ضوء علم فيه وتادبك بمكارم الاخلاق وقد مات عنك ابوك في حال صغرك لان شان اليتيم ان يكون عطلا من الادب ومن اعظم معاجزه اتيانه بالشريعة السمحة البيضا المتضمنة بالعلوم وهو امى في زمانه زمان الجاهلية وتادبه بالخلق العظيم وامانته وهو يتيم ترجمہ آنحضرت کا اسرار غیبی پر مطلع ہونا اور عالم کی ہدایت کے لیے شریعت مشتمل بر علوم متنوعہ قائم کرنا، درآن حالیکہ آپ ناخواندہ تھے اور وہ بھی ایسے

Marfat.com

وقت میں جبکہ علم کا نام و نشان ملک عرب میں اُسوقت تہا اور آپکا بہترین اخلاق سے
آراستہ ہونا درآں حالیکہ آپ کے سر سے بزرگوں کا سایہ بچپن ہی سے
اوٹھ گیا تھا یہ دونوں باتیں آپکے لئے بطور معجزے کے کافی ہیں
بیان کیا جاتا ہی کہ آنحضرت ہنوز تولد بھی نہ پائے تھے یا کہا جاتا ہی
کہ دو برس اور چار مہینے کے تھے کہ آپ کے والد بزرگوار حضرت
عبداللہ نے قضا کی - آپکی والدہ محترمہ نے وفات پائی جبکہ آپکی عمر
چھہ برس یا چھہ برس اور آٹھہ مہینے کی تھی - پس آپ یتیم ہو گئے نہ والد کی
بزرگانہ نگرانی رہی اور نہ ماں کی مامتا آمیز نظر آپ کے دادا حضرت عبدالمطلب
نے آپکی پرورش فرمائی - حضرت عبدالمطلب اپنی قوم قریش کے سردار تھے
جنکے لئے کعبہ کے زیر سایہ مسند بچھائی جاتی اُسپر بسبب آپکی تعظیم کے آپکے
سوا اور کوئی بیٹھنے کا مجاز نہ تھا - آپکے فرزند اور قریش کے روسا آپکے
دائیں بائیں بیٹھتے - جناب رسالتمآب کا وہاں تشریف آوری کا اتفاق
ہوتا تو آپ مسند پر رونق افروز ہوتے - قریش اسکو پسند نہ کرتے اور آپکو
وہاں بیٹھنے سے روکنا چاہتے - اسوقت حضرت عبدالمطلب فرماتے کہ
اسے قوم میرے اس بیٹے کو چھوڑ دو خدا کی قسم اس بچہ کے لئے شان عظیم ہی
میں اُسدن کو دیکھ رہا ہوں کہ عنقریب وہ تمہارا سردار ہوگا پھر حضرت
عبدالمطلب آنحضرت کو اپنی گود میں لیتے اور آپکے منہ کو پیار کرتے اور آپکی

Marfat.com

بیٹھ پر ہاتھ پھیرتے اور فرماتے کہ میں نے اس پیار سے پاکیزہ تر پیار
نہیں دیکھا۔ پھر آپکے بیٹے حضرت ابی طالب کی طرف متوجہ ہوتے اور
فرماتے کہ اے بیٹے تم اسکو پہچاننا اور اسکا ساتھ دینا اسلئے کہ یہ تنہا اور
یکتا ہے۔ مانند ماں کے اس سے محبت رکھنا۔ کوئی ناگوار چیز اسے پہنچنے نہ
پائے۔ پھر آپ آنحضرت کو اپنے دوش مبارک پر اوٹھاتے اور خانہ
کعبہ کے گرد سات طواف دیتے۔ اثناء راہ میں آپ لات اور عزیٰ
بت کے قریب آنحضرت کو نہ لیجاتے اسلئے کہ آپ کو علم تھا کہ آپکے
اس ہونہار پوتے کو بتوں سے نفرت ہے۔ آنحضرت آٹھ برس کے تھے
کہ حضرت عبد المطلب سخت علیل ہوئے۔ ہر چند سخت علالت میں آپ
آنحضرت کو اپنے سینہ سے جدا نہ کرتے۔ ابو طالب آنحضرت کے والد بزرگوار
کے حقیقی بھائی تھے جب علالت خطرناک ہو گئی آنحضرت آپکے سرہانے بیٹھے
اور آپکی آنکھ سے آنحضرت کی جدائی کے سبب آنسو جاری تھے کہ آپ نے
ابو طالب کو یاد فرمایا اور کہا کہ اے ابا طالب مجھو اس یکتائے زمانہ
بچہ کی نگرانی کا خیال رکھنا۔ افسوس ہے کہ یہ بچہ باپ کی شفقت
سے محروم رہ گیا اور ماں کی محبت کا ...
یہ بچہ تمہارے پاس بمنزلہ بیٹے کے ہے ... اس
بچہ کی نسبت وصیت نہیں کرتا۔ اسکو تمہارے سپرد کرتا ہوں اسلئے

Marfat.com

کہ تم اور اسکے والد ایک ہی ماں سے ہو۔ خدا کی قسم یہ بچہ قریش کا فرمانروا
ہوگا اور اوسکو خدائے پاک سے وہ عروج اور ترقی ہوگی کہ کسی پیغمبر نے
نہین پائی اے اباطالب کیا تمنے میری اس آخری وصیت کو منظور کی
ابوطالب نے عرض کی کہ ہان خدا گواہ ہے آپکے ارشاد کی تعمیل کرونگا پھر
حضرت عبد المطلب نے فرمایا اے اباطالب اپنا ہاتھ لاؤ ابوطالب نے ہاتھ
دراز کیا آپنے اپنے ہاتھ کو اسپر رکھکر عہد و پیمان کو مضبوط کیا۔ اور فرمایا کہ
اب موت آئے کہ مین اپنے بارِ گران سے سبکدوش ہوگیا۔ آپ آنحضرت
کو اُسکے بعد پیار کرتے اور بار بار فرماتے کہ کاش مین اس بچہ کا زمانہ اقبال
اپنی آنکھونسے دیکھتا۔ یہان تک کہ آپ نے قضا کی انا للہ وانا
الیہ راجعون حضرت ابوطالبؑ نے آنحضرتؐ کی تربیت اور پرورش
اپنے ذمہ لی شب و روز ایک لمحہ کے لیئے آنحضرتؐ کو اپنی آغوش سے
دور نہ کرتے حتی الامکان آنحضرتؐ کی نگرانی اور محافظت مین کوئی دقیقہ
اوٹھا نہ رکھتے شب کو اپنے پاس آنحضرتؐ کو سُلاتے۔ آپکی بیوی فاطمہ
بنت اسد امیر المؤمنین علیؑ کی والدہ صاحبہ آنحضرتؐ پر اشفاق مادرانہ
فرماتین۔ آنحضرتؐ نے ان خاتون محترمہ کی گود مین پرورش پائی۔
آنحضرتؐ اپنی اس مربیہ کے شکر گذار تھے۔ اور اونکے اشفاق و محبت کی
اکثر تعریف فرماتے مدینہ کو آنحضرتؐ کے ساتھ ہجرت کی اور مدینہ مین آپ

وفات

آپ وفات ہوئین - آنحضرتؐ نے انکو اپنے قمیص کا کفن پہنایا تھا - آنحضرتؐ
اپنے مربی چچا ابو طالب کے ساتھ حرب الفجار مین شریک تھے - اُسوقت
آپکی عمر چودہ سال کی تھی - جنگ مین آپکی شرکت سے فتح ہوتی - قریش
اسی وجہ سے ابو طالب سے آنحضرتؐ کے رزمگاہ مین لانے کے لئے
عرض کرتے - جب آنحضرتؐ پچیس برس کے تھے اُسوقت حضرت ابو طالبؑ نے
آنحضرتؐ کی شادی حضرت خدیجہ سے کرادی - آنحضرتؐ کو چالیسوین سال
نبوت و رسالت کا شرف ملا عام الفیل سے چالیسوین سال ۲۷ رجب روز دوشنبہ
آنحضرتؐ کو خدائے پاک نے پیغمبری کا جلیل القدر عہدہ بخشا - حضرت
ابو طالب کی حمایت اور معاونت بدستور جاری رہی قریش دشمن ہوگئے تھے
مگر حضرت ابو طالب کی حمایت اور وجاہت کے سبب کسی کی مجال نہ تھی کہ
آنحضرتؐ کو ستائے حضرت ابو طالبؑ کے حین حیوۃ آنحضرتؐ امن کے
ساتھ تبلیغ رسالت کا کام انجام دیتے رہے - تا آنکہ حضرت ابو طالب نے ہجرۃ
سے تین سال پیشتر قضا کی - اس انتقال پر ملال سے ۳۵ پینتیس یا بقولے
پچپن یا بقولی تین روز پہلے حضرت خدیجہ نے وفات پائی تھی - آنحضرتؐ
کے رنج کی کوئی انتہا نہ تھی - ایک ہی سال مین ان دونوں بزرگوں نے رحلت
فرمائی - وہ عام الحزن یا سال رنج کہا جاتا ہے - قریش نے انواع و اقسام کی
ایذائین آنحضرتؐ کو دین مگر آنحضرت ثابت قدم رہے یہانتک کہ خدا تعالیٰ نے

Marfat.com

کا وعدہ پورا ہوکر رہا اور اُسکے نور نے عالم مین ظہور پایا۔

گناہونکی مغفرت اور قضاءِ حاجات چاہنا

خَدَمْتُهُ بِمَدِيحٍ أَسْتَقِيلُ بِهِ
ذُنُوبَ عُمْرٍ مَضَى فِي الشِّعْرِ وَالْخِدَمِ

المدیح ما یمدح بہ الاستقالۃ الاستغفار والخدم جمع خدمۃ المعنی تقربت الی النبی بہذا المدح لیغفر اللہ بسببہ ذنوبا قد اقترفتہا فی عمری بالمدح لابناء الدنیا والخدمۃ لہم ترجمہ مین یہ قصیدہ نعتیہ حضرت رسالت پناہی مین (اس غرض سے) عرض کرتا ہون کہ اسکی بدولت میرے اُس حصہ عمر کے گناہونکی مغفرت ہوجائے جو دنیوی لوگون کی مدح سرائی اور خدمت گذاری مین بسر ہوا

إِذْ قَلَّدَانِيَ مَا تُخْشَى عَوَاقِبُهُ
كَأَنَّنِي بِهِمَا هَدْيٌ مِنَ النَّعَمِ

الہدی ما یہدی الی الحرم للذبح ومن شانہ ان یقلد شئی فی عنقہ من نعل ونحوہ لیعلم انہ ہدی فلا یتعرض لہ احد والنعم ابل اوشاء ویکثر استعمالہ علی الابل المعنی لانہما یعنی

Marfat.com

المدح لارباب الدنیا والخدمة لهم جعلا فی عنقی قلادة آثام تخاف عواقبها کانني لاجلهما هدي یساق للذبح ترجمہ
اُن دونوں نے (میری گردن میں) اُن گناہونکا طوق پہنا یا ہے جنکا انجام خوفناک ہے گویا میں اُن دونوں کے باعث قربانی کا اونٹ ہوں (اور قربان گناہ کیطرف ذبح کیئے جانیکے لیئے لایا جارہا ہوں)

اَطَعْتُ غَيَّ الصِّبَا فِي الْحَالَتَيْنِ وَمَا
حَصَلْتُ اِلَّا عَلَى الْاٰثَامِ وَالنَّدَمِ

الغی الضلالة الصبا الفتوة المراد بالحالتین الشعر والخدم المعنی قادني الیهما جهالة الفتوة الضالة فاتبعت لها فمحصول ذلك ارتکاب الذنوب والندامة علیها ترجمہ میں نے (دنیوی لوگوں کی مدح اور خدمتگذاری میں) جوانی کی گمراہ کرنے والی جہالت (اور بے اعتدالی) کی پیروی کی بس مجھکو بجز گناہوں اور نیز افسوس کے اور کچھ حاصل نہ ہوا

فَيَا خَسَارَةَ نَفْسِي فِي تِجَارَتِهَا
لَمْ تَشْتَرِ الدِّيْنَ بِالدُّنْيَا وَلَمْ تَسُمِ

یا للاستعظام والتعجب لم تسم من سام یسوم ای لم تطلب الشراء ولم تقرر الثمن المعنی فاعظم بہ من خسران نفسي في

معاملتها لانها لم تاخذ الدين بدل الدنيا ولم تتصد لہ بل آثرت الدنيا الفانية على الدين الموصل الى دار النعيم ترجمہ پس میری جان کو اسکے سودے مین کیا ہی بھاری نقصان ہوا۔ اسلئے کہ اسنے دین کو بعوض دنیا کے نہ خریدا اور نہ اس معاملہ کا اسنے ارادہ کیا۔

وَمَنْ يَبِعْ آجِلاً مِنْهُ بِعَاجِلِهِ
يَبِنْ لَهُ الْغَبْنُ فِي بَيْعٍ وَفِي سَلَمِ

الآجل الآتي بعد اجل اى الآخرة العاجل الواصل على عجل اى الدنيا يبن يظهر الغبن الخداع السلم السلف هو البيع الذي يدفع فيه قيمة الشئ قبل ان يقبض المعنى من اشترى تمتع الدنيا بثواب الآخرة يظهر له في شرائه وسلفه خداع اذا كشف الغطاء اى عند موته ترجمہ کوئی شخص اپنے ثواب آخرت کو بعوض تعیش دنیائے (ناپائدار) کے بیچے پس اسکو ایسے خرید و فروخت اور سودے مین (عند المرگ) فریب ظاہر ہوگا۔

اِنْ آتِ ذَنْباً فَمَا عَهْدِي بِمُنْتَقِضٍ
مِنَ النَّبِيِّ وَلَا حَبْلِي بِمُنْصَرِمِ

المعنى ان كنت مذنبا فلا ينقطع ميعادا النبي لنا بشفاعته ولا ينصرم حبل رجائي ترجمہ اگر مین نے گناہ کیا ہی تو اس سے میرا معاہدہ

شفاعت

Marfat.com

(شفاعت آنحضرتؐ کے ساتھ) شکست نہ ہوگا اور نہ میری (امید کا) رشتہ ٹوٹنے والا ہے۔

فَاِنَّ لِيْ ذِمَّةً مِنْهُ بِتَسْمِيَتِيْ
مُحَمَّدًا وَهُوَ اَوْفَى الْخَلْقِ بِالذِّمَمِ

الذمۃ العہد والجمع الذمم المعنی فان لی من رسول اللہ صلوات اللہ علیہ وثیقۃ لکونی مسمی بمحمد ورسول اللہ اشد الناس وفاء بالوثائق ترجمہ اسلیے کہ میرا نام محمد ہونیکے سبب مجھے آنحضرتؐ سے عہد و پیمان حاصل ہے اور آنحضرتؐ عالم میں سب سے زیادہ عہد کے وفا کرنیوالے ہیں حدیث میں وارد ہے کہ آنحضرتؐ نے ان لوگوں سے وعدہ شفاعت فرمایا ہے جنکو آپکے ہمنام ہونیکا شرف حاصل ہے

اِنْ لَّمْ يَكُنْ فِيْ مَعَادِيْ آخِذًا بِيَدِيْ
فَضْلًا وَّاِلَّا فَقُلْ يَا زَلَّةَ الْقَدَمِ

المعاد العود الی الآخرۃ اخذ الید النصرۃ والامداد زلۃ من زل اذا زلق المراد بزلۃ القدم سوء الحال والوقوع فی المہالک قیل اثبات النفی محذوف بعد فقل ای ان لم یکن فی معادی آخذا بیدی فضلا فقل یا زلۃ القدم والا فقل یا ثبات لقدم المعنی ان لم یمدنی النبی بالشفاعۃ عند اللہ تفضلا احمد ضامنی لا السابقۃ منی

Marfat.com

تقتضی فی ذلک التفضل حین ارجع الی اللہ فلی سؤ الحال والوقوع فی المہالک والا ای وان ینصرنی النبی بالشفاعۃ فلی حسن المال وحصول النعیم ترجمہ (آنحضرت) اگر روز قیامت از روے فضل و کرم میری دستگیری فرمائینگے تو تو کہ دینا افسوس لغزش قدم پر (یعنی میرا انجام نیک نہ ہوگا) اور اگر ایسا نہ ہوگا (یعنی آنحضرت نے میری دستگیری از راہ کرم فرمائی) تو تو بول اٹھے کہ کیا ہی نیک انجام ہوا۔

حَاشَاهُ اَنْ يُحْرَمَ الرَّاجِيْ مَكَارِمَهُ
اَوْ يَرْجِعَ الْجَارُ مِنْهُ غَيْرَ مُحْتَرَمِ

حاشاہ تنزیہ لہ مکارم جمع مکرمۃ ھی الصفۃ المرضیۃ الفائض نفعہا علی الغیر والمراد بہا الطافہ وشفاعتہ الجار الاوی الی جوارہ او المستجیر المعنی انزہ النبی من ان یتیسر من شفاعتہ من اتاہ راجیا لہا او یعود من جنابہ من یاوی الیہ لیدا لحل انتہاکہ ترجمہ آنحضرت مستغنی او منزہ ہیں اس بات سے کہ آنحضرت کا امیدوار آپکے الطاف سے محروم رہے یا کہ آپکے زیر حمایت اسے آپکے زیر سایہ پناہ گزین ذلیل ہو کر واپس آئے

وَمُنْذُ اَلْزَمْتُ اَفْكَارِيْ مَدَائِحَهُ
وَجَدْتُهُ لِخَلَاصِيْ خَيْرَ مُلْتَزَمِ

افکار جمع فکر حرکۃ النفس فی المعقولات الزمت افکاری ای

Marfat.com

توجهت الی مدایح جمع مدیح خلاص نجاة ملتزم موضع الالتزام ای ملجاء المعنی منذ توجهت الی الثناء علی النبی وجدت ذلک من خیر ما اعتمد علیہ لنجاتی من مرضی **ترجمہ** جب سے مین نے آنحضرتؐ کی ثناخوانی مین اپنی فکرون کو صرف کیا ہے (اسوقت سے) مین نے اپنے مرض سے نجات کے لیئے بہترین ذریعہ پایا ہے

وَلَنْ يَفُوْتَ الْغِنٰى مِنْهُ يَدًا تَرِبَتْ
اِنَّ الْحَيَا يُنْبِتُ الْاَزْهَارَ فِى الْاُكُمِ

الغنی الیسار منہ ای من النبی تربت لتصقت بالتراب وصار فی ید التراب والمراد بہ خسرت وافتقرت الحیا المطر ینبت ینمی الازهار جمع زهر الاکم جمع اکمة الربی المعنی من المحال ان لاینال الغنی من النبی من تباعد الجد وصار مفتقرا کما انہ بنزول الغیث ینبت الازهار فی الاراضی المرتفعة التی لا یستقر الماء علیها **ترجمہ** آنحضرتؐ کے الطاف کی دولت میری محتاج اور بسبب گناہونکے خاک شدہ ہاتھ سے ہرگز نہ جائیگی جیسے کہ بارش جب ٹیلوں پر گرتی ہے تو وہان بھی (بہار) پھول کھلاتی ہے۔

وَلَمْ اُرِدْ زَهْرَةَ الدُّنْيَا الَّتِىْ اقْتَطَفَتْ
يَدَا زُهَيْرٍ بِمَا اَثْنٰى عَلٰى هَرِمِ

زهرة الدنیا بهجتها والاستلذاذ بالمال والغنی اقتطفت

قطف العنب اذا جناہ زھیر احد شعراء القصائد السبع المعلقات اثنی وصف ھرم بن سنان احد ملوک العرب المعنیٰ لا اطلب بالثناء علی النبی سید الانبیاء حطام الدنیا الذی نالہ زھیر اذ اثنی علی ھرم ملک عصرہ ترجمہ میں (آنحضرت سے) اپنی اس قصیدہ کے صلے میں (دنیا کی زینت یعنی مال نہیں چاہتا جو (شہرۂ آفاق شاعر) زہیر کو اسکے زمانہ کے (فیاض شاہ، ہرم (بن سنان) سے بسبب اسکی مدح گوئی کے دستیاب ہوئی تھی زھیر ابو کعب ابن ابی سُلمٰی بن اد بن طافحہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان عرب کے مشہور شاعروں میں سے ہے۔ وہ سبع معلقات میں تیسرے قصیدہ کا ناظم ہے۔ اسکا ہمعصر شاہ عرب ہرم بن سنان تھا۔ ہرم بہت فیاض بادشاہ تھا۔ زہیر جب قصیدہ پیش کرتا بیش بہا عطیہ پاتا۔ بلکہ ہرم زہیر پر اسقدر خوش تھا اور اسکے حکیمانہ کلام کو بحد پسند کرتا کہ جب زہیر محض سلام بجالاتا تو وہ فیاض اور قدر شناس شاہ نوازش شاہانہ اسکو عطا کرتا غرض ہرم کی نوازش زہیر پر بے حد وغیر معمولی تھی

سوائک عند حلول الحادث العمم	یا اکرم الخلق مالی من الوذ بہ

المعنیٰ یا اسمح الخلق لیس لی غیرک احد ألجاء الیہ عند نزول الحادث الشامل لجمیع الخلق المراد بہ ھول یوم القیامۃ او ھول الموت الذی یذوقہ کل حی ترجمہ اے سخی ترین عالم بجز آپکے میرے لئے کوئی اور ایسا نہیں ہے جس میں اُس عالمگیر آفت کے وقت پناہ کی درخواست کروں۔ مراد اُس آفت سے موت یا روز قیامت ہے

Marfat.com

اَوْلَنْ یَّضِیْقَ رَسُوْلَ اللّٰہِ جَاھُکَ بِیْ اِذَا الْکَرِیْمُ تَجَلّٰی بِاسْمِ مُنْتَقِمِ
الجاہ القدر والمرتبۃ والکرم المستفیض بی ای عنی الکریم المتجاوز عن
الذنب تجلی ظہر منتقم مواخذ بالذنب المعنی یا رسول اللہ ان کرمک
المستفیض یسع العاصی مثلی اذا ظہر للمواخذۃ یوم القیامۃ اللہ الذی
طالما امہل المذنبین کرما بالتجاوز عن ذنوبہم لیتوبوا عنہا ترجمہ
اے خدائے (پاک) کے پیغمبر آپکی نوازش مجھے (نجاۃ دلانے) سے دریغ نکریگی
جب کہ (خدائے) کریم قیامت کے روز بحیثیت تعزیر کنندہ کے جلوہ گر
ہوگا۔ خدائے پاک بسبب اپنے کرم اور رحمدلی کے گناہ گاروں سے درگذر فرماتا
ہے اسلئے کہ وہ اپنے گناہوں سے باز آئیں تاوقتیکہ روز قیامۃ برپا ہوگا اُس روز
خدائے پاک اپنے عدل سے کام لیگا

فَاِنَّ مِنْ جُوْدِکَ الدُّنْیَا وَضَرَّتَہَا
وَمِنْ عُلُوْمِکَ عِلْمَ اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ

ضرۃ الدنیا الآخرۃ لتعسر الاتفاق بینہما المعنی لا ینتقص شیٔ من
عظیم جاہک باسعاف العاصی مثلی لان من عطائک وجود الدنیا
والآخرۃ اللتین خلقتا لاجلک کما قال اللہ تعالیٰ لولاک لما
خلقت الافلاک ولا یعزب حالی عن علمک الذی منہ علم اللوح
والقلم ترجمہ مجھ جیسے عاصی پر آپکا کرم دشوار نہیں ہے اور میری نا انداز

سے آپکو آگہی ہی) اسلئے کہ یہ عالم اور اسکا رقیب عالم آخرۃ منجملہ آپکی عطاء (بے انتہاء) سے ہین اور آپکے علوم (نامتناہی) سے وہ علم بھی ہی جسکو قلم (ازل نے) لوح محفوظ مین (لکھا ہی) خداتعالےٰ نے فرمایا ہی کہ اے محمدؐ اگر آپ نہ ہوتے تو مین ان آسمانونکو پیدا ہی نہ کرتا۔ علم اللوح سے وہ علم مراد ہے جسکو قلم نے خدائے پاک کے حکم سے لوح مین لکھا تھا۔

یَا نَفْسِ لَا تَقْنَطِي مِنْ زَلَّةٍ عَظُمَتْ
اِنَّ الْكَبَائِرَ فِي الْغُفْرَانِ كَاللَّمَمِ

لا تقنطي لا تيئسي من زلة من اجل ذنب عظمت كبرت اللمم صغار الذنوب لا واحد لها المعنى لا تيأسي يا نفسي من رحمة الله بسبب ذنب ولو عظم لان الله تعالے اذا يشاء ان يصفح عن ذنوب العباد المجرمين يصير الذنوب الكبار مثل صغار الذنوب ترجمہ اے جان بسبب گناہونکے (خواہ وہ) بڑے ہون خدائے (پاک) کی رحمت سے مایوس نہ ہو اسلئے کہ بڑے گناہ معاف کئے جانے کے وقت مانند چھوٹے گناہونکے ہین

لَعَلَّ رَحْمَةَ رَبِّي حِينَ يَقْسِمُهَا
تَاْتِي عَلَى حَسَبِ الْعِصْيَانِ فِي الْقِسَمِ

القسم بکسر القاف جمع قسمة المعنى ارجو ان تكون رحمة الله في

Marfat.com

وقت تقسیم لہا تفیض علی وفق المعاصی فتنزل رحمۃ کثیرۃ اذا کانت المعاصی کثیرۃ لان اللہ تعالیٰ یقول لا تقنطوا من رحمۃ اللہ ان اللہ یغفر الذنوب جمیعا ترجمہ شاید کہ میرے رب کی رحمۃ جب وہ اسکو اپنے گناہ گار بندوں پر تقسیم فرمائے گناہوں کی مقدار کے موافق نازل ہو یعنے اگر گناہ زیادہ ہوں تو رحمۃ ایزدی اُسی مناسبت سے زیادہ نازل ہو۔

یَا رَبِّ فَاجْعَلْ رَجَائِیْ غَیْرَ مُنْعَکِسٍ
لَدَیْکَ وَاجْعَلْ حِسَابِیْ غَیْرَ مُنْخَرِمٖ

منخرم ناقص غیر منعکس غیر خائب المعنی یا رب لا تجعل رجائی لعفوک عن ذنوبی کبارہا وصغارہا خائبا عندک ولا تجعل ما کنت احسبہ من جمیل فضلک ناقصا او واجعل حساب اعمالی سالما من الخطاء والنقصان ترجمہ اے میرے رب (میں نے تجھسے دعا و التجا کی) پس تیرے نزدیک مجھے مایوسی حاصل نہ ہو اور (تجھسے جس لطف و نوازش کے ملنے کا) مجھے گمان ہے اسکو تمام و کمال بلا کم و کاست کے عطا کر یا میرے نامۂ اعمال کو محاسبہ کے وقت بے خطا گردان۔

وَالْطُفْ بِعَبْدِکَ فِی الدَّارَیْنِ اِنَّ لَہٗ
صَبْرًا مَتٰی تَدْعُہُ الْاَھْوَالُ یَنْھَزِمٖ

الطف رفق الداریں دار الدنیا و دار الآخرۃ تدعہ من دعی یدعو

Marfat.com

المعنى ارفق بعبدك يعنى نفسه واحسن اليه فى دنياه وآخرته لان صبره ضعيف يفر ويخذل لمجرد صوت المخاوف ترجمہ اور تیرے اس بندہ زار پر دنیا و آخرۃ میں نوازش فرما اسلئے کہ اسکا صبر اسقدر کمزور ہی کہ جسوقت ہولناک سختیونکے مقابلہ کا اسکو اتفاق ہوتا ہی تو وہ ثابت قدم نہیں رہ سکتا

وَائْذَنْ لِسُحْبِ صَلوٰةٍ مِنْكَ دَائِمَةٍ
عَلَى النَّبِيِّ بِمُنْهَلٍّ وَمُنْسَجِمِ

اذن له فى الخدمة امره بها سحب جمع سحاب الصلوة الدعاء والاستغفار والرحمة وحسن الثناء من الله على النبى ومعنى اللهم صل على محمد اى زده شرفا وكرامة دائمة سرمدية منهل منصب بشدة صفة للمحذوف وهو المطر ومنسجم سائل اى مطر سائل ويراد بهما الانهلال والانسجام دائمة صفة لصلوة او سحب المعنى وامر سحائب الصلوة الدائمة منك بالانصباب الشديد والسيلان على النبى ترجمہ اور تیری صلوۃ یعنی درود سرمدیہ کے ابرون کو حکم فرما کہ جناب مصطفوی پر ریزان اور باران رہین

وَالْآلِ وَالصَّحْبِ ثُمَّ التَّابِعِيْنَ لَهُمْ
اَهْلِ التُّقٰى وَالنُّقٰى وَالْحِلْمِ وَالْكَرَمِ

الآل الاهل قال صاحب القاموس الاهل للنبى ازواجه وبناته و

Marfat.com

صحبہ علیٰ والصّحب والاصحاب والصّحاب والصّحابۃ والصحابۃ جمع الصاحب والمراد بالصحب الذین تشرفوا بصحبۃ النبی والتابعون الذین لقوا اصحاب النبی المعنی صل بعد النبی علیٰ آلہٖ واصحابہٖ والتابعین لھم الذین کانوا ذوی التقوی والصفاء والاناۃ وسعۃ الخلق ترجمہ اور آنحضرتؐ کی عترۃ (طاہرہ) اور اصحاب وفاشعار) پر پھر انکے پیروؤں پر (جو سب کے سب) خداترس صفاشعار بردبار اور صاحبان کرم تھے وہ لوگ جنکو آنحضرتؐ کی مصاحبت کا شرف حاصل ہوا اصحاب اور وہ لوگ جنکو اصحاب کی مصاحبت کا شرف ملا تابعین کہے جاتے ہیں۔

مَا رَنَّحَتْ عَذَبَاتِ الْبَانِ رِیحُ صَبًا
وَاَطْرَبَ الْعِیسَ حَادِی الْعِیسِ بِالنَّغَمِ

رنّح امال عذبات جمع عذبۃ اغصان الصبا الریح التی تھب من مطلع الشمس وھی القبول الطرب احدث الطرب وھو خفۃ ناشئۃ عن سرور ومقتضیۃ للحرکۃ العیس جمع اعیس ابل بیض یخالطھا شقرۃ ای حمرۃ شدیدۃ وھی من کرام الابل حادی سائقھا النغمات الحسن ان الابل تقطع المسافۃ الکثیرۃ فی الزمن القلیل بسبب حصول لھا من السرور الھزۃ عند سماع الصوت الحسن من حادیھم المعنی ما دامت تمیل اغصان البان بریح القبول الھابۃ من مطلع الشمس

Marfat.com

وما دام ینشط الحادی کرام الابل لقطع المسافة بصوتہ الحسن
فھذان لا ینقطعان ما بقی العالم کذلک یخصھم اللہ تعالٰی بالصلوٰۃ
ابدا سرمدا ترجمہ دابر ہائے درود حضراتِ بالا پر برستے رہین تا وقتیکہ
شاخہائے درختِ سرو بسبب مشرقی ہوا کے لہلہاتے رہین اور شتربان اپنے
خوشگوار سرود سے سفید سرخی مائل اونٹون کو مسافت طی کرنے پر، جوش دلایا
کرین سفید رنگ اونٹ جسمین سرخی شامل ہو شریف سمجھا جاتا ہے - شتربان
خوشگوار موزون یا غیر موزون سرود اسلیئے کرتے ہین کہ اونٹ کو اس آواز
سے طی مسافت پر جوش ہوتا ہے اور تکان بھی محسوس نہین ہوتا -

تم کتاب وشی البردہ
الاطیب نفحۃ من الوردہ
والسلام

بہ تتو جعفر حسین ملا علی محمد یا ثر ۱۷

Marfat.com

وَمُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ يَأْتِي مِن بَعْدِي اسْمُهُ أَحْمَدُ

عُقُودُ زَبَرْجَدِيَّه

المسماة

خُمَاسَاتُ بُرْدِيَّه

سنة ۱۳۲۳

نسجها جناب المولى العلامة الاوحد الذي ما نسج على منواله احد الشيخ احمد على حميد الدين سقى الله ثراه وجعل اعلى غرف الجنة مثواه

اعتنى بطبعها الجلي الاديب العالم الاحوذي الشيخ عبد علي بن المولى ... المفرد سيدي ابراهيم جي

على نفقة الرئيسين الشهمين علي بهائي و ... بالمطبع المحمدي سنة ۱۳۳۵ھ

حقوق اعادة طبعه محفوظة لنا ولاولادنا

Marfat.com

تخميس قصيدة البردة

المسمّى

خماسات بردية

سنة ١٣٢٣ هجرية

لبهجة عصره وافتخار دهره محمود المقام بليغ الكلام
كما اتى برسائل عجيبة وقصائد غريبة كالخرائد في
بنائها والفرائد في صفائها له نثر كانه الدر تناثر من
قلائد نحور العرائس او جواهر مدخرة في بطون البحور
والارضين نفائس فيه للعقول راحة ونفس الاديب
اليه مرتاحة ونظم فاح في رياض الفصاحة زهره و
اشرق في سماء البلاغة زهره يلتاح من خلال اشعاره
لطافة النسيم ورقة التسنيم جناب الشيخ احمد علي
حميد الدين المخلد ذكره في صحائف الدين قدس الله روحه
واباح له من جنة النعيم بحبوحة وقد خمس قس للا

Marfat.com

الشارح الاقل الراجي عفو ربه عز وجل فی طبع هذه الخماسات كانها كاسات من الرحيق والراح مراح للارواح مملوءة من سلسبيل البراعة مشعشعة بماء البداعة او برود محبرة تحلت بها قصيدة البردة المتخيرة

بسم الله الرحمن الرحيم

حامدا و مصليا و مسلما

يا مازجا دمع وجداي منسجم
صرح وصرح بحق البيت بالحرم
بعندمي دم قد فاض من ندم
امن تذكر جيران بذي سلم

١ مزجت دمعا جرى من مقلة بدم

ام من معاهد تحكي وشم واشمة
ام سجع ورق لغيظ الوجد كاظمة
ام بانة هزها الاشواق قائمة
ام هبت الريح من تلقاء كاظمة

٢ او اومض البرق فی الظلماء من اضم

فيا رمية عيني شادن رسنا
زعمت انك سال عنه لاومتى
عيني بصبرته والطرف ابيمنا
فما لعينيك ان قلت اكففا همتا

Marfat.com

٣ وما لقلبك ان قلت استفق يهم

اما ترى ان ركن الصبر منهدم   والوجد مستعر والفكر منفخم
والقلب مضطرم والدمع منسجم   ايحسب الصب ان الحب منكتم

۴ ما بين منسجم منه ومضطرم

كم وقفة لك بعد الحي في حلل   والبان يهتز مثل الشارب الثمل
وقفتهن بدمع واكف هطل   لولا الهوى لم ترق دمعا على طلل

٥ ولا ارقت لذكر البان والعلم

بدا بوجهك منشور الكتاب لنا   يقرا بديباجتيه واضحا حسنا
فكيف تنكره جهلا وقد علنا   واثبت الوجد خطي عبرة وضنا

٦ مثل البهار على خديك والعنم

هاتيك آيات حب كلهن غدت   تفشي ضمائركم اخفيتها فبدت
لا تستطيع لها جحدا ولو جحدت   فكيف تنكر حبا بعد ما شهدت

٧ به عليك عدول الدمع والسقم

نعم هفا بي صبا نجد فاقلقني   نعم وهاج لظى وجد فاحرقني
وفار تنور دمعا فاغرقني   نعم سرى طيف من اهوى فارقني

٨ والحب يعترض اللذات بالالم

عني اليك فلا تحسب مؤثرة   لوائما في هواها لمن مكثرة

Marfat.com

فلا تقل لك مني لا ولا ترة | یا لائمی في الهوى العذري معذرة

٩ منی اليك ولو انصفت لم تلم

انی وبالبيت ذي الاركان والحجر | من طارقات همو والهجر في غمر
ومن لوافح نار الوجد في سعر | عدتك حالي ما سري بمستتر

١٠ عن الوشاة ولا دائي بمنحسم

النصح احسن ما ندري وانفعه | لكن اذا كان ذكري ثم يسمعه
ذو القلب ملقي سمع فهو انجعه | محضتني النصح لكن لست اسمعه

١١ ان المحب عن العذال في صمم

هلا تذكرت فيما مد من اجلي | والشيب وهو نذير جاء ينجل لي
نصحا ويزجر ان اغتر بالامل | اني اتهمت نصيح الشيب في عذلي

١٢ والشيب ابعد في نصح من التهم

كم منه عند نهى ذي فكرة يقظت | مواعظ انهمت بالزجر اذ وعظت
عن موبقات عليه بالشقاء قضت | فان امارتي بالسوء ما اتعظت

١٣ عن جهلها بنذير الشيب والهرم

لم تخش دبا براها مفضلا وزرا | لم تنزجر عن مناهيه فتنزجرا
كلا ولم تأتمر فيما به امرا | ولا اعدت من الفعل الجميل قرى

١٤ ضيف الم براسي غير محتشم

Marfat.com

آلتہ بی منذرا بالحین منذره … وما انتبهت لمكروه يحذره
مفارقا ما ينوء الظهر موقره … لو كنت اعلم انى ما اوقره
١٥ كتمت سرا بدا لى منه بالكتم

فيا لنفسي جموحا فى غوايتها … لم تأب الا نفورا عن هدايتها
حتى مضت فاتت ما فوق غايتها … من لي برد جماح من غوايتها
١٦ كما يرد جماح الخيل باللجم

الله ابدعنا جل اسمه وعلى … اولى طباع واهواء تميل الى
ما يهلك النفس او تردي به عملا … والنفس كالطفل ان تهمله شب على
١٧ حب الرضاع وان تفطمه ينفطم

فكفكف النفس عن شنعا هفوتها … كيلا تميل الى الدنيا وزهوتها
وان ترم انت حينا خفض هوتها … فلا ترم بالمعاصى كسر شهوتها
١٨ ان الطعام يقوى شهوة النهم

ما العقل الا سراج كن موفيه … زينت المعارف واحذر ان تخليه
فى هفوات هوى نفس فتطفيه … فاصرف هواها وحاذر ان توليه
١٩ ان الهوى ما تولى يصم او يصم

كن انت لوامها الا تذن لائمة … منها ولا تغفلنها فهى حائمة
على الدنايا وبالآثام هائمة … وراعها وهى فى الاعمال سائمة

Marfat.com

٢٠	وان هي استحلت المرعى فلا تسم	
ان تنصح تنصح خرقاء جاهلة		منها والا فخذ اعما مخاتلة
ترى الحقيقة بالتزوير باطلة		كم حسنت لذة للمرء قاتلة
٢١	من حيث لم يدر ان السم في الدسم	
لا تحرصن بما اوتيت فاقتنع		واصبر ولا تك في الضراء اذا جزع
ولا تميلن الى المحظور من جشع		واخش الدسائس من جوع ومن شبع
٢٢	فرب مخمصة شر من التخم	
النفس ناشئة الاهواء مذ نشأت		وان اثامها الادواء قد ردأت
فتب الى الله واستغفر اذا برأت		واستفرغ الدمع من عين قد امتلأت
٢٣	من المحارم والزم حمية الندم	
اقم جدار تقى وانهض لرصهما		علما الى عمل جمعا لنصهما
واقصص جناحي هوى واجهد لقصهما		وخالف النفس والشيطان واعصهما
٢٤	وان هما محضاك النصح فاتهم	
هذا عدوك دلى بالغرور وما		تدري وقد حكمت في [illegible]
بصدق خصمك فيما قال او زعما		فلا تطع منهما خصما ولا حكما
٢٥	وانت تعرف كيد الخصم والحكم	
لا خير في الرأي مهما كان ذا خطل		ولا الخليط اذا ما كان ذا دغل

Marfat.com

ولا الطبيب اذا ما كان ذا علل — استغفر الله من قول بلا عمل

٢٦ لقد نسبت به نسلا لذي عقم

كم حادث مر بي او كم مررت به — بصرت غيري به لما بصرت به
وقد غفلت كاني ما شعرت به — امرتك الخير لكن ما ائتمرت به

٢٧ وما استقمت فما قولي لك استقم

ولا تخيرت من اخراي اجلة — تبقى ولا عففت من دنياي عاجلة
تفني ولم انه نفسا لي جاهلة — ولا تزودت قبل الموت نافلة

٢٨ ولم اصل سوى فرض ولم اصم

ويلاه من محسن قولا اساء عملا — الست ذا الخ بلى اني لذلك بلى
ظلمت نفسي الا انني لظلوم الا — ظلمت سنة من احيى الظلام الى

٢٩ ان اشتكت قدماه الضر من ورم

من قام يحيي دجاه تارة وخوى — طووا على ثفنات ساجدا وثوى
في شكر فالقهان من جبة وثوى — وشد من سغب احشائه وطوى

٣٠ تحت الحجارة كشحا مترف الادم

من قام ما سم لو قام من نصب — وصام ما سم لو صام من سغب
ولم يكن قط في دنياه ذا رغب — وراودته الجبال الشم من ذهب

٣١ عن نفسه فاراها ايما شمم

Marfat.com

من كان من طينة الانوار طينته — قدماً وشفت هيولاه وصورته
ما استحسنت زهرة الدنيا بصيرته — واكدت زهده فيها ضرورته

٣٢ ان الضرورة لا تعدو على العصم

من كان قبل البرايا كونه قدما — وكان اكوانها طرا له خدما
لم تلفه بدوا على الطبع مقتضما — وكيف تدعو الى الدنيا ضرورة من

٣٣ لولاه لم تخرج الدنيا من العدم

محمد علة الافلاك والقمرين والكواكب والاوتاد والقطب

ين والاقاليم كل امره بيدي — محمد سيد الكونين والثقل

٣٤ ين والفريقين من عرب ومن عجم

اعلى النبيين قدرا فهو منفرد — بما به خصه معبوده الصمد
من شرعة وكتاب كلها رشد — نبينا الآمر الناهي فلا احد

٣٥ ابر في قول لا منه ولا نعم

هو الكريم الذي جمت كرامته — هو النبي الذي عمت هدايته
هو الشفيع الذي تمت عنايته — هو الحبيب الذي ترجى شفاعته

٣٦ لكل هول من الاهوال مقتحم

بدى سراجا منيرا في دجى شبه — بدين حق مبين غير مشتبه
هدى لكل سليم القلب منتبه — دعى الى الله فالمستمسكون به

Marfat.com

٣٧ مستمسكون بحبل غير منفصم

فلا يقاس ابن طين خاصف الورق به ولا نوح ابن المنجی من الغرق
ولا ابن آزر مطفی النار والحرق فاق النبيين فی خلق وفی خلق

٣٨ ولم يدانوه فی علم ولا كرم

ونورهم من رسول الله مقتبس ينبوعهم من رسول الله منبجس
ما فی كمال رسول الله ملتبس وكلهم من رسول الله ملتمس

٣٩ غرفا من البحر او رشفا من الديم

نال الذی لم ينالوه بكدهم عفوا بجد تعالى فوق جدهم
فهم له سجد عفر الخد هم وواقفون لديه عند حدهم

٤٠ من نقطة العلم او من شكلة الحكم

ان استفزك من ادريس رفعته او ابن داؤد تسخير وسبحته
او ابن مريم تطهير ونفخته فهو الذی تم معناه وصورته

٤١ ثم اصطفاه حبيبا بارئ النسم

آتاه باريه حكما فی خزائنه فی ظاهر الامر مرضيه وباطنه
فانه فرد شخص فی ميامنه منزه عن شريك فی محاسنه

٤٢ فجوهر الحسن فيه غير منقسم

خير النبيين خير من صفيهم من الخليل ومن نوح نجيهم

من

منا بن عمران من عیسےٰ من ابهم | دع ما ادعتہ النصاریٰ فی نبیهم

۴۳ واحکم بما شئت مدحا فیہ واحتکم

لا تطلقن فیہ مدحا قول معترف | من انہ ابن الہ الخلق من سرف
وقل سواذا بلا اثم ولا جنف | وانسب الی ذاتہ ما شئت من شرف

۴۴ وانسب الی قدرہ ما شئت من عظم

اذا تجنبت فیہ ما تقولہ | اولوا الضلال من کفر اذا ولهوا
فاطلقن فی مجال المدح میکلم | فان فضل رسول اللہ لیس لہ

۴۵ حد فیعرب عنہ ناطق بفم

لا تعجبن ان ازال الضر والسقما | او ان ازاح الاذی بالمسح والالما
او ابرء الاکمہ والبرصی ومن جذما | لو ناسبت قدرہ ایاتہ عظما

۴۶ احیی اسمہ حین یدعی دارس الرمم

کنا اساری هوی تعمی القلوب بہ | لقی بقعر ردی تردی العقول بہ
حتی اذا اقصر ما تحی العقول بہ | لم یمتحنا بما تعیی العقول بہ

۴۷ حرصا علینا فلم نرتب ولم نهم

کم لابن امنہ ارجع فارجع البصرا | ومعجز للبیب ینعم النظرا
من مظهر وتجلی بهر الفکرا | اعیی الوری فهم معناہ فلیس یری

۴۸ فی القرب والبعد منہ غیر منفحم

Marfat.com

لم يخف كلا ولا يخفى على احد
الا انثنى هائما حران ذا حرد
لكنه لم يرمه فكر مجتهد
كالشمس تظهر للعينين من بعد

٤٩ صغيرة وتكل العين من امم

فكم وكم نبذ مكنونة ونكت
قد قرع السن عجزا والحجى ونكت
من دونها الحجب لم تخرق وما هتكت
حارت عقول الورى في كنهه فحكت

٥٠ فيه عبارا انها التعبير للحلم

وكلما رمت خوضا في دقائقها
ولا تفتح معنى من مغالقها
فما تهيأ من لفظ لنا طقها
فما رائت بعيدا من حقائقها

٥١ ولا قريبا اليها غير منعجم

لم يدرك الملأ العلوي رتبته
ولا شديد القوى جبريل زلفته
ولا اسرافيل وميكال قربته
فكيف يدرك في الدنيا حقيقته

٥٢ قوم نيام تسلوا عنه بالحلم

فقول كل بليغ القول منحصر
كلا ولا الوهم يمضي لا ولا الفكر
لا البحث في كنهه يجدي ولا النظر
فمبلغ العلم فيه انه بشر

٥٣ وانه خير خلق الله كلهم

ان عظمت آية تحيي العظام بها
او سخر البحر يوما والغمام بها
او نزل الصحف والزبر العظام بها
فكل آي اتى الرسل الكرام بها

فانما

Marfat.com

۵۴ فانما اتصلت من نوره بهم

ان النبی سماء هم ثواقبها — او مهد ارض كفات هم مناكبها
او مزنة ذات رحم هم اساكبها — وانه شمس فضل هم كواكبها

۵۵ يظهرن انواره للناس في الظلم

وهم نبا شير صبح ضوءها ابدا — في فترة ليلها عم الانام ردى
بشرى لشمس هدى منه ما ولدا — حتى اذا طلعت في الكون عم هدا

۵۶ ها العالمين واحيت سائر الامم

لرواء جميل دونه فلق — ومبسم كنضيد الدر متسق
وشيمة كالاقاحي نشرها عبق — اكرم بخلق نبي زانه خلق

۵۷ بالحسن مشتمل بالبشر متسم

الله انكار انشاه بقدرته — فرع اعديم عديل في بسالته
بالرعب يده في وجه غزوته — كانه وهو فرد في جلالته

۵۸ في عسكر حين تلقاه وفي حشم

ان يتكلم فللواعين من تحف — او يتبسم فللرائين من طرف
ما فيه حظهم الموفور من شرف — كانما اللؤلؤ المكنون في صدف

۵۹ في معدني منطق منه ومبتسم

يا واضحا في ثرى ملحوده قمر — وانفه ليشمنه ويلتثم

Marfat.com

قد نلت جل منی نفسی و معظمہ	لا طیب یعدل تربا ضم اعظمہ
٦٠	طوبی لمستنشق منہ و ملتثم
ذو مفخر لیس یُرقی طود مفخرہ اضعاف ما قد بدا من حسن مخبرہ	وکامل قد بدا من حسن منظرہ ابان مولدہ عن طیب عنصرہ
٦١	یا طیب مُبتدأ منہ و مختتم
یوم بہ سُرّا میّون انہم یقینہم لم یفت فی الصدق ظنہم	اولو یقین و منہم من کانہم یوم تفرس فیہ الفرس انہم
٦٢	قد انذروا بحلول البؤس والنقم
لیل اضاء دجاہ فہو منقشع علی قصور وصیری فیہ مُطّلع	بنور مولدہ اذ کان یطلع وبات ایوان کسری وہو منصدع
٦٣	کشمل اصحاب کسری غیر ملتئم

تحول الشیٔ عن معناہ اجمع فیہ فالخفیف ثقیل والثقیل خفیـ

ف والخفی جلی والجلی خفی	والنار خامدۃ الانفاس من اسف
٦٤	علیہ والنہر ساہی العین من سدم
فیہ خبت لبنی کسری نویرتہا وزاد فیہ لقسیسین حیرتہا	وہاج فیہ لآل العجل غیرتہا وساء ساوۃ ان غاضت بحیرتہا
٦٥	وردّ واردہا بالغیظ حین ظمی

فلیس

Marfat.com

فليس تنقد النيران ذا شعل — كلا ولا الماء بالمطفي لمشتعل
كلاهما ناقض المعهود من عمل — كان بالنار ما بالماء من بلل

٦٦ حزنا وبالماء ما بالنار من ضرم

البدر منفلق والشمس راجعة — والنجم يسجد والاشجار راكعة
والارض ترجف والاوثان خاضعة — والجن تهتف والانوار ساطعة

٦٧ والحق يظهر من معنى ومن كلم

يا ويلهم ما استبانوا رشدهم لكم — ضاءت براهينه نارا برأس علم
ولا اصاخوا الداعي الحق اسمعهم — عموا وصموا فاعلان البشائر لم

٦٨ يسمع وبارقة الانذار لم تشم

ما اعتبروا واغربت عنهم ميامنهم — يهلك من ليس يخشى المكر امنهم
فاصبحوا لا يرى الا مساكنهم — من بعد ما اخبر الاقوام كاهنهم

٦٩ بان دينهم المعوج لم يقم

وبعد ما سمعوا الانبا في كتب — للوحي يدرسها من غير ما كذب
من كل حبر لرب العرش مقترب — وبعد ما عاينوا في الافق من شهب

٧٠ منقضة وفق ما في الارض من صنم

في الارض خاو من الاصنام منهدم — وفي السما من شهاب الرجم مخترم
لكل مسترق للسمع مخترم — حتى غدا عن طريق الحق منهزم

Marfat.com

۷۱ من الشياطين يقفوا اثر منهزم

قذفا بشهب الى كل موجهة | انى توجّه او يهوى الى جهة
سفلى باوجه لعنات مشوهة | كانهم هربا ابطال ابرهة

۷۲ او عسكر بالحصى من راحتيه رمى

جمعٌ لكفر كثيرٌ جاء مزدحما | الى رجال كثير فى الوغى هما
فلواعد يدا فقر الجمع حين رمى | نبذا به بعد تسبيح ببطنهما

۷۳ نبذ المسبح من احشاء ملتقم

يقظان قلب لوان الخطب عنّ له | ارتد مرآته مما اكنّ له
فى يقظة ومنام ما اطمئنّ له | لاتنكروا الوحى من رؤياه انّ له

۷۴ قلبا اذا نامت العينان لم ينم

ان كان يدعى امينا فى صبوته | سمح الخلائق سمحا من مروته
الى انتهاء اشدّ فى فتوته | فذاك حين بلوغ من نبوته

۷۵ فليس ينكر منه حال محتلم

منزّه الذيل عن اثم وعن كذب | مبرّء القلب عن شكّ وعن ريب
اتاه مبدع الاسنى من الرتب | تبارك الله ما وحى بمكتسب

ولا نبى على غيب بمتهم

كم افحم العرب العربا فصاحته | كم كشفت عنا هنة الفقرى سماحته

Marfat.com

كم امنت فزع الهلاك ساحته　　　كم ابرئت وصبا باللمس راحته

٧٧　واطلقت اربا من ربقة اللمم

وكم ابادت جنود الكفر سطوته　　　وانتشرت سم المقوين لهيبته

وانعشت ميتة الارض خطوته　　　واحيت السنة الشهباء دعوته

٧٨　حتى حكت غرة في الاعصر الدهم

اتاه قدّاحهم يرجو الفلاح به　　　وكشف بوس عراه والنجاح به

حتى استقل وكان الجدب طاح به　　　بعارض جاد وخلت البطاح بهم

٧٩　سيبا من اليم او سيلا من العرم

لاذت بعقوته الهلاك حائرة　　　حثت لسدّته الامال لعائذة

قامت ببعثته الاحجار شاهدة　　　جاءت لدعوته الاشجار ساجدة

٨٠　تمشي اليه بلا ساق على قدم

دعى فلم تستطع مكثا بمنبتها　　　اذ اقطعت لها ابان مشيتها

توفرت طربت ضما بنغمتها　　　تحكي مشيتها اثار سجدتها

٨١　فيظهر المحو منها الاثر في اللقم

دوح منابتها اهتزت بها وربت　　　واذ دعى القلب منها وثبت

اغصانها ذيل غبار حرّكت　　　كانما سطرت سطرا لما كتبت

٨٢　فروعها من بديع الرقم في اللقم

Marfat.com

مثل الشياطين قد اُغرمن صاغرة … مثل الثعابين قد اسلمن فاغرة
مثل الاسوٗ قد استسلمن نائرة … مثل الغمامة فی سار سائرة

٨٢ تقيه حر وطيس بالهجير حمی

اقدس به ملكا والله ارسله … لكي يشق له قلبا فيغسله
بماء طهر وفيه القدس يدخله … اقسمت بالقمر المنشق ان له

٨٣ من قلبه نسبة مبرورة القسم

وماحوى القلب من علم ومن حكم … وماحوى الانف من عز ومن شمم
وماحوى الدرع من باس ومن همم … وماحوى الغار من خير ومن كرم

٨٤ وكل طرف من الكفار عنه عمی

غدى بما نال من اعدائه برما … اوحى له بالسر الرحمن اذ علما
ما اضمروه له كي يتقى رحما … فالصدق في الغار والصديق لم يرما

٨٥ وهم يقولون ما بالغار من ارم

دنوا من الغار يبغون النبي ولا … يدرون من جهلهم ان الاله علی
العرش حاميه عمن رامه دغلا … ظنوا الحمام وظنوا العنكبوت علی

٨٦ خير البرية لم ينسج ولم يحم

دنوا من الغار طرا في مزاحفة … بغيا والله عين اي صارفة
عند العيون وحرز اي كانفة … وقاية الله اغنت عن مضاعفة

من

Marfat.com

٨٧ من الدروع وعن عال من الاطم

نعم الوسيلة لي ان ظفرت به — نعم الحمى يوم حشر لو ذعرت به
نعم الذريعة لو ذنب عرزت به — ما سامني الدهر ضيما واستجرت به

٨٨ الا ونلت جوارا منه لم يضم

نعم وليها ابلّ من خطب بجو يده — وهول مطلع في يوم مشهده
الا كفانيه في يومي وفي غده — ولا التمست غنى الدارين من يده

٨٩ الا استلمت الندى من خير مستلم

كم من معاجز آيات له شهرت — في الخافقين كزهر الافق قد زهرت
بجاحديها على علاتهم بهرت — دعني ووصفي آيات له ظهرت

٩٠ ظهور نار القرى ليلا على علم

دعني بما نظمها عقد اتى منتظم — كواكبا بثناها تنجلي الظلم
سهلا وممتنعا كالقطر منسجم — فالدر يزداد حسنا وهو منتظم

٩١ وليس ينقص قدرا غير منتظم

تلكم بصائر لا تخفى تزيد على — رمال يبرين او شهب [illegible]
يقوى على حصرها محصور لو علا — فما تطاول آمال المديح الى

٩٢ ما فيه من كرم الاخلاق والشيم

ما خلقت لا كما قالت مثالثة — مقالة هي من ثمر له ملوثة

Marfat.com

بل تلک ذکری لاهل الذکر موزنة | آیات حق من الرحمن محدثة

۹۳ قدیمة صفة الموصوف بالقدم

ذکری اذا تلیت تطوی وتنشرنا | بالخلد فی جنة الماوی تبشرنا

وبالعذاب عذاب الله تنذرنا | لم تقترن بزمان وهی تخبرنا

۹۴ عن المعاد وعن عاد وعن ارم

من کل آیة ذکر ای موجزة | لغایة السبق فی الایجاز محرزة

علی هدی الصحف الاولی مبرزة | دامت لدینا ففاقت کل معجزة

۹۵ من النبیین اذ جاءت ولم تدم

مابین محکم آیات ومشتبه | لظهرها وجه صدق مشرق وبهی

لبطنها اوجه حسنی لمنتبه | محکمات فما یبقین من شبه

۹۶ لذی شقاق فما یبغین من حکم

لم تبلغ الفصحاء الفصح من عرب | غایاتها الا ولا افصح اولو اکتب

قد انصتت لکل من عجب ومن عجب | ما حوربت قط الا عاد من حرب

۹۷ اعدی الاعادی الیها ملقی السلم

ربعت کباش قریش من مرابضها | بها فرامت عنادا اکتم فائضها

فلووا ولوا الزیغ خاضوا فی غوامضها | ردت بلاغتها دعوی معارضها

۹۸ رد الغیور ید الجانی عن الحرم

Marfat.com

قد سال اودية منها فمن زبد … راب ومن ماكث في ارضه برد

من كلم طيب يقللن في عدد … لها معان كموج البحر في مدد

۹۹ وفوق جوهره في الحسن والقيم

تمت وجمت اذا عدت غرائبها … وفات شهب الدجى عدًّا كواكبها

فلو يحاول بالحسبان حاسبها … فما تُعدّ ولا تحصى عجائبها

۱۰۰ ولا تسام على الاكثار بالسأم

تعسًا لمنكرها ما كان اجهلهُ … اضاع من خيرها حظًا واغفله

هي اللجا والنجا تكفيه معضله … قرت بها عين قاريها فقلت له

۱۰۱ لقد ظفرت بحبل الله فاعتصم

نعم اللجا لك مما قد عجا وعظا … نعم النجا لك من كرب اذا غنظا

نعم الغياث اذا ما باهظ بهظا … ان تتلها خيفةً من حر نار لظى

۱۰۲ اطفأت حر لظى من وردها الشبم

ان تتلها شوق عفو مرتجوه به … نجوا وخشية ذنب مجرموه به

تفز به يوم كم وجه يشوه به … كانها الحوض تبيض الوجوه به

من العصاة وقد جاؤه كالحمم

وكاللوالي اذا تتلى مفصلة … وكالسما لحيوة الخلق مرسلة

كالرزق من ثمر تجنى مذللة … وكالصراط وكالميزان معدلة

Marfat.com

۱۰۵ فالقسط من غيرها في الناس لم يقم

وكم كفور بآي الوحي يكفرها	وجاحد جاهد للشمس يسترها
ومنكر بينات وهو ينظرها	لا تعجبن لحسود راح ينكرها

۱۰۶ تجاهلا وهو عين الحاذق الفهم

قد ينكر الضد قول الحق من كمد	قد ينكر الخصم دعوى الصدق من حسد
قد ينكر الغمر عين الرشد من فند	قد ينكر العين ضوء الشمس من رمد

۱۰۷ قد ينكر الفم طعم الماء من سقم

يا روح قلب شجي عان وراحته	يا غيث من يجتدي الانواء راحته
يا خير من يحيي الهلكى سماحته	يا خير من يمم العافون ساحته

۱۰۸ سعيا وفوق ظهور الأينق الرسم

ومن هو الحجة البيضا لذي نظر	ونور هدى لذي قلب وذي بصر
ومن هو الغاية القصوى لذي فكر	ومن هو الآية الكبرى لمعتبر

۱۰۹ ومن هو النعمة العظمى لمغتنم

أتاك من ربك المعبود والكرم	حاشا من ان تجاهت من نعم
ما لم يطق ناطق تعبيره بفم	سريت من حرم ليلا الى حرم

۱۱۰ كما سرى البدر في داج من الظلم

جئت انت براقا منه منزلةً	بسندس وبديباج مجللةً

رکبتہا ولك انقادت مذللۃً | وبت ترقی الی ان نلت منزلۃ

۱۱۱ من قاب قوسین لم تدرك ولم ترم

هنالك اختص رب الکبریاء بہا | لنوره منك مشکوۃ الضیا بہا
ظہوره واهتداء الاولیاء بہا | وقدمتك جمیع الانبیاء بہا

۱۱۲ والرسل تقدیم مخدوم علی خدم

رقیت فی مجمع منہم وضاق بہم | هناك مرقی ولولا الروح سابقہم
وهووا الیك لباتوا الاحاق بہم | وانت تخترق السبع الطباق بہم

۱۱۳ فی موکب کنت فیہم صاحب العلم

ترقی بہم نافذاً فیہن فی نسق | مجاوزاً افقاً منہن عن افق
وراکباً طبقاً منہن عن طبق | حتی اذا لم تدع شاواً لمستبق

۱۱۴ من الدنو ولا مرقی لمستنم

دنوت من ذی المعالی جنح لیلتئذ | فی مقعد الصدق لم یحصر باین واذ
فکنت فوق اذ والرسل دونك اذ | خفضت کل مقام بالاضافۃ اذ

۱۱۵ نودیت بالرفع مثل المفرد العلم

ان یا محمد خیر البشر والنذر | قعدت مقعد صدق غیر محتقر
قعدت عند ملیك ای مقتدر | کیما تفوز بوصل ای مستتر

۱۱۶ عن العیون وسر ای مکتتم

Marfat.com

هاست نبيٍّ راه الله او ملكٍ
مما اراك وراء العالم الفلكي
ملكًا ولا ملكوتا جل عن ملكٍ
فحزت كل فخار غير مشترك
١١٧ وحزت كل مقام غير مزدحم

راء فؤادك ما قد راء من عجب
رأيت من آياته الكبرى بلا كذب
فما طغى بصر عن زائغ الريب
وعز ادراك ما اوتيت من رتب
١١٨ وجل مقدار ما وليت من نعم

أكرم بدائع الدين كان لنا
مطهرًا من قذى الآثام عن لنا
منشرا باطهور احين من لنا
بشرى لنا معشر الاسلام ان لنا
١١٩ من العناية ركنا غير منهدم

طوعا دخلنا سراعا في جماعته
فنالنا قسط فضل في تباعته
اخذًا بسنة حق من اطاعته
لما دعى الله داعينا لطاعته
١٢٠ بأكرم الرسل كنا أكرم الامم

جلت ظلام الردى انوار ملته
نفت ضلال الهوى وضاع نشر بعثته
احيت نفوس الورى انوار رحمته
راعت قلوب العدى انباء بعثته
١٢١ كنبأة اجفلت غفلا من الغنم

فرت مواضي ظباه كل محتبك
واهلكت كل خراص ومنتهك
من الضلال وفلت كل مشتبك
ما زال يلقاهم في كل معترك

حتى

١٢٢ حتى حكوا بالقنا لحما على وضم

هم غالبوا الله من جهل ومن سفه — فغولبوا وخزوا والحتف غير شهي

بعار فر وما اسطاعوا من وله — ودوا الفرار فكادوا يغبطون به

١٢٣ اشلاء شالت مع العقبان والرخم

يكابدون سطا حرب وشدتها — لم يجدهم ما اعدوا اثر عدتها

حتى كان بهم منها اسد تهما — تمضي الليالي ولا يدرون عدتها

١٢٤ ما لم تكن من ليالي الاشهر الحرم

هل يشكر الدين والتقوى سماحتهم — على بني الدين طرا او اباحتهم

اموالهم وذراريهم وباحتهم — كانما الدين ضيف حل ساحتهم

١٢٥ بكل قرم الى لحم العدى قرم

اتى بغادية للحرب رائحة — باسهم لدم الاعداء سافحة

وبيض هند بنار الحتف لافحة — يجر بحر خميس فوق سابحة

١٢٦ يرمي بموج من الابطال ملتطم

من كل عبد لرب العرش منتسب — من كل ذي رغب الى مولاه [illegible]

من كل طهر لرجس الشرك مجتنب — من كل منتدب بالله محتسب

١٢٧ بسطو مستاصل للكفر مصطلم

الكفر مبيت بهم والدين حي بهم — ان تحي ارض باهل الفضل تحي بهم

Marfat.com

اطیب باز کی الورٰی منہم و اطیبہم	حتی غدت ملۃ الاسلام و ہی بہم
۱۲۸	من بعد غربتہا موصولۃ الرحم
ممنعا رکنہا من کذب ذی کذب منزہا ذیلہا من لھو ذی لعب	مبرأ سوحہا من ریب ذی ریب مکفولۃ ابدا منہم بخیر اب
۱۲۹	وخیر بعل فلم تیتم ولم تئم
ہم الغیوث فسل عنہم مساجمہم ہم الرجال فسل عنہم مزاحمہم	ہم اللیوث فسل عنہم مضاغمہم ہم الجبال فسل عنہم مصادمہم
۱۳۰	ماذا لقی منہم فی کل مصطدم
سل انت من شئت منہم لاتذر احدا وخیبرا وتبوکا معرکات بدری	وسل نضیرا واحزابا جموع عدا وسل حنینا وسل بدرا وسل احدا
۱۳۱	فصول حتف لہم ادہی من الوخم
المسعری نار حرب کلما خمدت النازعون زئیر الاسد قد رتبت	الوائری ہم الاقران شہدت المصدری البیض حمرا بعد ما وردت
۱۳۲	من العدی کل مسود من اللمم
والقاطعین من اللمات ما اشتبکت بکل ھندیۃ ان تقع بتکت	کقطعہم رحم الکفر التی اشتبکت والکاتبین بسمر الخط ما ترکت
۱۳۳	اقلامہم حرف جسم غیر منعجم

لا حصن الا حصنا فهو يحرزهم	يوم اللقا وركن الصبر حيزهم
لكن باسهم للقرن يبرزهم	شاكي السلاح لهم سيما تميزهم

۱۳۴ والورد يمتاز بالسيما من السلم

هم اللباب عتيق النجر قشرهم	ان قطبوا خاف التقطيب بشرهم
ان يرج خيرهم لم يخش شرهم	تهدي اليك رياح النصر نشرهم

۱۳۵ فتحسب الزهر في الاكمام كل كمي

من كل ثابت جاش تهتز نشبا	وثابت قدما لم ينزعج هربا
غداة طارت شعاعا انفس رهبا	كانهم في ظهور الخيل نبت ربى

۱۳۶ من شدة الحزم لا من شدة الحزم

ما خاف اما غري بحسام لا رهقا	ولا ابتغى نفقا في الارض او نفقا
او سلما في السما يرقاه يوم لقا	طارت قلوب العدى من باسهم فرقا

۱۳۷ فما تفرق بين البهم والبهم

من كل من وسمت باليمن غرته	بدا لبيعة الفتح يوم الفتح والحرم
في وجهه لنعيم الخلد نضرته	ومن يكن برسول الله نصرته

۱۳۸ ان تلقه الاسد في آجامها تجم

لخزيه الغمر من فتح ومن ظفر	تجاوز الامن من ضيم ومن ضرر
لخزيه الخزي من قتل ومن جزر	فلن ترى من ولي غير منتصر

Marfat.com

۱۳۹ ولن ترى من عدو غير منقصم	
اعز دين الهدى من بعد ذلته	فكم صديد نال منه برد غلته
ومد نف نال من برأ علته	احل امته فى حرز ملته
۱۴۰ كالليث حل مع الاشبال فى الاجم	
كم فسخت معجزات الذكر من حيل	كم فضحت واضحات الآى ذا دغل
كم ابطلت دامغات الحق من بطل	كم جدلت كلمات الله من جدل
۱۴۱ فيه وكم خصم البرهان من خصم	
تلك النبوة قد جاءت معززة	لما خلت من نبوات مبرزة
قدرا عليها وللانبا منجزة	كفاك بالعلم فى الامى معجزة
۱۴۲ فى الجاهلية والتاديب فى اليتم	
انا الذى قعد الذنب لتثقيله	عن الرجا فالتجا ينبو المقيل به
بجاه من يغفر الرب المقيل به	خدمته بمديح استقيل به
۱۴۳ ذنوب عمر مضى فى الشعر والخدم	
هجوا مرا وامرؤ تحصى مناقبه	ارجوه من دون ربى او اراقبه
كان لى منهما مرعى اعاقبه	قد قلدا فى ما يخشى عواقبه
۱۴۴ كاننى بهما هدى من النعم	
اما ورب القبلتين اما	وكعبة الله جنب المروتين لما

Marfat.com

صنعته هو عين الشقيتين ما | اطعت غي الصبا في الحالتين وما

١٤٥ حصلت الا على الآثام والندم

يا لهف نفسي على دنيوم حسرتها | ويا تحسر نفسي من جسارتها
ويا جسارة نفسي في خسارتها | ويا خسارة نفسي في تجارتها

١٤٦ لم تشتر الدين بالدنيا ولم تسم

ولا اشترت سفها حقا بباطله | ولا اشترت خاليا منه بعاطله
ولا اشترت باقيا منه بزائله | ومن يبع آجلا منه بعاجله

١٤٧ يبن له الغبن في بيع وفي سلم

اني حلفا برب العرش في مضض | ابيت ليلي بجفن غير مغتمض
خوف الذنوب فقلبي ذو مرض تمرض | ان آت ذنبا فما عهدي بمنتقض

١٤٨ من النبي ولا حبلي بمنصرم

حسبي ولو مغلق ذنبي لتسليتي | اني احمد على اسمي فتبريتي
به من النار اذ فاوت لتصليتي | فان لي ذمة منه بتسميتي

١٤٩ باسم ابر واوفى الخلق بالذمم

جاه ابن آمنة الطهر الامين ندي | امن انا لم اعذر بعون ملتهدي
ذخر ليومي قد اعددته وغدي | ان لم يكن في معادي آخذا بيدي

١٥٠ فضلا والا فقل يا زلة القدم

Marfat.com

حاشاه حاشاه ان یاتی غارمه	الکشف ضر فلم یحمل مغارمه
حاشاه ان یحرم اللاجی مراحمه	حاشاه ان یحرم الراجی مکارمه
۱۵۱	او یرجع الجار منه غیر محترم
بشرای بشرای انی صرت مادحه	الآمن من ملم الدهر فادحه
فلیغد بارح طیری لا انسانحه	ومنذ الزمت افکاری مدائحه
۱۵۲	وجدته لخلاصی خیر ملتزم
اشکو الیه عوادی الدهر اذ ازبت	لقد تکأن جروح القلب او ذربت
حزنی کفی ما حازته او حربت	ولن یفوت الغنی منه یدا تربت
۱۵۳	ان الحیا ینبت الازهار فی الاکم
اردت منه عظیم الجاه اذ ازفت	فرعا به ثمر وارعوی اکشفت
ارجو به من ذنوبی محو ما سلفت	ولم ارد زهرة الدنیا التی اقتطفت
۱۵۴	یدا زهیر بما اثنی علی هرم
انت المعاذ ومن قلبی یعوذ به	انت الملاذ ومن نفسی تلوذ به
یا سید الرسل ما لی من اعوذ به	یا اکرم الخلق ما لی من الوذ به
۱۵۵	سواک عند حلول الحادث العمم
خزائن الله قد ولیت قسمتها	من شا اتیته الدنیا ونعمتها[1]
من شا اتیته الاخری نعمتها[2]	فان من جودک الدنیا وضرتها

[1] له التعفر
[2] له الدعة

۱۵۶ ومن علومك علم اللوح والقلم

فاتني يا امام الانبيا طلبي — فانت في رغب قصدي وفي رهب
غداة ضاقت على الارض عن رحب — ولن يضيق رسول الله جاهك بي

اذا الكريم تجلى باسم منتقم

فانت رحمة رب العرش كم رحمت — في الحشر من جاهه هلكى به احترمت
يا نفس لا تياسي من رحمة جسمت — يا نفس لا تقنطي من زلة عظمت

۱۵۸ ان الكبائر في الغفران كاللمم

ان الجرائم اولم يوع مجرمها — واستغفر الله جانيها ومجرمها
فالله ارحم بالهلكى سيرحمها — لعل رحمة ربي حين يقسمها

۱۵۹ تاتي على حسب العصيان في القسم

ادعوك دعوة راج اي مبتئس — بجاه اكرم من ارسلت ملتمس
لولا رجاه ولولا الجاه مبتئس — يا رب فاجعل رجائي غير منعكس

۱۶۰ لديك واجعل حسابي غير منخرم

اجر مولاي مكروبا كان له — من الخطوب وما اضحى الحمد
تفريج شاه فكن انت المجير له — والطف بعبدك في الدارين ان له

۱۶۱ صبرا متى تدعه الاهوال ينهزم

وما تكن في صلوة سنا ناعمة — على ثوى الانبيا والرسل سابغة

Marfat.com

فخص یارب فی بدء وخاتمة	وائذن لسحب صلوة منك دائمة
١٦٢	على النبی بمنهل ومنسجم
ایاه خص بها والطاهرین لهم	فضل انتساب وغرّ آخرین لهم
فضل اصحاب وقرنا طائعین لهم	والآل والصحب ثم التابعین لهم
١٦٣	اهل التقی والنقی والحلم والکرم
ما انشأ الله فی افق السما سحبا	ما سحب السحب ذیل الرحمة الهدبا
ثم ابدت الارض آثارا لها بزبی	وما رنحت عذبات البان ریح صبا
	واطرب العیس حادی العیس بالنغم

لمحبنا الادیب الکامل الالمعی والنحریر الفاضل اللوذعی الشیخ حمید علی سلمه الله

لربنا القدوس سبوح	مخلوقه ملائك وروح
والانبیاء کلهم انجم	والمصطفی بینهم یلوح
معجزه الظاهر من بردة	صاحبها مدیحه ممنوح
فکل من یقرأها نیة	خالصة بالفضل ممنوح
وقد بدت خماسة وضحت	ونزهها من مصقع مقدح
اعنی به حمید دین الهدی	من فضله منور وملوح
اظهرها بالطبع ذو وجه	وصدره بالعلم مشروح
المولوی عبد علی نسمیه	ذکاء فهمه مشبوح
ارخت تاریخا وقلت له	سعد غرائب مفتوح ١٣٠٥
علی النبی وبنی حیدر	صلی الاله صاحب اللوح

خاتمه [illegible] لله الحمد [illegible] کتاب [illegible] الاطیب [illegible] علی الخماسات البردیة [illegible] المعتقد [illegible] الاعلام [illegible] بالحرم [illegible] محمد [illegible] فی [illegible] الصحیحة [illegible]

[illegible] مطبع [illegible]

Marfat.com